www.kitabmart.in
حضرت علیؑ کی تقریریں
سلیس اور سہل زبان میں
تسہیل اور ترتیب
رضا علی عابدی
اردو گھر

www.kitabmart.in

حضرت علیؑ کی تقریریں

سلیس اور سہل زبان میں

نہج البلاغہ سے چنی ہوئی

تسہیل اور ترتیب

رضا علی عابدی

اردو ورثہ

www.kitabmart.in

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

ناشر : سیّدہ تحسین فاطمہ
اردو ورثہ
۳۱۶، مدینہ سٹی مال، عبداللہ ہارون روڈ،
صدر، کراچی۔ ۷۴۴۰۰
Ph: 5650623-5213916
Mobile: 0300-2847236
e-mail: urduversa@hotmail.com

کتاب : حضرت علیؑ کی تقریریں
تسہیل و ترتیب : رضا علی عابدی
طابع : ذکی سنز پرنٹرز، کراچی
اشاعتِ ثانی : جولائی ۲۰۰۵ء
قیمت : ۲۵۰ روپے

ISBN: 969-8847-00-6

www.kitabmart.in

اے لوگو، جو باتیں چاہو مجھ سے پوچھ لو۔ پوچھ لو، اس سے پہلے
کہ میں نہ رہوں۔ میں زمین کے راستوں سے زیادہ آسمان
کے راستوں کو جانتا ہوں۔

www.kitabmart.in

قرینہ

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

یہ تقریریں کیوں پڑھی جائیں

شاید ہی کوئی پڑھا لکھا گھرانا ہوگا جس میں نہج البلاغہ کا نسخہ موجود نہ ہو۔ اس کتاب میں حضرت علی ابن ابی طالب کی تقریریں، باتیں، خط، دستاویزیں اور قول جمع کیے گئے ہیں۔ یہ کام عراق کے جواں سال عالم سید شریف رضی نے انجام دیا تھا۔ اس وقت چوتھی صدی اپنے خاتمے کے قریب تھی۔ سن ۴۰۶ ہجری (۱۰۱۵ء) میں ان کا ۴۷ برس کی عمر میں انتقال ہوا۔

اب یہ بحث فضول ہے کہ نہج البلاغہ میں جو خطبے شامل ہیں وہ اصلی ہیں یا جعلی، اور یہ کہ وہ حضرت علی ہی کا کلام ہے یا سید رضی نے اپنی طرف سے لکھ دیے۔ مشہور مورّخ مسعودی نے، جو سید رضی کی پیدائش سے بھی پہلے ہوئے تھے، اپنی مشہور تاریخ مروج الذہب میں لکھا تھا کہ لوگوں نے حضرت علی کے جو خطبے محفوظ کر لیے ہیں ان کی تعداد چار سواسّی سے کچھ اوپر ہے جنہیں لوگ مسلسل نقل کرتے چلے آرہے ہیں اور اکثر ان کے اقتباس سے کام لیتے رہے ہیں۔

وہ ساری پرانی کتابیں یا ان کے حوالے مل گئے ہیں جن میں یہ خطبے موجود تھے اور جہاں سے انہیں چنا گیا ہے۔ آج نہج البلاغہ کے نسخوں میں ۲۴۰ کے قریب خطبے شامل ہیں۔ اگر چار سواسّی سے کچھ اوپر سارے خطبے جمع کر دیے جائیں تو اس سے بڑی کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ ان میں سے کتنی ہی پرانی کتابوں کے لیے کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں۔ وہ ہندوستان کے

www.kitabmart.in

شہر رام پور کی رضا لائبریری میں موجود ہیں جہاں ہمارے دور کے مشہور عالم اور دانش ور مولانا امتیاز علی خاں عرشی مرحوم مطالعہ کیا کرتے تھے کہ اس دوران حضرت علی کے بہت سے خطبے ان کی نظر سے گزرے چنانچہ عرشی صاحب نے استناد نہج البلاغہ کے عنوان سے ایک طویل مضمون لکھا اور ثابت کیا کہ حضرت علی کے خطبے ان کتابوں میں تو مل ہی رہے ہیں جو موجود ہیں البتہ جو کتابیں مٹ گئیں اور ان کا صرف ذکر رہ گیا ان میں بھی یہ خطبے محفوظ تھے۔ عرشی صاحب نے ان مٹ جانے والی کتابوں کی فہرست بھی فراہم کردی ہے اور لکھا ہے کہ اگر بغداد چنگیزیوں کی ہاتھوں تباہ و برباد نہ ہوا ہوتا اور اس کے عدیم النظیر کتب خانوں کو ان وحشی جاہلوں نے جلا کر خاک نہ کر دیا ہوتا تو آج نہج البلاغہ کے ایک ایک جملے کا حوالہ ہمارے سامنے ہوتا۔

سچ تو یہ ہے کہ اگر بغداد کے کتب خانے بچ گئے ہوتے تو اور بھی نہ جانے کیا کیا ہمارے سامنے ہوتا۔

یہاں میں امتیاز علی خاں عرشی مرحوم کا وہ واقعہ نقل کروں گا جو ان کے بیٹے اکبر علی خاں عرشی زادہ مرحوم نے مجھے سنایا تھا۔ کہتے تھے کہ ایک بار جمہوریہ ہند کے صدر ڈاکٹر ذاکر حسین رام پور کی رضا لائبریری کے معائنے کے لیے آئے۔ عرشی صاحب نے انہیں کتب خانہ دکھایا اور اپنے تحقیقی کاموں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ نہج البلاغہ میں شامل خطبوں کی اسناد ڈھونڈتے ڈھونڈتے پرانی کتابوں میں حضرت عمرؓ کے اتنے خطبے ان کی نظر سے گزرے ہیں کہ انہیں ایک جگہ جمع کر دیا جائے تو نہج البلاغہ سے زیادہ ضخیم کتاب بن جائے۔ اس پر ذاکر حسین صاحب نے کہا کہ مولانا، براہ کرم یہ کام کر دیجیے، نہج البلاغہ پر یہ آپ کا بڑا احسان ہوگا۔

آیئے اب دیکھیں کہ یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے، کیوں اور کیسے ترتیب دی گئی ہے۔

نہج البلاغہ کے اِس وقت جتنے ترجمے آسانی سے دستیاب ہیں، بڑے بڑے عالموں نے کیے ہیں، سب کے سب صحیح، درست، اعلیٰ اور معیاری ہیں اور کہیں بھی حرفِ شکایت زبان پر لانے کی گنجائش نہیں۔ مسئلہ صرف یہ ہے کہ عالم تو علمیت کے لباس سے آراستہ ہوتا ہے

چنانچہ اس کی ہر تحریر ایک بلند سطح پر ہوتی ہے۔ ضروری نہیں کہ پڑھنے والے کی علمی اور ذہنی استعداد بھی اُتنی ہی بلند ہو اور عالم کی تحریر کو اتنی ہی روانی اور آسانی سے پڑھتا اور اس سے بھی بڑھ کر سمجھتا چلا جائے۔ یہاں ابنِ خلدون کا یہ فقرہ یاد آتا ہے کہ علما اور فقہا کی تحریروں میں فصاحت اور بلاغت کو ڈھونڈنا بے کار ہے۔

www.kitabmart.in

مجھے اعتراف ہے کہ مجھے عربی زبان میں مہارت حاصل نہیں، یہ ترجمہ میں نہیں کر سکتا تھا اور نہ میرا ایسا کوئی دعویٰ ہے۔ میں نے صرف یہ کیا ہے کہ نہج البلاغہ کے جتنے اردو اور انگریزی ترجمے مجھے دستیاب تھے وہ سارے کے سارے اپنے سامنے پھیلائے اور ایک ایک جملے اور فقرے کا موازنہ کرتے ہوئے جہاں سے جو ترجمہ بھلا لگا، اٹھا لیا۔ کچھ فقرے الجھے ہوئے تھے انہیں سلجھانے کی کوشش کی اور کچھ لفظ مشکل یا نامانوس لگے، ان کی جگہ آسان لفظ رکھنے کی کوشش کی۔

اس کتاب میں نہج البلاغہ کے سارے خطبے شامل نہیں ہیں۔ میں نے کچھ خطبے چنے ہیں۔ یوں تو میری کیا مجال کہ میں حضرت علی کے کسی خطبے کو اہم اور کسی کو غیر ضروری قرار دوں، میں نے خطبے چنتے ہوئے دو باتوں کا خیال رکھا ہے۔ ایک تو یہ کہ میں نے وہ خطبے چنے ہیں جن کا آج ۱۴ سو سال بعد بھی ہماری زندگی پر اطلاق ہوتا ہے اور جو ہماری زندگیوں کو سنوارنے میں ہمارا ہاتھ بٹاتے ہیں، دوسرے یہ کہ ان خطبوں کا ہندی، گجراتی اور دوسری علاقائی زبانوں میں بھی ترجمہ ہو رہا ہے اور یہ ہر عقیدے اور ہر نظریے کے قاری کے ہاتھوں میں جائیں گے۔ میں نے ہمہ وقت اسے نظر میں اور ذہن میں رکھا ہے۔

میں نے پاکستان میں ایک محفل میں بہت سے احباب کو جمع کر کے ان کے سامنے وہ طویل خطبہ پڑھا جو اشباح کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے بعد اپنے ان سامعین کا ردِ عمل دیکھ کر اور خود ان کی زبانی سن کر مجھے اپنا کام آگے بڑھانے میں غیر معمولی مدد ملی۔

میں نے وہ خطبے نہیں چنے جن کا تعلق تاریخی واقعات اور شخصیات سے ہے کیونکہ ہر قسم کے قاری کے لیے مجھے لمبی چوڑی وضاحتیں کرنی پڑتیں اور پھر بھی یقین نہ ہوتا کہ وہ جی لگا کر

www.kitabmart.in

پڑھے گا اور متاثر ہوگا۔ یہ انتخاب ترتیب دیتے ہوئے جو بات مستقل میرا ہاتھ تھامے ساتھ چلی وہ یہ تھی کہ اسے پڑھتے ہوئے بیشتر قارئین کی ایک طرح کی تربیت ہو جائے، وہ حضرت علی کے لب و لہجے، بیان اور پیغام سے بہتر طور پر آشنا ہو جائیں، اس کے بعد وہ اگر مفصل مطالعہ کرنا چاہیں اور نہج البلاغہ کے آسانی سے مل جانے والے ترجمے پڑھیں تو سمجھنے میں سہولت ہو۔

ایک بات جو یہاں کہنا ضروری ہے اور یہ میری ذاتی رائے ہے اور وہ یہ کہ نہج البلاغہ کے اس انتخاب کو مذہبی کتاب سمجھنا ضروری نہیں ہے۔ اول تو یہ عربی ادب اور بلاغت کا شاہکار ہے اور اسے اسی نظر سے دیکھا جا سکتا ہے، دوسرے یہ کہ اس میں فلسفے کو ایک عام سامع کے سامنے جس طرح بیان کیا گیا ہے وہ علم میں غیر معمولی اضافہ کرتا ہے۔ بعض چھوٹے چھوٹے معاملوں پر گہری نگاہ کیسے رکھی جائے اور بہ ظاہر معمولی باتوں سے غیر معمولی مطلب کیسے اخذ کیے جائیں، یہ کتاب اس کی لاجواب مثال ہے۔ تیسرے یہ کہ یہ خطبے ایک خاص زمانے کی فکر، ذہنیت اور بدلتے ہوئے رجحان کا آئینہ بن گئے ہیں۔ انسانی نفسیات کے جو پہلو اس کے پڑھنے سے ظاہر ہوتے ہیں وہ اپنی جگہ ہیں۔

اگر یہ مان لیا جائے کہ یہ بیشتر خطبے حضرت علی کے دورِ خلافت سے تعلق رکھتے ہیں تو تاریخ کے طالب علم ان کے اندر چھپے ہوئے وہ سارے جذبات اور احساسات پڑھ سکتے ہیں جو سنہ ۳۵ ہجری کے آس پاس ذہنوں میں بگولے بن کر اٹھ رہے ہوں گے۔ ان میں صاف نظر آتا ہے کہ خطاب کرنے والے کے دل و دماغ میں کیسا طوفان بپا تھا اور جن سے وہ مخاطب تھا وہ راہ سے کیسے بے راہ ہوئے جا رہے تھے۔

ایک اور بات جو کہنا ضروری ہے اور میں اپنے طویل تجربے کی بنا پر کہہ رہا ہوں وہ یہ کہ ترجمہ کسی زبان سے کسی بھی زبان میں ہو، مشکل ہے۔ اس میں نیت کتنی ہی نیک اور خلوص کتنا ہی کارفرما ہو، اصل تحریر کے مطلب اور مفہوم کا ترجمہ تو ہو سکتا ہے اس کی روح کا ترجمہ مشکل نہیں، ناممکن ہے، اور پھر وہ بھی عربی جیسی زبان جس کے شانے سے شانہ ملا کر کھڑے ہونے کی ہماری اردو میں سکت نہیں۔ مجھے علم نہیں کہ زبان فارسی زبان عربی کی آنکھوں میں آنکھیں

www.kitabmart.in

ڈالنے میں کتنی کامیاب ہوئی ہوگی البتہ میں انگریزی سمجھتا ہوں اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ نہج البلاغہ کے ترجمے کا کچھ حق انگریزی میں ضرور ادا ہوا ہے۔ کراچی کے سید علی رضا صاحب کا ترجمہ میرے سامنے ہے۔ اس کے باوجود وہی بات۔ فصاحت اور بلاغت کے جو چشمے اصل عربی عبارت میں پھوٹ رہے ہیں، انگریزی اس میں اپنا دامن بھی تر نہ کر سکی۔

خوش نصیب ہیں وہ پڑھنے والے جو عربی عبارت کی قرأت کر سکتے ہیں اور اسے سمجھ سکتے ہیں۔ دو دو اور تین تین لفظوں کے فقروں میں حضرت علی اپنی بات جس طرح کہتے چلے گئے ہیں اور خیالات کے پیچھے دوسرے خیالات جس طرح صف باندھے چلے آتے ہیں اور بات کی گرہیں جس انداز میں کھلتی چلی جاتی ہیں، وہ خوبی نہ اردو کو نصیب ہے نہ انگریزی کو۔

ایک ضروری بات یہ کہ جو قاری اس کتاب کو اپنے کسی عقیدے کی بنا پر پڑھیں گے ان کی بات الگ ہے لیکن ایک عام قاری کو اس میں دو ایک باتیں پریشان کریں گی۔ بعض خطبوں میں دنیا کو حقارت سے ٹھکرانے پر بہت زور ہے۔ یہ ایک طویل بحث ہے جسے علما پر چھوڑ دینا بہتر ہوگا۔ دورِ خلافت ہی حضرت علی کی زندگی کا سب سے دشوار دور تھا۔ جس شخص کا آئیڈیل (اس انگریزی لفظ کے لیے معذرت خواہ ہوں) پیغمبرِ اسلام کی زندگی اور تعلیمات رہی ہوں، اس کے لیے یہ پر آشوب دور جتنا بھی مضمحل کر دینے والا ہو، کم ہے۔

ان خطبوں میں ایک ہی بات بار بار پڑھنے میں آئے گی، یہ صورت حال فطری ہے کیونکہ کچھ بھی ہو، گفتگو ایک شخص کی اور خیالات ایک ہی فرد کے ہیں۔ اکثر خطبے مکمل نہیں۔ ادھر اُدھر کے ٹکڑے لے کر جمع کیے گئے ہیں اس لیے کہیں کہیں تسلسل اور ربط نہیں۔ کہیں بات بے حد سنجیدہ ہے اور کہیں سرشاری کا عالم ہے۔ یہ بھی انسانی فطرت ہے۔ کہیں سمجھایا جا رہا ہے کہ اللہ کیسا ہے، کہیں بتایا جا رہا ہے کہ چیونٹی اپنی خوراک کیسے جمع کرتی ہے اور مور اپنے اوپر کب ناز کرتا ہے اور کب نہیں۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ علم کی ایک دھنک ہے جو عقل کے نکھرے ہوئے آسمان پر ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیلی ہے اور اس میں سو طرح کے رنگ بھرے ہیں۔ جس نے یہ گفتگو سنی، اس سے متاثر ہوا اور اس کے رنگ میں رنگ گیا، اس کا ٹھکانا نکھرے ہوئے

آسمان سے بھی آگے کہیں ہے۔

اس کتاب میں صرف خطبوں کا انتخاب ہے، حضرت علی کی تحریریں اور اقوال اس میں شامل نہیں۔ راہ کا کچھ سامان آئندہ کے لیے اٹھا کر رکھنے میں بھی کچھ فائدے ہیں۔

آخر میں ان علمائے کرام کا تہِ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے نہایت اعلیٰ ترجمے کیے جو میرے پیشِ نظر رہے۔ اُن میں مولانا مفتی جعفر حسین صاحب، علامہ مرزا یوسف حسین صاحب، سید رئیس احمد جعفری اور ان کے رفقا، علامہ ذیشان حیدر جوادی، سید علی رضا اور سید محمد عسکری جعفری کے نام نامی شامل ہیں۔ ان میں سے بیشتر اس دنیا کو ترک کر کے ان منزلوں کو سدھار چکے ہیں جہاں بخشش کی سفارش کرنے والا یقیناً ان کا منتظر ہوگا۔

خوش نصیب ہیں وہ جانے والے جو نیکیاں سمیٹ کر گئے۔

www.kitabmart.in

رضا علی عابدی

۲۸ اپریل ۲۰۰۴ء

لندن

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

اللہ کب سے ہے، کیسا ہے، کہاں ہے ؟

تمام تعریف اُس اللہ کی ہے جس کی تعریف بڑے بڑے بولنے والے بھی نہیں کر سکتے، جس کی نعمتوں کو بڑے بڑے گننے والے بھی نہیں گن سکتے اور کوئی کتنی ہی کوشش کرے، اس کی نعمتوں کا بدلہ نہیں چکا سکتا۔ ذہن کتنی ہی اونچی اڑان بھرے، اُس تک نہیں پہنچ سکتا۔ عقل اور سمجھ بوجھ کتنی ہی گہرائی میں اتر جائے، اُس کی تہ تک نہیں پہنچ سکتی۔ اُس کی خوبیوں کی کوئی حد نہیں۔ ایسے لفظ ہی موجود نہیں جن سے اُس کی تعریف ہو سکے۔

کوئی ایسا لمحہ نہیں جب وہ وجود میں آیا، کوئی ایسی مدت نہیں جو اس کے ہونے کی عمر کہلائے۔ یہ جو کائنات بنی، جس میں ہوائیں پھیلیں، اور لرزتی کانپتی زمین کو پہاڑوں کی میخیں ٹھونک کر روکا اور ٹھہرایا گیا، یہ سب اُس کی قدرت کا کمال ہے۔

دین کی راہ میں پہلا قدم یہ ہے کہ اُسے ہر چیز کا مالک مانا جائے۔ ماننے کا کمال یہ ہے کہ اُسے سچ کر دکھایا جائے۔ سچ کر دکھانے کا کمال یہ ہے کہ اُسے ایک اور اکیلا تسلیم کیا جائے۔ ایک اور اکیلا ماننے کا کمال یہ ہے کہ یہ سب کچھ سچے دل سے قبول کیا جائے، قبول کیے جانے کا

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

کمال یہ سمجھ لینا ہے کہ وہ ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔

اللہ کی ذات ایسی اعلیٰ اور افضل ہے کہ اُس کی خوبیاں اُس سے الگ نہیں، اُس کی ذات اور اُس کی خوبیوں میں کوئی فرق نہیں۔ اُس کی خوبیوں کو اُس کی ذات سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ جس کسی نے اُس کی خوبیوں کو اُس کی ذات سے الگ مانا، اس نے ذات کا ایک دوسرا ساتھی مان لیا۔ اور جس نے اُس کی ذات کا کوئی اور ساتھی مانا اُس نے دوئی پیدا کی اور جس نے دوئی پیدا کی اُس نے جیسے اُس کی ذات کو تقسیم کر دیا، اور جس نے اللہ کی ذات میں تقسیم مانی وہ نادان ہے اور جس نے نادانی کی وہ سمجھ بیٹھا کہ اللہ زمین پر ہے یا آسمانوں میں ہے، اور جس نے اُس کے خیال سے زمین یا آسمان کی طرف اشارہ کیا اُس نے اللہ کے گرد حد بنادی اور جس نے اُس کے گرد حد بنائی وہ سمجھا کہ اُسے گِنا جاسکتا ہے۔ جس نے یہ سمجھا کہ وہ کسی چیز میں موجود ہے، وہ یہ سمجھ بیٹھا کہ دوسری چیزیں اُس سے خالی ہیں، اور جس نے کہا کہ وہ کسی جگہ پر ہے اُس نے دوسری جگہ کو اُس سے خالی سمجھا۔

وہ ہے۔ یہ نہیں کہ وہ پہلے نہیں تھا۔ وہ ہر چیز کے ساتھ ہے مگر یوں نہیں کہ جیسے دو چیزیں ساتھ ہوں، وہ ہر چیز سے الگ ہے لیکن ایسے نہیں جیسے دو جسم علاحدہ ہوں۔ وہ ہلتا جلتا ہے مگر یوں نہیں جیسے جسم ہلتا جلتا ہو۔ وہ اُس وقت بھی دیکھنے والا تھا جب دیکھنے کے لیے کوئی چیز نہ تھی۔ وہ اکیلا ہے کیونکہ اُس کا کوئی ساتھی نہیں جو کبھی ساتھ نبھائے اور کبھی چھوڑ جائے۔ اُس نے کائنات اِس شان سے بنائی کہ پہلے نہ کسی فکر میں پڑا اور نہ طرح طرح کی چیزیں آزما کے دیکھیں کہ ایک چیز کو ٹھیک سمجھتا اور دوسری کو بے کار۔ اُس نے تو حرکت بھی نہیں کی اور نہ اس سوچ میں ڈوبا کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے۔

یہ سب کچھ جن چیزوں کے ملنے سے بنا ہے اللہ نے اُن کو وقت کے حوالے کیا۔ پھر اُن چیزوں کو اِس طرح آگے پیچھے اِکٹھا کیا کہ وہ بے جوڑ تھیں، اب اُن میں نسبت پیدا ہوئی۔ اِن چیزوں کے وجود میں آتے ہی اِنہیں پھیلنے کا حکم دیا گیا اور جس وقت یہ اشیا اِس حکم پر عمل کر رہی تھیں، اِن سب کو شکل اور جسم دیا گیا۔ اب ہر مخلوق اور ہر چیز کو اُس کا مستقل ٹھکانا دے

www.kitabmart.in

دیا گیا جسے کوئی بدل نہیں سکتا۔

اِس میں کوئی کام یوں ہی اتفاق سے نہیں ہوا۔ ہر کارروائی پہلے سے طے تھی۔ ہر مقام پہلے سے مقرر تھا۔ اللہ ہر شے کو وجود میں لانے سے پہلے اس کی ذرا ذرا سی تفصیل جانتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کن چیزوں کے وجود میں آنے کا اثر کیا ہوگا، وہ کیسے عمل میں آئیں گی اور کس طرح اپنے آخری مقام کو پہنچیں گی۔

www.kitabmart.in

پھر اس نے لمبی چوڑی فضا، دور دور تک پھیلے ہوئے علاقے اور خلا کی گہرائیاں بنائیں اور ان میں ایسا پانی بہایا جس میں طوفانی لہریں اٹھیں۔ ایک کے اوپر ایک اٹھنے والی ان لہروں کو اس نے تیز ہوا اور تند آندھی کی پیٹھ پر لادا تاکہ وہ انہیں خلا میں دور دور تک پھیلا دے۔ اس مرحلے پر آندھی کو حکم ہوا کہ پھیلانے کے عمل کو پلٹا کر مخالف سمت میں چلا دے۔ پھیلنے کی اس شدت کو مکمل طور پر قابو میں رکھا گیا۔ اس کے لیے اس نے پورے نظام کو ان کی حدوں کے اندر رکھا۔ یہاں اللہ نے تند و تیز ہوا سے ملتی جلتی قوّت پیدا کی جو نہ پانی برسا سکتی تھی، نہ فصلیں اگا سکتی تھی۔ اللہ نے اس کے جھونکے تیز کر دیے اور اسے حکم دیا کہ وہ پانی کو حرکت دیتی رہے اور موجوں کو ابھار کر اوپر کی طرف پھینکے۔ یہ ہوا مختلف سمتوں میں بہت تیزی سے چلنے لگی یہاں تک کہ اچھلتا ہوا پانی جھاگ بن گیا اور اس طرح باریک گرد میں ٹھوس مادے کے جزیرے بننے لگے۔

بالآخر اللہ نے سات آسمان بنائے۔ اس نے نیچے والے آسمان کو رُکی ہوئی موج کی طرح بنایا اور اوپر والے آسمان کو محفوظ چھت اور اونچی عمارت کی صورت میں اس طرح قائم کیا کہ اسے نہ ستونوں کا سہارا چاہیے تھا اور نہ بندھنوں سے جوڑنے کی ضرورت تھی۔ پھر ان کو ستاروں کی سج دھج اور سیاروں کی چمک دمک سے آراستہ کیا۔ پھر اس میں ایک اڑتا ہوا روشن سورج اور اس کی روشنی سے جگمگاتا ہوا چاند رواں کر دیا۔ ان سب کو حکم ہے کہ مسلسل گھومتے ہوئے آسمان میں اپنے راستے پر چلتے رہیں۔

خلا کو کھول دینے کے بعد اللہ نے اسے طرح طرح کے فرشتوں سے بھر دیا۔ ان میں

www.kitabmart.in

سے کچھ سجدے میں ہیں جو رکوع نہیں کرتے، کچھ رکوع میں ہیں جو سیدھے
صفیں باندھے ہوئے ہیں جو اپنی جگہ نہیں چھوڑتے۔ کچھ وہ فرشتے ہیں جو تسبیح خوانی میں
مصروف ہیں مگر ذرا نہیں تھکتے۔ نہ ان کی آنکھوں میں نیند آتی ہے اور نہ ان کی عقلوں پر بھول
غالب آتی ہے، نہ عبادت کرتے کرتے ان کے بدن ست پڑتے ہیں اور نہ وہ کبھی چوکتے
ہیں۔

www.kitabmart.in

ان ہی فرشتوں میں وہ بھی ہیں جن کے پاس اللہ کے پیغام امانت کی طرح ہیں اور وہ
اس کے پیغمبروں اور رسولوں کے پاس اللہ کے حکم لے کر آتے ہیں۔ ان ہی میں ایک قسم ان
فرشتوں کی بھی ہے جو اللہ کے بندوں کی دیکھ بھال اور جنت کے دروازوں کی نگرانی کرتے
ہیں۔

کچھ وہ ہیں جن کے قدم زمین کی تہ میں جمے ہوئے ہیں لیکن گردنیں آسمان سے اونچی
ہیں۔ اُن کے جسم دنیا کی حدوں سے بھی باہر نکلے ہوئے ہیں اور اُن کے کاندھے اللہ کے تخت
کے پایوں سے ملے ہوئے ہیں۔ اُس تخت کے سامنے ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہیں اور اُس کے
نیچے وہ اپنے پروں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ اُن کے اور دوسرے فرشتوں کے درمیان عزت اور
قدرت کے پردے پڑے ہوئے ہیں لہٰذا اُن کے ذہن میں اپنے رب کی کوئی شکل اور صورت
نہیں۔ یہ فرشتے اللہ کو اُس کی بنائی ہوئی چیزوں سے نہیں ملاتے اور یہ نہیں سمجھتے کہ وہ کسی مکان
میں یا کسی جگہ رہتا ہے۔ وہ یہ کبھی نہیں کہتے کہ اللہ فلاں چیز جیسا ہے یا وہ فلاں شے سے ملتا جلتا
ہے۔

آدم کا بنایا جانا

کائنات بنانے کے بعد اللہ نے سخت، نرم، میٹھی اور شور زمین سے مٹی جمع کر کے اسے
گیلا کیا اور اس میں خمیر آنے دیا یہاں تک کہ وہ اچھی طرح گھل مل گئی۔ اس سے ایک ایسی
صورت بنائی جس میں آڑی ترچھی ہڈیاں تھیں، جسم کے حصے تھے، جوڑ تھے اور پٹھے تھے۔ پھر

www.kitabmart.in

اسے ایک خاص وقت تک رکھا یہاں تک کہ اس کے کچھ حصے ٹھوس ہونے لگے اور مضبوط ہوتے ہوتے پکے ہو گئے اور اپنا بوجھ خود اٹھانے لگے۔ یہ سلسلہ کچھ عرصے چلتا رہا جس کے بعد اس میں روح پھونک دی گئی اور وہ انسان بن کر اٹھ کھڑی ہوئی، ایسا انسان جس میں ذہانت تھی، سوچ بچار کی قوت تھی اور جو اپنی عقل سے صحیح اور غلط کو پہچان سکتا تھا۔ وہ ذائقوں کو جان گیا، رنگوں کو پہچاننے لگا، بو محسوس کرنے لگا اور چیزوں میں تمیز کرنے لگا۔ وہ جن چیزوں کے ملنے سے بنا تھا ان میں کچھ تو ایک دوسرے سے بالکل جدا اور کچھ ایک دوسرے سے ملتی جلتی بھی تھیں۔ اس طرح اس میں گرمی، سردی، تری اور خشکی سب اکٹھے ہو گئے۔

www.kitabmart.in

پھر اللہ نے فرشتوں سے چاہا کہ وہ اپنا وعدہ پورا کریں اور انہوں نے آدم کو سجدہ کرنے اور اسے اپنے سے بڑھ کر ماننے کا جو پیمان کیا تھا، اب اس پر عمل کریں۔ چنانچہ اللہ نے فرشتوں سے کہا کہ وہ آدم کو سجدہ کریں۔ ابلیس کے سوا سب ہی جھک گئے۔ اُس نے آدم کے سامنے سجدہ اپنی شان کے خلاف سمجھا۔ اسے تعصب نے گھیر لیا اور اس پر بدبختی چھا گئی۔ آگ سے پیدا ہونے کی وجہ سے وہ خود کو بڑا سمجھ بیٹھا اور وہ جو کھنکھناتی ہوئی مٹی سے بنا تھا اسے اپنے سے کم تر سمجھا۔ اللہ نے اسے مہلت دی تا کہ وہ اچھی طرح عذاب کا مستحق بن جائے لہٰذا اللہ نے اسے اُس دن تک کے لیے چھوڑ دیا جس روز سب کا حساب لیا جائے گا۔ پھر خدا نے آدم کو ایسی جگہ رکھا جہاں زندگی کے سارے آرام موجود تھے اور ہر طرح کا چین اور سکون تھا۔ ساتھ ہی انسان کو سمجھا دیا گیا کہ ابلیس تمہارا دشمن ہے، اس سے ہوشیار اور چوکنے رہنا۔ لیکن موقع پا کر شیطان نے آدم کو دھوکا دے ہی دیا۔ وہ اس بات پر جل اٹھا کہ آدم کو جنت میں رہنے کا ٹھکانا کیوں ملا ہے۔

آدم نے اپنا یقین بیچ کر شک اور شبہ خرید لیا اور وہ جو اسے پختہ ارادہ دیا گیا تھا اسے چھوڑ کر کمزوری لے لی۔ کہاں اسے خوشی حاصل تھی، کہاں اس نے خوف قبول کر لیا۔ اس نے دھوکا کھانا منظور کر لیا جس کے بعد اسے شرمندگی ہی ملی۔ یہ دیکھ کر اللہ نے آدم کو توبہ کا موقع دیا اور اسے اپنے رحم کے کلمے سکھائے اور جنت میں لوٹانے کا وعدہ کیا لیکن کچھ

www.kitabmart.in

عرصے کے لیے اسے ایسی جگہ اتار دیا جہاں محنت تھی، روزی کی فکریں تھیں اور جہاں اس کے بچے پروان چڑھ سکتے تھے اور نسل بڑھ سکتی تھی۔ اللہ نے ان کی اولاد سے نبی چنے اور ان سے اپنے بندوں تک اپنے حکم پہنچانے کا وعدہ لیا اور انہیں اپنا پیغام پھیلانے کی امانت سونپی۔ لیکن اکثر بندے اللہ سے کیے ہوئے وعدوں سے پھر گئے۔ وہ سچائی کو بھلا بیٹھے اور دوسروں کو خدا ماننے لگے۔ یہ سب شیطان کا کیا دھرا تھا جس نے انہیں عبادت سے روک دیا۔ اللہ نے لگاتار نبی بھیجے تاکہ لوگوں سے ان کی تخلیق کے وقت کیے گئے وعدے پورے کرائیں، اس کی بھولی ہوئی نعمتیں یاد دلائیں، انہیں سیدھا راستہ دکھانے کا فرض ادا کریں، انہیں عقل کے غبار میں چھپ جانے والے ذہانت کے خزانے دوبارہ کام میں لانے کا سبق پڑھائیں، انہیں سروں پر چھائے ہوئے آسمان میں موجود نشانیاں دکھائیں، زمین میں دفن نشانیاں سمجھائیں اور انہیں بتائیں کہ زندگی کیسے سدھرتی ہے اور مہلت سے فائدہ نہ اٹھانے والے کیسے فنا کے گھاٹ اتر جایا کرتے ہیں، بہت زیادہ رنج اور غم ہو تو ان کی عمر کیسے گھٹ جاتی ہے اور یہ کہ آفتیں لگاتار کیوں نازل ہوتی ہیں اور ایک کے بعد ایک حادثے کیوں ہوتے رہتے ہیں۔

www.kitabmart.in

خدا نے کبھی انسان کو نبی، رہنما اور رہبر کے بغیر نہیں رہنے دیا، آسمانی کتاب کے بغیر نہیں چھوڑا اور کسی کو اپنے رب ہونے کے ثبوت اور روشن راستوں کے نشان دکھائے جانے سے محروم نہیں رکھا۔ اس نے ایسے رسول بھیجے جو تعداد میں کم تھے اور جنہیں جھٹلانے والے بہت تھے مگر وہ ان سے کبھی تنگ نہیں آئے۔ ان رسولوں میں کوئی پہلے آیا جس نے بعد میں آنے والے کا نام و نشان بتایا، اور کوئی بعد میں آیا جس کی خبر پہلے والا دے کر جا چکا تھا۔ اسی طرح مدتیں گزر گئیں اور زمانے بیت گئے۔ باپ داداؤں کے جگہ ان کی اولادیں بس گئیں یہاں تک کہ اللہ نے اپنا عہد پورا کیا اور نبی بھیجنے کا سلسلہ ختم کرنے کے لیے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زمین پر بھیجا جن کے بارے میں پہلے والا ہر نبی بتا چکا تھا کہ وہ کب اور کیسے آئیں گے۔

اُس وقت زمین پر بسنے والوں کے طریقے جدا جدا تھے، خواہشیں الگ الگ تھیں،

www.kitabmart.in

راستے اپنے تھے، یوں کہ کچھ تو اللہ کو عام لوگوں جیسا سمجھنے لگے، کچھ اس کے ناموں کو بگاڑنے لگے، اور کچھ اسے چھوڑ کر اوروں سے لو لگانے لگے۔ خداوند عالم نے نبی اکرم ﷺ کے ہاتھوں انہیں گمراہی سے بچایا، سیدھے راستے پر لگایا اور اپنے رسول کے ذریعے انہیں جہالت کے اندھیرے سے نکالا۔ اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے قریب جگہ دینے کے لیے چنا۔ ان پر اپنی خاص مہربانیاں کیں اور انہیں دنیا میں رہنے والوں سے اونچا سمجھا۔ انہیں سختیوں سے آزاد کیا اور عزت اور احترام کے ساتھ اٹھالیا۔ آنحضرت ﷺ تم میں اُسی طرح کی چیزیں چھوڑ گئے جو تمام نبی اپنی امتوں میں چھوڑتے چلے آئے تھے۔ ان میں سے کسی نے اپنی قوم کو صاف اور دل میں بیٹھ جانے والی نصیحتوں اور آسانی سے پہچانی جانے والی نشانیوں کے بغیر نہیں چھوڑا تھا۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے تمہارے لیے اللہ کی کتاب چھوڑی، اس کے علاوہ اپنی زندگی میں انہیں نے پوری طرح سمجھا دیا کہ اس کتاب نے کس چیز کو حلال اور کسے حرام قرار دیا ہے۔ انہوں نے بتا دیا کہ تم پر کیا لازم ہے، کون سا حکم باقی رہے گا، کون سا منسوخ ہوا، کہاں رعایت ہو سکتی ہے اور کہاں اسے رحم کرنے والے نے چھوٹ دی ہے اور نرمی برتی ہے۔ کون سی ہدایت کسی خاص موقع یا آدمی کے لیے ہے اور کون سا حکم ہر ایک کے لیے، ہر جگہ کے لیے اور ہمیشہ کے لیے ہے۔ انہوں نے یہ بھی سمجھا دیا کہ کس بات سے عبرت حاصل کی جائے۔ آپؐ نے مثالیں دے کر اصول بھی سمجھائے، یہ بھی بتا دیا کہ کون سی ہدایت صاف اور سمجھ میں آنے والی ہے اور کون سے الجھی ہوئی اور سمجھ میں آنی مشکل ہے۔ آپؐ نے وہ آیتیں بھی سمجھا دیں جن کے معنی تفصیل چاہتے ہیں اور آیتوں کی گہرائیوں کو بھی ظاہر کر دیا۔ اس میں کچھ آیتیں وہ ہیں جن کے جانے بغیر چارہ نہیں اور ایسی بھی ہیں جن سے بندے اگر ناواقف رہیں تو کوئی کام نہیں رکتا۔ وہ حکم بھی بتایا کہ جو فرض ہے اور کتاب سے ثابت ہے اور وہ بھی جو منسوخ ہے اور سنتِ رسولؐ سے ظاہر ہے۔ وہ باتیں بھی بتائیں جن پر حدیث کی رو سے عمل واجب ہے مگر کتاب میں ان کے ترک کی اجازت ہے اور وہ بھی جو کسی خاص وقت کے لیے واجب ہیں، اس کے بعد واجب نہیں رہتیں۔ قرآن میں جو باتیں منع

www.kitabmart.in

ہیں ان میں بھی فرق ہے، کچھ کی معافی نہیں اور جن کے بدلے دوزخ کی آگ سے ڈرایا گیا ہے اور کچھ چھوٹے گناہ اور گمراہیاں ہیں جن کی معافی کی امید دلائی ہے۔ ایسے حکم بھی ہیں جن پر تھوڑا سا عمل بھی قبول ہے اور انسان کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جتنا چاہے عمل کرلے۔

جس چیز کی گہرائیوں تک نگاہ نہ پہنچ سکے اور جس معاملے تک انسان کی فکر کی رسائی نہ ہو اس میں ہرگز اپنی رائے سے کام نہ لو۔

(اقتباس)

---

www.kitabmart.in

اسلام سے پہلے کا حال

میں اللہ کی حمد کرتا ہوں تا کہ اُس کی نعمتیں پوری ہوں۔اس کی بڑائی کے سامنے میرا سر جھکا ہوا ہے اور اس طرح امید کرتا ہوں کہ گناہوں سے بچا رہوں گا۔ اس کی مدد مانگتا ہوں کیونکہ مجھے ضرورت ہے کہ وہ میرا کفیل ہو (سہارا بنے)۔وہ جسے راستے دکھائے وہ بھٹک نہیں سکتا اور جس پر اسے غصہ آئے اسے کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔جس کی وہ حمایت کرے وہ پھر کسی چیز کا محتاج نہیں رہتا۔اس کی حمد ہر بھاری چیز سے زیادہ وزنی اور ہر خزانے سے زیادہ قیمتی ہے۔میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے۔اس جیسا کوئی دوسرا نہیں۔میری اس گواہی کے خلوص کا امتحان ہو چکا ہے۔یہی بات میرے عقیدے کا حصہ بن چکی ہے۔میں اس گواہی پر مرتے دم تک قائم رہوں گا اور اسی کی مدد سے پیش آنے والے خطروں کا سامنا کروں گا کیونکہ یہی ایمان کا بنیادی پتھر ہے۔اسی سے نیکیوں کی پہل ہوتی ہے اور اسی سے اللہ خوش ہوتا ہے اور شیطان دور رہتا ہے۔میں یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ نے انہیں شان دار دین، سچی شریعت، قرآن جیسی کتاب، آنکھوں کو خیرہ کردینے والے

www.kitabmart.in

معجزوں، چمکتی روشنی جیسی حدیث اور سنت اور فیصلہ کن حکم کے ساتھ بھیجا تا کہ سارے شک اور تمام شبہات دور ہوں اور صاف کھلی ہوئی دلیلوں سے بات مکمل کی جائے، آیتوں کے ذریعے سمجھایا جائے اور اللہ کے عذاب سے ڈرایا جائے۔

اس وقت یہ حال تھا کہ لوگ ایسے فتنوں میں مبتلا تھے جہاں دین کے بندھن ٹوٹ رہے تھے' یقین کے ستون ڈگمگا رہے تھے' اصول پامال ہو رہے تھے' نظام درہم برہم تھے' ان حالات سے نکلنے کے راستے تنگ اور تاریک تھے' ہدایت کا کہیں نام ونشان نہ تھا اور اندھیرا چھا رہا تھا۔ اللہ کی نافرمانی ہو رہی تھی' شیطان کا ہاتھ بٹایا جا رہا تھا اور ایمان کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا گیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دین کے ستون گر گئے، اس کے نشان تک مٹ گئے' اس کے راستے تباہ ہو گئے اور گلیاں اجڑ گئیں، لوگ شیطان کے ساتھ ہو لیے اور پیاس بجھانے کے لیے اس کے گھاٹ پر اتر پڑے۔ انہیں کی وجہ سے شیطان کے پرچم لہرانے لگے اور اسی کا علم اونچا ہو گیا۔ یہ لوگ ایسے فتنوں میں مبتلا تھے جنہوں نے ان کو اپنے پیروں تلے روند دیا تھا اور اپنے کھروں سے کچل ڈالا تھا اور خود یہ فتنے اپنے پنجوں پر مضبوطی سے کھڑے تھے۔ ایسے فتنوں میں گھرے ہوئے یہ لوگ حیران و پریشان تھے۔ ان پر جہالت طاری تھی اور وہ دھوکے کھا چکے تھے۔ وہ خود بہترین گھر (مکہ) میں تھے مگر ان کے ہمسائے بدترین تھے۔ ان کی نیند ان کی بے خوابی بن گئی تھی اور ان کی آنکھوں کا سرمہ آنسو بن گیا تھا۔ یہ ایسی سرزمین تھی جہاں عالم کے منہ بند کر دیے گئے تھے اور جہاں جاہل کو عزت دی جا رہی تھی۔

اسی خطبے کا ایک اور حصہ آلِ رسولؐ کے بارے میں

یہ لوگ اللہ کے راز دار اور اس کے دین کی جائے پناہ ہیں۔ یہ اللہ کے علم کے خزانے' اس کی حکمت کا مرکز' اس کی کتابوں کی وادیاں اور اس کے مذہب کے پہاڑ ہیں۔ ان ہی کے ذریعے خدا نے دین کی جھکی ہوئی کمر کو سیدھا کیا اور اس کے تن بدن کی کپکپی دور کی (دلوں سے خوف نکالا)۔

www.kitabmart.in

منافقوں کا ذکر

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے نافرمانی کا بیج بویا' غفلت اور فریب کے پانی سے اسے سینچا اور پھر ہلاکت کی فصل کاٹی۔ ان میں سے کوئی بھی آلِ محمدؐ کی برابری نہیں کرسکتا۔ جن لوگوں پر ان کے احسانات ہمیشہ جاری رہے ہوں وہ ان کے برابر نہیں ہوسکتے۔ وہ دین کی بنیادیں اور ایمان کے ستون ہیں۔ آگے بڑھ جانے والے کو ان کی طرف پلٹ کر آنا ہے اور پیچھے رہ جانے والے کو آگے بڑھ کر ان سے ملنا ہے۔ امامت کے جتنے بھی فرض ہیں' ان ہی کی ذات میں اکٹھا ہیں۔ ان ہی کے بارے میں پیغمبرؐ کی وصیت ہے اور ان ہی کے لیے نبیؐ کی وراثت ہے۔ جو اہل تھے' حق ان کے پاس پہنچ گیا اور جو حق کی منزل تھی وہ وہیں جا پہنچا۔

قرآن کا علم حاصل کرو کیونکہ وہ بہترین کلام ہے۔ (اقتباس)

www.kitabmart.in

ایک اقتباس

یاد رکھو، دنیا کا چشمہ گدلا اور گھاٹ دلدلی ہے۔ یہ دیکھنے میں بھلی مگر اندر سے تباہ کر دینے والی ہے۔ یہ مٹ جانے والا دھوکا، ڈھل جانے والا سایہ، ڈوب جانے والی روشنی اور ٹوٹ جانے والا ستون ہے۔

www.kitabmart.in

مصیبت اور بلا واپس آ گئی ہے

جو کچھ میں کہتا ہوں اس کا خود ذمے دار ہوں اور اپنی بات کے سچ ہونے کی ضمانت دیتا ہوں۔ جس کسی نے عبرت کی آنکھیں کھلی رکھیں اور زمانے کے انقلابوں کو دیکھ لیا وہ اپنی نیکیوں کی وجہ سے شبہے میں نہیں پڑتا۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ مصیبت اور بلا پھر اُسی دن کی طرح واپس آ گئی ہے جب اللہ نے تمہارے نبیؐ کو رسالت کی ذمے داری سونپی تھی۔ جس ذات نے رسولؐ کو تمام سچائیوں کے ساتھ بھیجا، اس ذات کی قسم کہ تم بری طرح تہ و بالا کیے جاؤ گے اور تمہیں اس طرح چھانا جائے گا جیسے کسی چیز کو چھلنی سے چھانا جاتا ہے۔ تمہیں یوں الٹ پلٹ کیا جائے گا جیسے دیگ چلائی جاتی ہے اور تم اس طرح تلے اوپر کیے جاؤ گے کہ جو نیچے ہیں وہ اونچے ہو جائیں گے اور جو بلند ہیں وہ پست ہو جائیں گے، جو پیچھے رہ گئے تھے، آگے بڑھ جائیں گے، جو ہمیشہ آگے رہے، پیچھے چلے جائیں گے۔

خدا کی قسم میں نے تم سے کوئی بات نہیں چھپائی اور نہ کبھی حقیقت کے خلاف کہا۔ مجھے اس جگہ اور اس دن کی پہلے ہی خبر دی جا چکی ہے۔ یاد رکھو، تمہاری خطائیں ان منہ زور گھوڑوں

جیسی ہیں جن پر خطا کاروں کو سوار کیا گیا ہو، ان کی باگیں چھوڑ دی گئی ہوں اور وہ اپنے سواروں سمیت دوزخ کی طرف سرپٹ دوڑ رہے ہیں۔ اب رہ گئی نیکی تو وہ سدھائی ہوئی سواریوں کی مانند ہے جن پر نیکی کرنے والے سوار ہیں، ان کی لگامیں ان کے ہاتھوں میں ہیں اور یہ سواریاں جنت کی طرف جا رہی ہیں۔

ایک سچ ہوتا ہے اور ایک جھوٹ، کچھ حق والے ہوتے ہیں اور کچھ باطل والے۔ اب اگر باطل بڑھ گیا تو یہ پہلے بھی بہت ہوتا رہا ہے اور اگر حق کم ہوا تو ایسا بھی ہوتا آیا۔ لیکن ایسا بھی ہوا ہے کہ حق باطل پر غالب آیا البتہ کوئی چیز پیچھے ہٹ کر آگے بڑھے، ایسا کم ہی ہوتا ہے

(اسی خطبے کا ایک حصہ یہ ہے)

جس کے سامنے جنت اور دوزخ ہوں اس کی نظر کسی اور طرف نہیں اٹھ سکتی۔ نیکی کی راہ میں دوڑ پڑنے والے کی تو نجات ہی نجات ہے۔ جس کی رفتار سست رہی مگر وہ نیکی کے راستے پر چلا، اس کی بخشش بھی ہو سکتی ہے، مگر جس نے جان بوجھ کر کوتاہی کی اسے بالآخر دوزخ میں گرنا ہے۔ دائیں بائیں گمراہی ہے، درمیانی راستہ ہی سیدھا ہے۔ اس راہ میں قرآن اور نبوت کے آثار ہیں۔ اسی راستے سے سنتِ رسول کا نفاذ ہوا اور اسی کی جانب آخر کار لوٹنا ہے۔ جس نے یہ راستہ چھوڑا وہ برباد ہوا، جس نے جھوٹ کی راہ اختیار کی وہ ناکام رہا۔ اور جو حق کے مقابلے پر آیا وہ تباہ ہوا۔ انسان کی جہالت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی کہ وہ اللہ کی قدر نہ پہچانے۔ جس کی بنیاد نیکی اور پرہیزگاری پر ہے وہ وہ برباد نہیں ہوتا اور اس کی کھیتی پیاسی نہیں رہتی۔

اپنے کام سے کام رکھو، آپس کے جھگڑوں کو ختم کرو، توبہ کرو کہ توبہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ اگر تعریف کرنا ہے تو صرف اپنے پالنے والے کی تعریف کرو۔ اور اگر برا کہنا ہے تو اپنے نفس کو برا کہو۔

www.kitabmart.in

گمراہی میں پڑا ہوا حاکم

ان لوگوں کے بارے میں جو مسند عدالت پر بیٹھ جاتے ہیں مگر وہ اس کے اہل نہیں ہوتے۔

تمام لوگوں میں دو طرح کے لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہے۔ ایک وہ جسے اس کے حال پر چھوڑا گیا تو اس نے سیدھا راستہ چھوڑ دیا اور برے کاموں میں پڑ گیا اور بڑے چاؤ سے لوگوں کو گمراہی کی دعوت دینے لگا۔ لوگ اس کے ہاتھوں فتنوں میں مبتلا ہوئے۔ وہ اپنے سے پہلے والوں کے سیدھے راستے سے ہٹ گیا۔ وہ اپنی زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی اپنے ماننے والوں کی گمراہی کا سبب بنا رہا۔ اس نے دوسروں کے گناہوں کا بوجھ بھی اپنے سر لے لیا جب کہ وہ خود اپنے گناہوں میں بھی جکڑا ہوا ہے۔

اللہ کے نزدیک دوسرا ناپسندیدہ آدمی وہ ہے جو اِدھر اُدھر سے جہالت کی باتوں کو بٹور لیتا ہے اور امت کے جاہلوں میں سرگرم رہ کر خود بھی فتنوں کے اندھیروں میں کھویا رہتا ہے اور خود کو سدھارنے کے موقع ملتے ہیں تو ان سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ لوگوں نے اسے پڑھا لکھا

سمجھ لیا ہے حالانکہ وہ نادان اور جاہل ہے۔ وہ پہلا کام یہ کرتا ہے کہ ایسی چیزیں سمیٹتا ہے جن کا نہ ہونا جن کے ہونے سے بہتر ہے۔ ایسا شخص جب دنیا کی غلاظتوں سے سیراب ہو لیتا ہے تو مسندِ عدالت پر بیٹھ جاتا ہے اور ایسے مسئلے حل کرنے کا ذمہ لیتا ہے جن پر دوسرے لوگ شک وشبہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اگر کوئی الجھا ہوا مسئلہ اس کے سامنے پیش ہوتا ہے تو اپنی رائے سے الٹی سیدھی دلیلیں تیار کر لیتا ہے اور ان دلیلوں پر یقین بھی کر لیتا ہے۔ وہ شبہات کے جال کے بیچوں بیچ اس طرح جا بیٹھتا ہے جیسے مکڑی اپنے جالے میں۔ وہ خود یہ نہیں جانتا کہ اس نے صحیح حکم دیا ہے یا غلط۔ اگر اس نے صحیح بات بھی کہی ہو تو اسے اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں غلط نہ ہو اور غلط دلیل لایا ہو تو سوچتا رہتا ہے کہ شاید لوگ اسے صحیح سمجھ لیں گے۔ ایسا شخص جاہل ہے اور جہالت میں بھٹکتا رہتا ہے۔ اس کی نظر دھندلی ہے اور ایسی سواری پر سوار ہے جسے سامنے کی چیزیں بھی نظر نہیں آتیں۔ اس نے علم کی حقیقت نہ جانی اور اس کی تہ تک نہیں پہنچا۔ وہ پہلے سے چلی آنے والی روایتوں کو درہم برہم کرتا ہے جیسے ہوا سوکھے تنکوں کو اڑا لے جاتی ہے۔ خدا کی قسم، ایسا شخص اُن مسئلوں کو حل نہیں کر سکتا جو اس سے پوچھے جاتے ہیں اور نہ وہ اس منصب کے قابل ہے جو اسے سونپا گیا ہے۔ جس چیز کو وہ نہیں جانتا، وہ سمجھتا ہے کہ اسے جاننے کی ضرورت بھی نہیں اور جہاں تک وہ پہنچ سکتا ہے، سوچتا ہے کہ کوئی اس سے آگے نہیں پہنچ سکتا۔ جو بات اس کی سمجھ میں نہیں آتی اس کا کسی سے ذکر تک نہیں کرتا کیونکہ وہ اپنی جہالت کو خود جانتا ہے۔ اس کے غلط فیصلوں کے نتیجے میں بہنے والا خونِ ناحق چیخ رہا ہے اور بے گناہوں کو ملنے والی سزائیں چلا رہی ہیں۔

ان لوگوں سے اللہ ہی سمجھے جو جہالت میں جیتے ہیں اور گمراہی میں مر جاتے ہیں۔ ان کے آگے قرآن کو اس طرح پیش کیا جائے جس طرح پیش کیا جانا چاہئے تو ان کے نزدیک قرآن سے زیادہ بے قیمت کوئی چیز نہیں اور جب ان کے آگے قرآن کے الفاظ اور معنی میں ہیر پھیر کر دیا جائے تو اس سے زیادہ قابلِ قبول اور قیمتی کوئی دوسری چیز نہیں۔ ان کے نزدیک اچھی بات سے زیادہ برا کچھ نہیں اور بری چیز سے زیادہ اچھی کوئی شے نہیں۔

www.kitabmart.in

غریبوں کو نہ بھولو

ہر شخص کے حصے میں جو کچھ ہو، کم یا زیادہ، اسے لے کر اللہ کے فرمان آسمان سے زمین پر یوں اترتے ہیں جیسے بارش کے قطرے۔ اب کوئی شخص دیکھے کہ اس کا بھائی زیادہ مال دار اور خوش حال ہے تو یہ بات فتنے کا سبب نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ جب تک کوئی مسلمان ایسی گری ہوئی حرکت نہ کرے جو اگر ظاہر ہو جائے تو اسے شرمندہ ہونا پڑے اور گرے پڑے لوگ اس کی توہین کریں، اس وقت تک اس کا حال کامیاب جواری جیسا رہتا ہے۔ وہی جواری جو پہلا ہی پانسہ پھینک کر سمجھتا ہے کہ اب اس کی جیت ہی جیت ہے اور جیت بھی ایسی جس میں سراسر فائدہ ہو اور سارے اگلے پچھلے نقصان پورے ہو جائیں۔

اسی طرح وہ مسلمان جو بددیانتی سے پاک ہو، اپنے پروردگار سے دو اچھائیوں میں سے ایک کی آس لگائے رکھتا ہے۔ ایک موت کی آس کیونکہ اللہ کے پاس اس کے لیے جو کچھ ہے وہ اچھا ہی ہے، یا وہ دنیا میں نعمتوں کی آس لگاتا ہے کہ اس طرح اسے دولت اور اولاد ملتی ہے اور اس کا دین بھی محفوظ رہتا ہے اور عزت بھی۔

بے شک دولت اور اولاد کا حال دنیا کی کھیتی جیسا ہے جب کہ نیک عمل آخرت کی کھیتی

ہے۔ اور ایسے لوگ بھی ہیں جن کے لئے اللہ دونوں کو یک جا کر دیتا ہے۔ تو جس عذاب سے تمہیں ڈرایا گیا ہے اس سے ڈرتے رہو اور اس طرح ڈرو کہ بعد میں کوئی بہانہ نہ بنانا پڑے۔

نیک عمل کرو مگر کسی کو دکھانے سنانے کے لیے نہیں۔ جو نیکی کسی دوسرے شخص کو دکھانے کے لیے کی جاتی ہے، اللہ اس نیکی کا اجر اُسی دوسرے شخص کے حصے میں ڈال دیتا ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ اللہ ہمیں شہیدوں کا مرتبہ دے۔ ہماری تمنا ہے کہ ہمیں نیک بختوں کی زندگی ملے اور انبیا کا دامن تھامنا ہمیں نصیب ہو۔

اے لوگو۔ انسان کتنا ہی مال دار ہو جائے، اپنے غریب عزیزوں سے بے نیاز نہیں ہو سکتا کہ یہی لوگ تو ہیں جو زبان سے بھی اور ہاتھوں سے بھی اُس کا دفاع کرتے ہیں۔ یہی لوگ سب سے زیادہ اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یہی لوگ اس کی پریشانیاں دور کرتے ہیں اور جب برا وقت پڑے تو سب سے زیادہ یہی لوگ ساتھ نبھاتے ہیں۔

وہ نیک نامی جسے اللہ لوگوں میں عام کرادے اُس مال و دولت سے کہیں اچھی ہے جسے انسان مر کر دوسروں کے لیے چھوڑ جائے گا۔

اسی خطبے کا ایک حصہ

خبردار۔ تم میں سے کوئی شخص اپنے عزیزوں رشتے داروں کو پریشان حال دیکھے تو اتنی امداد کسی جھجک کے بغیر دے کہ جسے روک لینے سے تمہاری دولت بڑھے گی نہیں اور دے ڈالنے سے کوئی کمی نہیں آجائے گی۔ جو شخص آپس والوں کی مدد سے ہاتھ روک لیتا ہے اسے یہ نہ بھولنا چاہیے کہ اُس وقت اس کا اپنا ایک ہاتھ رکے گا لیکن جب خود اس پر برا وقت پڑے گا تو اسے مدد دینے والے بہت سے ہاتھ رکے ہوئے ہوں گے۔ جس کا برتاؤ اچھا ہوتا ہے لوگ ہمیشہ اس سے محبت کرتے ہیں۔

www.kitabmart.in

جنت یا دوزخ؟

دنیا منہ موڑ چکی ہے اور اپنے چل چلاؤ کا اعلان کر چکی ہے۔ آخرت کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ آج کا دن تیاری کا دن ہے۔ کل تمہیں تیز تیز چلنا ہوگا۔ سامنے جنت بھی ہے اور دوزخ بھی۔ جنت، جہاں ہم کوشش کر کے پہنچ سکتے ہیں اور دوزخ، جہاں ہمارے اعمال ہمیں پہنچائیں گے۔ کیا مرنے سے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والا کوئی نہیں؟ اور کیا کوئی نہیں جو مصیبت کا دن آنے سے پہلے نیک کام کر لے؟

دیکھو، آج تم آرزوؤں کی دنیا میں جی رہے ہو جس کے پیچھے موت کی گھڑی ہے۔ جس نے آرزوؤں کے دور میں نیک کام کر لیے، اس نے نیکیوں کے فائدے اٹھائے اور موت اس کا کچھ نہ بگاڑ سکی۔ لیکن جو شخص امیدوں کے دنوں میں بھٹکتا رہا اس کا عمل بے کار گیا اور موت اس کے لیے خسارہ ثابت ہوئی۔

دیکھو، اطمینان کے دنوں میں اس طرح عمل کرو جیسے خوف کے وقت کرتے ہو۔ سچ تو یہ ہے کہ میں نے جنت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں دیکھی لیکن اس کے طلب گار سوئے پڑے

ہیں اور میں نے جہنم جیسا عذاب نہیں دیکھا لیکن جو لوگ اس سے بچنا چاہتے ہیں وہ بچنے کے لیے کچھ نہیں کرتے۔ یاد رکھو، جو حق سے فائدہ نہیں اٹھاتا اسے باطل کا نقصان ضرور اٹھانا پڑے گا اور ہدایت جس کو سیدھا راستہ نہ دکھا سکے گی اسے گم راہی کھینچ کر ہلاکت کی منزل تک پہنچا دے گی۔

تمہیں کوچ کا حکم دیا جا چکا ہے اور بتا دیا گیا ہے کہ سفر میں کیا ساتھ لے کر چلنا ہے۔ تمہارے متعلق دو باتوں سے ڈرتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ کہیں خواہشات کے جال میں نہ الجھ جاؤ۔ دوسرے، کہیں بہت زیادہ امیدیں نہ باندھ لو۔

دنیا سے چلو تو وہ ساز و سامان ساتھ لیتے چلو جس سے کل قیامت کے دن اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے بچا سکو۔

یہ دنیا ایک پھیلا ہوا سایہ ہے جو بس چند روز رہتا ہے اور پھر ڈھل جاتا ہے۔ (اقتباس)

www.kitabmart.in

دنیا ایک امتحان ہے

یاد رکھو۔ دنیا ایسا گھر ہے کہ اس کے دکھوں سے بچنے کا سامان اس کے اندر ہی رہ کر کیا جا سکتا ہے۔ جس کسی نے دنیا سے فائدے سمیٹنے کی کوشش کی اس کی نجات کا امکان نہیں رہا۔ دنیا کے اندر بسنے والے امتحان میں مبتلا ہیں۔ جنہوں نے دنیا کے لطف بٹورے، وہ ان سے لے لیے جائیں گے اور ان سے پورا پورا حساب مانگا جائے گا۔ اور جنہوں نے نیکیاں کرتے ہوئے زندگی گزاری، آخرت میں وہ دیکھیں گے کہ نیکیوں کا بدلہ ان کا انتظار کر رہا ہوگا۔ ایسا بدلہ جو پھر ہمیشہ لطف کا سبب بنے گا۔

عقل مندوں کے نزدیک یہ دنیا سائے کی طرح ہے جو ایک بار پھیلا ہوا نظر آتا ہے لیکن پھر سمٹ جاتا ہے۔ جو ابھی زیادہ نظر آ رہا ہوتا ہے اور گھڑی بھر میں کم ہو جاتا ہے۔

www.kitabmart.in

ایک اقتباس

سچ کی تلاش ہے تو اُن کے پاس جاؤ جو سچ پر قائم ہیں کہ یہی لوگ علم کی زندگی اور جہالت کی موت ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا ہر حکم ان کے علم کا پتا دیتا ہے، جن کی خاموشی ان کی گفتگو ہے اور جن کا ظاہر ان کے باطن کے آئینے کی طرح چمکتا ہے۔ یہ لوگ دین کی مخالفت نہیں کرتے اور نہ اس کے بارے میں آپس میں اختلاف کرتے ہیں۔ دین ان کے درمیان سب سے اچھا، سب سے سچا گواہ ہے اور ایک ایسا بے زبان ہے جو مسلسل بول رہا ہے۔ (اقتباس)

تم کیوں پیدا کیے گئے

خدا کے بندو۔ اللہ سے ڈرو اور ایسے نیک کام کرو کہ تم آگے نکل جاؤ اور موت پیچھے رہ جائے۔ جن چیزوں کے مقدر میں مٹ جانا ہے انہیں دے ڈالو اور جو کچھ ہمیشہ باقی رہنا ہے اسے خرید لو۔ کوچ کی تیاری کرو کہ چلنے کا وقت دور نہیں۔ زندگی ختم ہوتے دیر نہیں لگتی، اور موت ہے کہ سروں پر منڈلا رہی ہے۔ اس کے لیے تیار رہو۔ ان لوگوں کی مانند بن جاؤ جنہیں پکارا گیا تو وہ جاگ اٹھے اور جب یہ جان لیا کہ دنیا میں قیام چند روز سے زیادہ نہیں تو دنیا دے کر آخرت لے لی۔

اللہ نے تمہیں بے کار پیدا نہیں کیا اور نہ یوں ہی بے مقصد چھوڑ رکھا ہے۔ ایک طرف تم ہو اور دوسری جانب جنت یا دوزخ۔ ان دونوں کے درمیان صرف موت کا فاصلہ ہے۔ عمر کا گزرتا ہوا ہر لمحہ عمر کو گھٹاتا ہی جاتا ہے۔ گزرتی ہوئی ہر گھڑی اس عمارت کو گرائے چلی جاتی ہے۔ یہ اس قابل ہے کہ اس کی کم ہی قدر کی جائے۔ انسان ایسا مسافر ہے کہ ہر نیا دن، ہر گزرتی ہوئی رات اسے ہنکائے لیے جا رہی ہے۔ اسے جلد ہی اپنی منزل پر پہنچنا ہے۔ سوچو کہ جو لمحہ اپنے ساتھ یا تو خوش قسمتی لائے گا یا بد قسمتی، وہ لمحہ یہ حق رکھتا ہے کہ اس کے لیے ضروری

www.kitabmart.in

مال اسباب جمع کر لیا جائے۔ دنیا میں رہتے ہوئے ہی سفر کا اتنا سامان اکٹھا کر لو کہ کل تم پر کوئی مشکل وقت نہ پڑنے پائے۔

اپنے اللہ سے ڈرو۔ اپنے نفس کو سمجھا کر اسے نیکیوں پر آمادہ کرو۔ اپنی بداعمالیوں پر توبہ کرو۔ اپنی خواہشوں پر قابو پاؤ۔ یاد رکھو کہ موت تمہاری نگاہوں سے اوجھل ہے۔ خواہشیں تمہیں دھوکا دے رہی ہیں۔ شیطان تم پر مسلّط ہے جو گناہوں کو بنا سنوار کر تمہارے سامنے لاتا ہے تاکہ تم ان میں مبتلا رہو، اور توبہ کی آس دلاتا رہتا ہے تاکہ معاملہ ٹلتا چلا جائے اور ایک روز موت اچانک آن دبوچے۔

اس غافل پر دکھ ہوتا ہے جس نے جیتے جی اپنے خلاف اسباب جمع کر لیے اور اس کی زندگی کا انجام بدبختی کی صورت میں ہوا۔ ہم اللہ کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمہیں یہ توفیق دے کہ جنہیں ہم دنیا کی نعمتیں کہتے ہیں یہ ہمیں سرکش نہ بنا دیں اور دنیاوی فائدوں کی وجہ سے اپنے رب کی فرماں برداری میں کمی نہ آنے پائے اور ایسا نہ ہو کہ مرنے کے بعد شرمندگی اٹھانا پڑے اور رنج وغم کا سامنا کرنا پڑے۔

اُس سے بڑھ کر کوئی نہیں

تعریف اس اللہ کی جس کی کوئی خوبی کسی دوسری صفت سے بڑھ کر نہیں کہ اس کا کوئی آخر نہیں اور آخر سے پہلے کوئی اوّل نہیں۔ یوں نہیں کہ وہ اب چھپ گیا اور پہلے ظاہر تھا۔ کوئی بھی کتنا ہی ایک اور اکیلا کہلائے، اللہ سے کم ہوگا۔ وہ جو خود کو اونچا سمجھتا ہے، اللہ کے آگے نیچا ہے، کوئی کتنا ہی طاقت ور ہو، اس کے آگے کم زور ہے۔ جو شخص آقا بن بیٹھا، اس کے سامنے غلام ہے۔ وہ جو سب کچھ جان گیا، ابھی نادان ہے۔ وہ جسے اقتدار مل گیا وہ ہوسکتا ہے کسی جگہ چھایا ہوا ہو، مگر وہ ہر جگہ دبا ہوا ہے۔ اللہ کے سوا ہر سننے والا دھیمی آوازیں نہیں سن سکتا، اونچی آوازیں اسے بہرہ کر دیتی ہیں اور دور کی آوازیں اس کے کان ہی میں نہیں پڑتیں۔ اللہ کے سوا کوئی آنکھ چھپے ہوئے رنگ اور شفاف چیزیں نہیں دیکھ سکتی۔ اُس نے اپنی کسی مخلوق کو اس لیے پیدا نہیں کیا کہ اپنی حکومت کو مضبوط کرے۔ اس لیے بھی پیدا نہیں کیا کہ اُسے زمانے کے حالات سے کوئی خطرہ تھا۔ ایسا نہیں کہ اسے کسی برابر والے کے حملے کا ڈر تھا یا اپنی طاقت پر ناز کرنے والی کسی قوت سے ٹکرانے کا اندیشہ تھا یا کسی مقابلے پر آنے والے کے خلاف اسے

www.kitabmart.in

مددگاروں کی ضرورت تھی۔ بلکہ یہ سب مخلوق اُسی کے سہارے جیتی ہے اور یہ سب اس کے کمزور بندے ہیں۔

وہ چیزوں میں سمایا ہوا نہیں کہ یہ کہا جائے کہ وہ ان کے اندر ہے۔ اور نہ ان سے دور ہے کہ یہ کہا جائے کہ ان سے الگ ہے۔ کائنات کو ایجاد کرتے ہوئے وہ تھکا نہیں۔ دنیا بناتے ہوئے وہ شل نہیں ہوا۔ عالم کی تخلیق کرتے ہوئے وہ تنگ نہیں آیا۔ اسے اپنے کسی فیصلے پر کبھی شک نہیں ہوا۔ اس نے جس کا جو مقدر بنایا وہ اٹل ہے۔ اس کا ہر علم مستحکم ہے اور جو بھی اس کا حکم ہے وہ آخری ہے۔ اس کا قہر نازل ہو تب بھی ہمیں چاہیے کہ اس سے آس لگائے رکھیں اور اس کی نعمتیں برس رہی ہوں اُس وقت بھی ہم پر لازم ہے کہ اس سے ڈرتے رہیں۔

دل کے اندھے کی نگاہ دنیا سے آگے نہیں جاتی۔ (اقتباس)

دنیا سے دل لگانے والے لوگ

خطبہء عجیبہ یا خطبہ غرّا

تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جو اپنی قدرت اور قوت کی وجہ سے ہر ایک سے اونچا اور اپنے فضل اور احسان کی وجہ سے ہر ایک سے نزدیک ہے۔ ہمیں ہر فائدہ وہی پہنچاتا ہے، وہی ہمیں دوسروں سے الگ اور نمایاں کرتا ہے اور وہی ہماری بڑی سے بڑی مصیبت اور سختی دور کرتا ہے۔ وہ جو مجھ پر احسان کرتا ہے اور نعمتیں دیتا ہے، ان پر میں اس کی حمد کرتا ہوں۔ میرا ایمان ہے کہ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہر چیز سے پہلے سے ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ مجھے راستہ دکھائے کیونکہ راستہ دکھانے والوں میں وہی سب سے قریب ہے۔ اسی سے مدد کی امید رکھتا ہوں کہ وہ سب پر چھایا ہوا ہے اور سب سے طاقت ور ہے۔ اور اس پر بھروسا کرتا ہوں کہ وہ میرے لیے کافی ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم اس کے بندے ہیں اور اسی کے بھیجے ہوئے ہیں جن کو اس نے اپنے فرمان جاری کرنے، اپنا آخری پیغام پہنچانے

اور اپنے عذاب سے خبردار کرنے کے لیے اتارا۔

خدا کے بندو، میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں جس نے تمہیں سمجھانے کے لیے مثالیں اور واقعات بیان کیے، تمہاری عمر کے مختلف مرحلے مقرر کیے، تمہیں تن ڈھانپنا سکھایا اور تمہارے رزق کا بندوبست کیا، تمہارے اچھے کاموں کو پرکھ کر تمہارے لیے اس کا صلہ مقرر کیا، تمہیں نعمتوں اور رحمتوں سے نوازا، تمہارے اعمال کے نتیجوں سے خبردار کیا، تمہیں امتحان اور آزمائش میں ڈالا۔ اس نے تمام لوگوں کو شمار کر کے دنیا میں ان کی عمریں مقرر کیں جس کے بعد ان سے پوچھ گچھ ہوگی اور آخر ان کا حساب لیا جائے گا۔

یاد رکھو، دنیا کا چشمہ گدلا اور گھاٹ دلدلی ہے۔ یہ دیکھنے میں بھلی مگر اندر سے تباہ کر دینے والی ہے۔ یہ مٹ جانے والا دھوکا، ڈھل جانے والا سایہ، ڈوب جانے والی روشنی اور ٹوٹ جانے والا ستون ہے یہاں تک کہ جب اس سے نفرت کرنے والا بھی اس سے دل لگا بیٹھتا ہے اور اس سے گھبرانے والا بھی مطمئن ہو کر بیٹھ رہتا ہے تو یہ اسے اپنی لاتوں سے گرا دیتی ہے، اپنے جالوں سے اس کا شکار کر لیتی ہے، اپنے تیروں سے اسے ہلاک کر دیتی ہے اور انسان کے گلے میں موت کا پھندا ڈال کر اسے کھینچتی ہوئی تنگ اور اندھیری قبر اور آخرت کی بھیانک منزل کی طرف لے جاتی ہے تاکہ وہ اپنا اصل ٹھکانا دیکھ لے اور اپنے کیے کا نتیجہ پالے۔ اور اسی طرح بعد والے اگلوں کے پیچھے چلتے رہتے ہیں۔ نہ موت اپنے کام سے باز آتی ہے اور نہ باقی رہنے والے گناہ کرتے ہوئے جھجکتے ہیں۔ یہ سب ایک دوسرے کی پیروی کرتے ہوئے چلے جا رہے ہیں اور جھنڈ کے جھنڈ انتہائی آخری حد اور فنا کے انجام کی طرف رواں دواں ہیں۔ ایک دن آئے گا جب سارے معاملے نمٹ جائیں گے اور دنیا کی عمر تمام ہو جائے گی۔ حشر کے قریب انہیں دوبارہ زندہ کیے جانے کا وقت آئے گا تو انہیں قبروں کے کونوں کھدروں، پرندوں کے گھونسلوں، درندوں کے بھٹوں اور جنگ کے میدانوں سے اس طرح اٹھایا جائے گا ن کے گروہ کے گروہ صفیں بنائے، چپ سادھے چلے جا رہے ہوں گے۔ وہ خدا کا حکم بجا لانے کے لیے لپک رہے ہوں گے اور اپنی منزل کی جانب دوڑ رہے

ہوں گے۔ ان سب پر اللہ کی نگاہ ہوگی۔ پکارنے والوں کی آوازیں کانوں میں آ رہی ہوں گی۔ ان کے تن پر ذلت اور رسوائی کا لباس ہوگا۔ تدبیریں بے کار ہو چکی ہوں گی اور آرزوئیں ناکام ہو چکی ہوں گی، دل غم سے بوجھل ہوں گے، آوازیں خوف سے کانپ رہی ہوں گی، تھوک سے ان کے حلق بند ہوں گے۔ خوف حد سے زیادہ ہوگا اور جب انہیں آخری فیصلہ سنانے اور عذاب کی سزا یا ثواب کی عطا کے لیے بلایا جائے گا تو بلانے والے کی گرج دار آواز سے کان پھٹے جا رہے ہوں گے۔

یہ انسان اللہ کے اقتدار کے ثبوت کے لیے بنائے گئے ہیں اور ان کی تربیت یوں ہوئی ہے کہ ان پر اللہ کا غلبہ تھا۔ جب ان کی عمر تمام ہوتی ہے تو ان کی روحیں قبض کر لی جاتی ہیں۔ یہ قبروں میں رکھ دیے جاتے ہیں جہاں یہ ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں۔ پھر انہیں ایک ایک کر کے قبر کی تنہائیوں سے اٹھایا جائے گا اور انہیں ان کے اعمال کا صلہ دیا جائے گا اور سب کو الگ الگ حساب دینا ہوگا۔ انہیں دنیا میں رہتے ہوئے موقع دیا گیا تھا کہ گمراہی سے رہائی پالیں۔ انہیں سیدھا راستہ بھی دکھا دیا گیا تھا اور اللہ کو خوش کرنے کے لیے جتنی مدت درکار تھی، اتنی عمر بھی دے دی گئی۔ ان کی سامنے شک اور شبہے کے پردے پڑے ہوئے تھے، وہ اٹھا دیے گئے۔ انہیں گھڑ دوڑ جیسے میدان میں کھلا چھوڑ دیا گیا تا کہ سوچ سمجھ کر حشر کے میدان کی تیاری کریں۔ یہ کتنی صحیح مثالیں اور شفا دینے والی نصیحتیں ہیں بشرطیکہ ان نصیحتوں کو پاک صاف دل نصیب ہوں، یاد رکھنے والے کان ملیں، مضبوط دماغ حاصل ہوں اور صحیح عقلیں دستیاب ہوں۔

تو اے لوگو۔ اللہ سے ڈرو اور اس شخص کی طرح ڈرو جو نصیحت سن کر سر جھکا لیتا ہو، جرم کر کے اپنے جرم کو مان لیتا ہو، اللہ سے ڈر کر نیک عمل کرتا ہو، عذاب سے ڈر کر توبہ کی طرف لپکتا ہو، قیامت پر ایمان لا کر اچھے کام کرتا ہو، عبرت کی باتیں سن کر عبرت حاصل کرتا ہو۔ جسے عذاب سے ڈرایا گیا ہو تو گناہ سے رک گیا ہو، حق کی آواز سن کر حق کی طرف جھک گیا ہو اور توبہ کر لی ہو، آگے جانے والوں کے قدم سے قدم ملا کر چلتا ہو۔ جب اسے نیکی کا راستہ دکھایا

جائے تو دیکھ لیتا ہو اور اسے پالینے کے لیے تیزی سے قدم اٹھاتا ہو، دنیا کے بندھنوں سے چھوٹ کر آزاد ہو گیا ہو، جس نے آخرت کے لیے نیکیوں کا ذخیرہ کرلیا ہو، اپنے باطن کو پاک کرلیا ہو اور آخرت کا گھر آباد کرلیا ہو، راستے کی ضرورت کا مال اسباب اکٹھا کرلیا ہو اور اس خیال سے کہ کہیں کسی چیز کی ضرورت نہ پڑے اور کہیں مفلسی اور فاقے کی نوبت نہ آجائے، راہ کا توشہ ساتھ لے لیا ہو۔

اللہ کے بندو۔ نیکی اختیار کرو کہ خدا نے تمہیں اسی لیے بنایا ہے۔ اس نے اپنی ذات کے متعلق جتنا تمہیں ڈرایا ہے اتنا اس سے ڈرو۔ اس نے جتنے سچے وعدے کیے ہیں، چاہو کہ وہ وعدے پورے ہوں اور اس طرح قیامت کے بھیانک احساس سے ڈرتے ہوئے ان چیزوں کے حق دار بن جاؤ جو اس نے تمہارے لیے تیار رکھی ہیں۔

اسی خطبے کا ایک اور حصہ

اُس نے تمہیں کان دیے تاکہ مفید باتیں سنو اور ذہن میں محفوظ رکھو۔ اس نے تمہیں آنکھیں دیں تاکہ ایسی تعلیم حاصل کرو جو تمہیں جہالت کے اندھیرے سے نکالے اور تم علم اور دانش کی روشنی دیکھ سکو۔ اُس نے تمہارے بدن کے بہت سے کارآمد اعضا دیے جو کئی حصّوں کے ملنے سے بنے ہیں اور ان کا کام یوں چلتا ہے کہ وہ ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں اور اپنی ترتیب، صورت، اور عمر کے لحاظ سے اپنے کام انجام دے رہے ہیں۔ ان کا تعلق تمہارے دل سے بھی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ سلیقے سے بنا ہوا بدن اور قرینے سے بنا ہوا ذہن، یہ سب تم پر اترنے والی نعمتیں ہیں اور ان کے علاوہ اَور بھی بہت سے عنایتیں ہیں اور ایسی رحمتیں اور ایسا تحفظ ہے جن پر شکر ادا کرنا چاہیے۔

اس کے بعد اُس نے تم سب کی عمریں مقرر کردیں جنہیں راز بنا کر رکھا۔ اس نے گزرے ہوئے لوگوں کی نشانیاں چھوڑ دیں تاکہ ان سے عبرت حاصل کرو۔ یہ وہ لوگ تھے جو

www.kitabmart.in

اپنے مقدر سے لطف اٹھاتے تھے اور آزاد پھرتے تھے لیکن ان کی امیدیں برآنے سے پہلے موت نے انہیں جھپٹ لیا۔ موت نے ان کی آرزوئیں پوری نہ ہونے دیں۔ انہوں نے اس وقت کوئی بندوبست نہ کیا جب وہ تن درست تھے اور اس وقت عبرت اور نصیحت حاصل نہ کی جب ان پر شباب کا عالم تھا۔ تو کیا یہ بھری جوانی والے اُس بڑھاپے کا انتظار کر رہے ہیں جب ان کی کمریں جھک جائیں گی۔ اور کیا یہ تن درست اور توانا لوگ ان بیماریوں کا انتظار کر رہے ہیں جو ان پر ٹوٹ پڑیں گی۔ اور کیا یہ زندگی کی سانسیں لینے والے لوگ اپنے خاتمے کے سوا کسی اور چیز کے منتظر ہیں۔ یہ نہیں جانتے کہ چل چلاؤ کا وقت قریب ہے، بے چینی اور بے قراری کی گھڑیاں آ پہنچیں، وجود کے اندر رنج و غم چھا جانے کے لمحے سامنے کھڑے ہیں یا جب تھوک نگلو گے تو حلق میں پھندے پڑیں گے اور عزیزوں، رشتے داروں، دوستوں اور اولاد کو پکارو گے اور کروٹوں پر کروٹیں بدلو گے۔

سوچو کہ کبھی دوست احباب اور رشتے دار کسی کی موت کو روک سکے؟ یا کبھی رونے والوں کے رونے پیٹنے سے موت ٹل گئی؟ انسان کو آخر کار قبر کے تنگ گوشے میں اکیلا چھوڑ دیا گیا جہاں کیڑوں مکوڑوں نے اس کا بدن چھلنی کر دیا۔ وہاں جو بھی گیا، خاک میں ملا اور نہ اس کا روپ بچا اور نہ رنگ۔ آخر تیز ہواؤں نے اس کے نشان تک مٹا ڈالے اور انقلابوں نے اس کے آثار غائب کر دیے۔ وہ جسم جو کبھی طاقت ور تھے نڈھال ہو گئے، وہ ہڈیاں جو کبھی مضبوط تھیں، بوسیدہ ہو گئیں۔ روحیں جو گناہوں کے بوجھ تلے دبی ہوئی تھیں اب غیب کی باتوں پر ایمان لانے لگیں مگر نیکیوں میں اضافے کا اور برے کاموں سے توبہ کا وقت گزر گیا۔

کیا تم یوں مٹ جانے والوں کی آل اولاد، باپ بھائی، عزیز اور رشتے دار نہیں ہو؟ بے شک تم ان ہی جیسی چال چل رہے ہو اور ان کے چھوڑے ہوئے راستے کو روند رہے ہو۔ تمہارے دل اب بھی ہدایت سے بے پروا ہیں اور انہیں نیکی کے اجر تک کی فکر نہیں۔ تمہارے دل گناہ کے میدانوں میں اس طرح جولانیاں دکھا رہے ہیں جیسے اللہ کا فرمان ان کے لیے تھا ہی نہیں۔ جیسے یہ کوئی دوسرے لوگ ہیں اور گویا دنیا کے مزے بٹورنے ہی میں ان کی بھلائی اور

ان کا فائدہ ہے۔

یاد رکھو کہ تمہیں پلِ صراط سے گزرنا ہے اور ایسے راستوں پر چلنا ہے جہاں قدم لڑکھڑانے لگتے ہیں، پیر پھسل جاتے ہیں اور قدم قدم پر خطرے سر اٹھائے نظر آتے ہیں۔ اللہ سے اس سمجھ دار کی طرح ڈرو جس کے دل میں انجام کی فکر نے گھر کر لیا ہو، جس کے بدن کو خوفِ خدا نے کمزور کر دیا ہو، راتوں کی عبادت نے جس کی تھوڑی بہت نیند بھی بے داری سے بدل دی ہو، تپتے ہوئے دنوں کے روزوں نے جس کو ثواب کا پیاسا بنا دیا ہو، جس کی نیکیوں نے بدی کی خواہشوں کا راستہ بند کر دیا ہو اور ذکرِ خدا نے جس کی زبان کو خشک کر دیا ہو، جس نے اپنے بچاؤ کے لیے خوف کو آگے آگے رکھا ہو، جو ان تمام راستوں سے کنارہ کر چکا ہو جو روشن راستے نہ ہوں، جو اپنی منزل پر پہنچانے والے سب سے سیدھے راستے پر چلتا ہو، جس کو دھوکے اور فریب نے نیک کام سے روکا نہ ہو، شک اور شبہے نے اس کی آنکھوں پر پردہ نہ ڈالا ہو اور جس نے اپنے چین کے دنوں اور سکون کی راتوں میں راحت اور نجات کی خوش خبری سن لی ہو۔

وہ دنیا کی گزرگاہوں سے نہایت عمدہ کردار بن کر گزر گیا جس نے نیکیوں کا مال اسباب پہلے اور آگے ہی بھیج دیا ہو، عذاب سے ڈر کر جس نے نیک کاموں میں جلدی کی ہو، جس نے جیتے جی آخرت کے کام کر لیے ہوں، جس نے انجام پر نگاہ رکھی اور برائیوں سے بچتا رہا اور آج کی دنیا میں کل کا دھیان رکھا، اپنے اعمال کو خود ہی پرکھا کیونکہ انعام اور اکرام کے لیے جنت اور عذاب اور وبال کے لیے دوزخ سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے، اور اس دنیا میں رہنمائی کے لیے اور آئندہ دنیا میں اپنا بچاؤ کرنے کے لیے قرآن سے بڑھ کر کیا ہوگا۔

میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں جس نے برے حشر کا خوف دلا کر اپنا کام پورا کر دیا اور تمہیں اس دشمن سے ہوشیار کر دیا جو چپکے سے سینوں میں اتر جاتا ہے اور کانوں میں گمراہی کی باتیں پھونک کر بھٹکا دیتا ہے اور تباہ کر دیتا ہے، وعدے کر کے آس بندھاتا ہے، پہلے تو بڑے بڑے جرائم کو بنا سنوار کر پیش کرتا ہے اور بڑے بڑے گناہوں کو جو تمہیں ہلاکت میں ڈال دیں، زیب و زینت دے کر سامنے لاتا ہے اور جب آہستہ آہستہ انسان کے نفس کو

www.kitabmart.in

بھٹک جانے والے راستے پر ڈال دیتا ہے اور اسے اپنے پھندے میں اچھی طرح جکڑ لیتا ہے تو پلٹ جاتا ہے اور جس چیز کو سنوارا تھا اس کو برا کہنے لگتا ہے اور جس جرم کو ہلکا کر دکھایا تھا اس کو برا بتانے لگتا ہے اور جن کاموں کا خوف دور کر چکا تھا، ان ہی سے ڈرانے لگتا ہے۔

یہ وقت غنیمت ہے

یا پھر اسے دیکھو جسے اللہ نے ماں کے پیٹ کے اندھیارے میں اور پردے کی اندرونی تہوں میں بنایا، جو پہلے جما ہوا خون تھا، پھر ماں کے پیٹ میں بچہ بنا، اس کے بعد دودھ پیتا بچہ اور پھر پورا پورا جوان ہوا، اسے یاد رکھنے والی عقل، بولنے والی زبان اور دیکھنے والی آنکھ دی تاکہ سوچے سمجھے، گزرے ہوئے لوگوں سے عبرت حاصل کرے اور گناہ اور نافرمانی سے دور رہے۔ مگر ہوا یہ کہ جب اس کے بدن میں تناسب آیا، اسے صحت اور توانائی نصیب ہوئی اور سیدھے قد سے کھڑا ہو گیا تو سر میں غرور بھر گیا اور مستی میں اس طرح بھٹکنے لگا جیسے کوئی بھر بھر کر ہوا و ہوس کے ڈول کھینچتا ہو۔ وہ عیش اور عشرت اور دنیا کے آرام کی تمنائیں پوری کرنے میں جان کھپانے لگا۔ وہ نہ کسی مصیبت کو خاطر میں لاتا نہ کسی ڈر اور اندیشے میں مبتلا ہوتا۔ آخر ان ہی گمراہیوں اور خطاؤں کی حالت میں مر گیا اور جو تھوڑی بہت عمر ملی تھی اسے بے ہودگیوں میں گزار گیا۔ نہ کوئی ثواب کمایا، نہ کوئی فرض پورا کیا۔

غرض یہ کہ وہ تو سرکشی اور سرمستی میں مگن تھا کہ موت لانے والی بیماریاں اس پر اس طرح ٹوٹ پڑیں کہ وہ حیران ہو گیا، اس نے اپنی راتیں درد، مصیبت اور تکلیف کی حالت میں جاگ جاگ کر گزاریں۔ اب صورت یہ تھی کہ وہ عزیز بھائی، مہربان باپ، بے قراری سے فریاد کرنے والی ماں اور بے چینی سے سینہ کوٹنے والی بہن کے سامنے آخری لمحوں کی غشی میں، سخت بدحواسیوں میں سانس اکھڑنے کی تکلیفوں میں اور جان نکلنے کی اذیت میں پڑا ہوا تھا۔ پھر ناامید ہو کر اسے کفن میں لپیٹا گیا اور وہ خاموش گردن ڈالے ہوئے یوں پڑا رہا کہ دوسرے

حرکت دیتے تو حرکت کرتا جیسے بڑا فرماں بردار ہو۔

اس طرح اسے قبر کی طرف لے جایا جاتا ہے۔ اسے تابوت کے تختے پر اس طرح ڈال دیا جاتا ہے جیسے سفر سے آیا ہوا اونٹ تھک کر، نڈھال ہو کر ہاتھ پاؤں ڈال دے۔ پھر سہارا دینے والے بھائی بند کاندھا دے کر غربت اور بے کسی کی منزل کی طرف لے جاتے ہیں۔ ایسی منزل جہاں پھر کسی سے ملاقات نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ جب روتے دھوتے سوگوار واپس چلے جاتے ہیں تو اسے قبر میں اس طرح اٹھایا جاتا ہے کہ فرشتوں کے سوالوں کی وحشت اور امتحان کے خوف سے اس کے منہ سے آواز نہیں نکلتی۔

وہاں کی سب سے بڑی مصیبت دوزخ کی آگ کی تپش، اٹھتے ہوئے شعلوں کا شور، اور جلا ڈالنے والی لپٹیں ہیں، جہاں آرام کی مہلت نہیں کہ تھکن دور ہو جائے، نہ کوئی ایسی طاقت ہے جو اس مصیبت کو دور کر دے، نہ موت ہے کہ اس سے پیچھا چھڑائے، نہ آنکھوں میں نیند ہے کہ ذرا سا چین آ جائے۔ وہاں تو ایسی ایسی ہلاکتیں ہیں اور عذاب ہیں کہ خدا کی پناہ۔

اللہ کے بندو۔ اُن لوگوں کو یاد رکھو جنہیں خدا کی طرف سے زندگی دی گئی جسے انہوں نے عیش اور عشرت میں گزار دیا، جنہیں سمجھایا گیا اور سمجھ بھی گئے مگر عمل نہ کیا، جنہیں رعایتیں دی گئیں مگر وہ فضول کاموں میں پڑے رہے، جنہیں تن درست بدن اور زندگی کی سہولتیں دی گئیں لیکن وہ ان نعمتوں کو بھلا بیٹھے۔ انہیں لمبی مہلت دی گئی، انہیں احسانوں اور عنایتوں سے نوازا گیا، ساتھ ہی انہیں دردناک عذاب سے ڈرایا بھی گیا، نیکیوں کے صلے کی خبر بھی دی گئی مگر ان کی آنکھیں بند کی بند رہیں۔ ایسے لوگوں کے مار ڈالنے والے اور تباہ کر دینے والے گناہوں سے دور رہو۔ ان کی جن خرابیوں پر خدا ناراض اور غضب ناک ہوتا ہے ان خرابیوں سے بچو۔

اے دیکھنے والے اور سننے والے انسانو تم، جنہیں صحت ملی ہے اور مائیں اور اولادیں عطا ہوئی ہیں، جواب دو۔ کیا اللہ کے عذاب سے بچنے کا کوئی راستہ، کوئی امکان یا کوئی پناہ کی جگہ ہے؟ پھر تم کہاں جا رہے ہو، تم کس دھوکے میں پڑے ہوئے ہو؟ دیکھو۔ اس لمبی چوڑی زمین میں ہر فرد کا حصہ بس اس کے قد کے برابر ہوگا جہاں وہ خاک پر رخسار ٹیکے پڑا ہوگا۔

www.kitabmart.in

خدا کے بندو۔ یہ وقت غنیمت ہے کہ گلا گھوٹنے والی رسّی کھلی ہوئی ہے اور روح موت کے پنجے سے آزاد ہے۔ ابھی ہدایت کے راستے کھلے ہیں، بدن کو راحت میسر ہے، زندگی کی کچھ گھڑیاں باقی ہیں۔ ابھی تمہیں اپنے ارادے پر اختیار ہے، ابھی توبہ کرنے کی مہلت ہے، انجام کو سدھارنے کا موقع ہے۔ لہٰذا موت کے آنے سے پہلے، خدا کے روبرو جانے سے قبل، فرصت چھن جانے سے پہلے، پورے وجود پر خوف چھا جانے اور قبر کے تنگ اور تاریک مکان میں پہنچ جانے سے قبل، جو کچھ کر سکتے ہو، کرلو۔

عقل مند وہ ہے جو دل کی آنکھوں سے اپنا انجام دیکھ لیتا ہے۔ (اقتباس)

ایک اقتباس

یہ سمجھ لو کہ آنے والا کل گزرنے والے آج سے زیادہ قریب ہے۔آج کا دن اپنا سب کچھ لے کر چلا جائے گا اور آنے والا کل اس کے پیچھے پیچھے لگا ہوا ہے اور آیا ہی چاہتا ہے۔

www.kitabmart.in

روشن مثالوں سے کچھ سیکھو

میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا ایک ہے، کوئی اس کا ساتھی نہیں۔ وہ ایسا اوّل ہے کہ اس کا کوئی آغاز نہیں، وہ ایسا آخر ہے کہ اس کا کہیں خاتمہ نہیں۔ ہم کتنا ہی سوچیں اور غور کریں، اس کی خوبیوں کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ عقل پر کتنا ہی زور ڈالیں، اس کی کسی حالت کو محسوس نہیں کر سکتے۔ اس کے حصے بھی نہیں کہ ہر حصے کو الگ الگ دیکھیں بھالیں۔ ہماری آنکھیں اور ہمارے دل اس کو نہیں سمجھ سکتے۔

اسی خطبے کا ایک حصہ

خدا کے بندو۔ تمہارے سامنے جو کارآمد مثالیں ہیں ان سے سبق لو اور جو روشن اور صاف نشانیاں ہیں ان سے کچھ سیکھو۔ قیامت کے دن کی سزاؤں سے ڈرو اور گناہ نہ کرو۔ اچھی نصیحتوں اور دین کی تعلیم سے اس طرح فائدہ اٹھاؤ گویا موت تمہیں اپنے شکنجے میں لیے ہوئے ہے اور دنیا کے رشتے ٹوٹ چکے ہیں، جیسے سختیاں تم پر ٹوٹ رہی ہیں اور تمہیں اُس آخری ٹھکانے کی طرف ہنکا کر لے جایا جا رہا ہے جہاں ہر ایک کو جانا ہے۔ ہر شخص کے ساتھ ایک

ہنکانے والا ہوگا اور ایک گواہی دینے والا۔ ہنکانے والا اسے میدان حشر تک لے جائے گا اور گواہ اس کے اچھے برے کاموں کی گواہی دے گا۔

اسی خطبے کا ایک اور حصہ جنت کے متعلق ہے

جنت میں بہت سے درجے ہیں جو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔ اس کی نعمتیں کبھی ختم نہیں ہوں گی اور جو وہاں ٹھہر گیا پھر کہیں اور نہیں جائے گا۔ اس میں رہنے والوں کی نہ کبھی عمر ڈھلے گی اور نہ مایوسی انہیں کبھی گھیرے گی۔

جو لوگ نیک ہیں ان کی شان یہ ہے کہ وہ ہنس رہے ہوتے ہیں لیکن ان کے دل رو رہے ہوتے ہیں۔ (اقتباس)

www.kitabmart.in

تمہیں سب کچھ سمجھا دیا گیا ہے

اللہ تعالیٰ دل کی نیتوں اور اندر کے بھیدوں کو جانتا اور پہچانتا ہے۔ وہ ہر چیز پر چھایا ہوا ہے، ہر شے پر اس کا زور چلتا ہے۔

تم اگر کچھ کر سکتے ہو تو تیزی سے آنے والی موت سے پہلے، فرصت کے دنوں اور اطمینان کی گھڑیوں میں کرلو۔ اور اس سے پہلے کہ مصروفیت کے لمحے آ پہنچیں اور دم گھٹنے لگے، سانس چلنے کے دنوں ہی میں اپنے بچاؤ کا سامان کرلو۔

اللہ کے بندو۔ اُس نے اپنی کتاب میں تمہیں کچھ حکم دیے ہیں اور کچھ حقوق امانت کی طرح تمہیں سونپے ہیں تا کہ ان کی حفاظت کرو۔ ڈرو کہ کہیں تم سے نافرمانی نہ ہو جائے۔ سوچو کہ خداوند عالم نے تمہیں یوں ہی نہیں پیدا کر دیا ہے۔ تم پر کچھ پابندیاں ہیں، بالکل آزاد نہیں چھوڑے گئے ہو۔ تم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ اس نے تمہیں ناسمجھ رکھا یا گمراہی میں مبتلا کر دیا۔ تمہیں کیا کرنا چاہیے اور کیا نہ کرنا چاہیے، یہ سب اس نے تمہیں سکھا دیا ہے۔ اس نے یہ تک طے کر دیا ہے کہ تم کتنی عمر پاؤ گے۔ اس نے تمہاری طرف ایسی کتاب بھیجی ہے جس میں ہر چیز کا کھلا کھلا بیان ہے۔ اس نے اپنے نبیوں کو ایک مدت تک تمہارے درمیان رکھا یہاں تک کہ اس نے اپنے دین کو تمہارے لیے پورا کر دیا اور دین کو خود بھی پسند کیا۔ اس نے

نبیوں کی زبان سے تمہیں سمجھا دیا کہ کون سے کام اسے پسند اور کون سے ناپسند ہیں اور یہ کہ کون سے کام ترک کرنے کے قابل ہیں اور کن پر عمل کرنا چاہیے۔ اس طرح اس نے کسی بہانے کی گنجائش نہیں چھوڑی۔ اس نے اپنی عنایتوں کا وعدہ کیا، ساتھ ہی خوف ناک سزاؤں سے خبردار بھی کر دیا۔

تمہاری زندگی کے جو دن باقی رہ گئے ہیں ان میں پہلی کوتاہیوں کی تلافی کرو۔ خود کو برے کاموں سے دور رکھو کیونکہ تم نے زندگی کے بہت سے دن غفلت میں گزار دیے۔ تلافی کے دن بہت تھوڑے بچے ہیں۔ اپنی ذات کو بے لگام نہ چھوڑ دو ورنہ یہ ڈھیل تمہیں ظالموں کی راہ پر ڈال دے گی۔ سستی نہ کرو ورنہ یہ کاہلی تمہیں خدا کا نافرمان بنا دے گی۔ اللہ کے بندو، جو لوگ اللہ کے فرماں بردار ہیں وہی خود اپنی ذات کی سب سے زیادہ بھلائی چاہتے ہیں اور جو لوگ اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں، خود اپنے آپ کو دھوکا دینے والے ہیں۔ سب سے زیادہ نقصان میں وہ ہے جو اپنے آپ کو دھوکا دے اور سب سے زیادہ فائدے میں وہ ہے جس کا دین صحیح سلامت رہا۔ جو دوسروں سے سبق حاصل کرے وہ سب سے نیک بخت ہے اور جو نفس کے بہکاوے میں آ جائے وہ سب سے زیادہ بدنصیب ہے۔

خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ساتھ ذرا سا دھوکا بھی ایک قسم کا شرک ہے۔ جو کوئی بدکرداروں کے ساتھ اٹھا بیٹھا اس نے دین کی تعلیم کو بھلا دیا اور اپنا دماغ شیطان کے حوالے کر دیا۔

جھوٹ نہ بولو کیونکہ جھوٹ بولنے والا ایمان سے دور ہو جاتا ہے۔ جو سچ بولا اس نے نجات کی اونچائیوں کو پالیا اور جو جھوٹ بولا وہ ذلّت کی گہرائیوں میں جا گرا۔

دوسروں کی کامیابیوں پر جلا نہ کرو۔ اس طرح کا حسد ایمان کو یوں پھونک دیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ دوسروں سے نفرت نہ کرو کیونکہ اس طرح کا بغض تم سے خیر و برکت چھین لیتا ہے۔ یاد رکھو کہ دنیا سے بڑی بڑی امیدیں لگانا عقل کو بھول میں ڈال دیتا ہے اور اللہ کی یاد دل سے جاتی رہتی ہے۔ لہٰذا آرزوؤں کا مقابلہ کرو کیونکہ یہ سراسر دھوکا ہیں اور امیدیں باندھنے والا دھوکے میں مبتلا ہے۔

وہ جس نے سچائی کا راستہ دیکھ لیا

اللہ کو اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبت اُس سے ہے جو اپنی خواہشوں کے خلاف ڈٹ جاتا ہے، جو زندگی کے غم اور رنج کو تسلیم کرتا ہے اور جو اللہ سے ڈرتا ہے، جس کے دل میں سچائی کے راستے کا چراغ جل رہا ہے اور جس نے آنے والے دن کے لیے ضروری سامان اکٹھا کر لیا ہے۔ موت کتنی ہی دور ہو، وہ اسے قریب جانتا ہے اور جس نے اپنے خاتمے کی سختیوں کو اپنے لیے آسان بنا لیا ہے، جو دیکھتا ہے تو کائنات کی سچائیوں پر نگاہ رکھتا ہے، جو یاد کرتا ہے تو نیکی کے صلے کو یاد کر کے اچھے کام کرنے پر تل جاتا ہے۔ وہ اس چشمے کا میٹھا پانی اچھی طرح پی چکا ہے جس کے کنارے تک وہ اللہ کی رہنمائی سے سیدھے راستے پر چلتا ہوا آسانی سے پہنچ گیا ہے۔ جس نے بدن کی خواہشوں کا لباس اتار پھینکا ہے اور دنیا کی ساری فکروں سے آزاد ہو کر صرف ایک ہی دھن میں لگا ہوا ہے۔ وہ بھٹکے ہوؤں اور وحشیوں کی صحبت چھوڑ کر خود معافی کے دروازوں کی کنجی اور دوزخ کے دروازوں کا قفل بن گیا ہے۔ جس نے سچائی کا راستہ دیکھ لیا ہے اور اس پر چل نکلا ہے۔ جس کو ہدایت کا مینار نظر آ گیا ہے اور مشکل راستے طے کرتا کرتا اس تک پہنچ گیا ہے اور جس نے اپنے سچّے رہنما اور آگے لے جانے والے مضبوط سہاروں کو تھام لیا

ہے۔ وہ یقین کی اس روشن منزل پر جا پہنچا ہے جس کی چمک دمک سورج کی روشنی سے ملتی جلتی ہے۔ اس نے صرف اللہ کی خاطر سب سے اعلیٰ کام کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے اور چاہتا ہے کہ سامنے آنے والی ہر مشکل سے کامیابی کے ساتھ گزر جائے اور لوگوں کو ان کے وجود میں آنے کے سبب تک لے جائے اور وجود میں لانے والی ہستی تک پہنچادے۔

وہ اندھیروں میں روشنی پھیلانے والا، شک اور شبہے کو دور کرنے والا، الجھے ہوئے معاملوں کو سلجھانے والا، پیچیدگیوں کو دور کرنے والا اور ویرانوں میں راستہ دکھانے والا ہے۔ وہ بولتا ہے تو اپنی بات پوری طرح سمجھا دیتا ہے اور چپ رہتا ہے تو اس لیے کہ اسی میں سلامتی ہے۔ اس نے ہر کام اللہ کے لیے کیا تو اللہ نے اسے اپنا بنالیا۔ اس طرح وہ زمین کے سینے میں دین کا خزانہ اور ساتھ ہی زمین کو سنبھالنے والا ستون بن جاتا ہے۔ اس نے اپنے لیے عدل اور انصاف کو ضروری سمجھ لیا ہے چنانچہ انصاف کی راہ میں اس کا پہلا قدم یہ ہوتا ہے کہ وہ خواہشوں کو اپنی ذات سے دور رکھتا ہے، سچائی کو بیان کرتا ہے تو اس پر عمل بھی کرتا ہے۔ نیکی کی کوئی منزل ایسی نہیں جس کا اس نے ارادہ نہ کیا ہو، اور کوئی جگہ ایسی نہیں کہ جہاں نیکی کا امکان ہو اور اس نے وہاں پہنچنے کی ٹھان نہ لی ہو۔ اس نے قرآن کو اپنا رہنما اور رہبر بنالیا ہے۔ وہی اسے راستہ دکھانے والا اور وہی اس کے آگے آگے چلنے والا ہے۔ جہاں قرآن اپنا بار اتارتا ہے (یعنی تعلیم دیتا ہے) یہ بھی وہیں اتر جاتا ہے اور جہاں قرآن پڑاؤ ڈالتا ہے (یعنی فیصلہ کرتا ہے) یہ بھی اسی کو اپنا ٹھکانا بنالیتا ہے۔

عالم کون ہے

دوسرا شخص وہ ہے جس نے اپنا نام عالم رکھ لیا ہے حالانکہ وہ عالم نہیں ہے۔ اس نے جاہلوں اور گمراہوں سے جہالتیں اور گمراہیاں سیکھ لی ہیں اور لوگوں کے لیے دھوکے اور فریب کے جال بچھا رکھے ہیں۔ وہ قرآن کو خود اپنی رائے کے مطابق سمجھتا ہے اور حق کی وضاحت اپنی مرضی کے مطابق کرتا ہے۔ بڑے سے بڑے جرم کا ڈر لوگوں کے دلوں سے نکال دیتا ہے اور بڑے

www.kitabmart.in

گناہوں کو کہتا ہے کہ یہ معمولی ہیں۔ کہتا ہے کہ میں شک اور شبہے میں نہیں پڑتا مگر ان ہی میں پڑا ہوا ہے۔ دیکھنے میں انسان ہے لیکن اندر سے حیوان ہے۔ نہ اسے نیکی کا دروازہ معلوم ہے کہ وہاں پہنچ سکے اور نہ گمراہی کا راستہ پہچانتا ہے کہ اس سے اپنا رخ موڑ سکے۔ یہ تو زندوں کے بیچ ایک لاش ہے۔

تو پھر تم کہاں جا رہے ہو اور یہ تمہیں کدھر موڑ رہا ہے حالانکہ دین کے علم اونچے ہیں، ہدایت کے نشان روشن ہیں اور حق کے مینار بلند ہیں۔ پھر تم کیوں بہک رہے ہو اور کیوں اِدھر اُدھر مارے مارے پھر رہے ہو جب کہ تمہارے نبیؐ کی عترت درمیان موجود ہے۔ یہ وہ پیشوا ہے جو حق کے راستے پر لے جاتی ہے، یہ دین کی وہ نشانیاں ہیں جن کو دیکھتے ہوئے چلو تو کبھی بھٹک نہیں سکتے۔ یہ تو سچ بات کہنے والی زبانیں ہیں۔ جس منزل کو قرآن کی سب سے بہتر منزل سمجھو وہیں نبیؐ کی عترت کو بھی جگہ دو۔ ان کے چشمے پر یوں اتر پڑو جیسے پیاسے اونٹ اپنی پیاس بجھانے گھاٹ پر اترتے ہیں۔

اے لوگو۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کو سنو کہ ہم میں سے جو مر جاتا ہے وہ مردہ نہیں ہے اور ہم میں سے جو پرانا اور بوسیدہ ہو جاتا ہے وُہ اصل میں کبھی بوسیدہ نہیں ہوتا لہٰذا جو باتیں تم نہیں جانتے انہیں منہ سے نہ نکالو کیونکہ زیادہ تر سچائی ان ہی چیزوں میں ہے جن سے تم بے خبر ہو۔ ایسے شخص کو اپنی بدی اور اپنے گناہ کا ذمے دار نہ ٹھہراؤ جس کی نصیحت اور جس کی تعلیم کو تم نے ماننے سے انکار کر دیا ہو۔

کیا میں نے تمہارے سامنے سب سے زیادہ پاک کتاب پر عمل نہیں کیا اور کیا عترتِ رسولؐ کو تمہارے درمیان نہیں رکھا۔ کیا میں نے تمہارے درمیان ایمان کا علم نہیں گاڑا، کیا حلال اور حرام کی ساری حدیں تمہیں نہیں سمجھائیں۔ کیا میں نے اپنے عدل اور انصاف سے تمہارے لیے امن اور سکون فراہم نہیں کیا۔ کیا میں نے اپنی باتوں اور اپنے عمل سے تمہیں نیکی کی تعلیم نہیں دی اور کیا تمہارے ساتھ بہترین اخلاق سے پیش نہیں آیا؟

تو دیکھو۔ جس چیز کی گہرائیوں تک نگاہ نہ پہنچ سکے اور جس معاملے تک انسان کی فکر کی رسائی نہ ہو اس میں ہرگز اپنی رائے سے کام نہ لو۔

ایک اقتباس

اپنے اندر قابل تعریف خوبیاں پیدا کرو۔ پڑوسیوں کے حق کی حفاظت کرو، وعدے پورے کرو، نیک لوگوں کا کہا مانو، نیکیوں کے خلاف چلنے والوں کی مخالفت کرو، ہر ایک سے اچھا سلوک کرو، ظلم اور جبر سے دور رہو، خون نہ بہاؤ، خدا کے بندوں کے ساتھ انصاف کرو، غصہ پی جاؤ، اور زمین پر فساد نہ پھیلاؤ کہ یہی وہ خوبیاں ہیں جن پر انسان فخر بھی کرسکتا ہے اور ناز بھی۔

www.kitabmart.in

نبی ﷺ کس وقت بھیجے گئے

اللہ نے اپنے پیغمبرؐ کو اس وقت بھیجا جب کہ رسولوں کا آنا رکا ہوا تھا اور ہر امّت پڑی سو رہی تھی، فتنے سر اٹھا رہے تھے، ہر چیز کا شیرازہ بکھرا ہوا تھا، جنگ کے شعلے بھڑک رہے تھے، دنیا سے رونق اٹھ گئی تھی اور اندھیرا چھا رہا تھا۔ صاف نظر آتا تھا کہ یہ دنیا دھوکے دے رہی ہے، پتّے پیلے پڑ گئے تھے اور پھل ہونے کی امید ختم ہو چلی تھی۔ زمین سارا پانی چوس چکی تھی، سیدھا راستہ دکھانے والے مینار گر چکے تھے، تباہی اور بربادی کے جھنڈے لہرا رہے تھے۔ وہ جو دنیا میں آباد تھے، دنیا ان سے خفا تھی، اور وہ جنہیں دنیا کی طلب تھی، دنیا ان سے سیدھے منہ بات نہیں کر رہی تھی۔ اس کا پھل فتنہ اور فساد تھا، اس کی غذا مردار تھی، اس نے خوف پہن لیا تھا اور تلوار اوڑھ لی تھی۔

خدا کے بندو۔ اس صورت حال سے کچھ سیکھو اور اپنے باپ دادا اور بھائی بندوں کے وہ واقعات یاد کرو جن کے عذاب میں وہ آج تک جکڑے ہوئے ہیں اور جن پر ان سے پوچھ گچھ ہوگی اور جن کا ان سے حساب مانگا جائے گا۔

مجھے اپنی جان کی قسم۔ تمہارا زمانہ اُن کے زمانے سے زیادہ پیچھے تو نہیں۔ تمہارے اور ان کے درمیان صدیوں کا فاصلہ نہیں۔ وہ دن دور نہیں نکل گئے جب تم بیج کی طرح ان کے اندر

www.kitabmart.in

تھے۔ خدا کی قسم۔ میں آج تمہیں وہی باتیں بتا رہا ہوں جو رسولؐ نے انہیں سنائی تھیں۔ تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ لوگ زیادہ سن سکتے تھے، آج تمہارے سننے کی قوت کم ہوگئی ہے۔ انہیں جیسی آنکھیں اور جیسے دل دیے گئے تھے، تمہاری آنکھیں اور تمہارے دل اس سے مختلف تو نہیں۔

خدا کی قسم، تمہیں کوئی ایسی نئی بات نہیں بتائی گئی ہے جس سے وہ لوگ ناواقف تھے، اور نہ تمہیں کوئی ایسی چیز دی گئی ہے جس سے وہ محروم تھے۔ ہاں، تم ایسی مشکل میں گرفتار ہو جیسے وہ اونٹ ہوتا ہے جس کی مہار جھولنے لگتی ہے اور جس کی پیٹی ڈھیلی پڑ جاتی ہے۔

دیکھو، کہیں تم بھی ویسے نہ ہو جانا جیسے فریب دینے والے اور غرور کرنے والے ہوتے ہیں۔ یہ دنیا ایک پھیلا ہوا سایہ ہے جو بس چند روز رہتا ہے اور پھر ڈھل جاتا ہے۔

ایسے شخص کو اپنی بدی اور اپنے گناہ کا ذمے دار نہ ٹھہراؤ جس کی نصیحت اور جس کی تعلیم کو تم نے ماننے سے انکار کر دیا ہو۔ (اقتباس)

اللہ سے کچھ چھپا ہوا نہیں

تمام تعریف اس اللہ کے لیے کہ جسے دیکھا نہیں مگر جانا پہچانا ہے۔ جو کسی سوچ بچار میں پڑے بغیر پیدا کرنے والا ہے۔ وہ اس وقت بھی تھا جب آسمانوں میں بُرج نہ تھے، نہ وہ اندھیرا تھا جو آگے کی کائنات پر پردہ بن کر پڑا ہے۔ نہ تاریکی تھی، نہ ٹھہرا ہوا سمندر تھا۔ نہ گھاٹیاں تھیں اور نہ پہاڑ تھے۔ نہ بل کھاتے راستے اور نہ یہ فرش کی طرح بچھی ہوئی زمین تھی۔ اُس وقت یہ چلتی پھرتی مخلوق بھی نہ تھی۔ وہی تھا جس نے پہلے پہل ہر چیز بنائی اور ہر شے ایجاد کی۔ ساری کائنات اس کی عبادت کرتی ہے۔ وہی سب کو رزق دیتا ہے۔ چاند سورج کے اس نے راستے مقرر کر دیے ہیں جو ان ہی راستوں پر چلے جا رہے ہیں۔ جیسے جیسے وہ حرکت کرتے ہیں ہر چیز پرانی ہوتی جاتی ہے اور دور کے زمانے قریب آتے جاتے ہیں۔

اس نے سب کو روزی بانٹ رکھی ہے۔ وہ یہ تک جانتا ہے کہ کون کیا کرے گا اور کس کی کتنی سانسیں باقی ہیں۔ اسے سینے میں چھپے ہوئے راز اور ماں کے پیٹ میں پلنے والے بچے کا بھی علم ہے اور آگے چل کر کس کا کیا بنے گا، اسے اچھی طرح معلوم ہے۔ کون کتنا جیے گا، اس سے چھپا ہوا نہیں۔ وہی ہے کہ رحمتیں برساتے برساتے دشمنوں پر سخت عذاب بھی نازل کر دیتا

www.kitabmart.in

ہے یا عذاب کی سختیاں دیتے دیتے دوستوں پر رحمت کی بارش کر دیتا ہے۔ جو اسے دبانا چاہے، وہ اس پر قابو پالینے والا، جو اس سے ٹکر لینا چاہے اسے تباہ کر دینے والا، جو اس کی مخالفت کرے اسے رسوا اور ذلیل کرنے والا اور جو اس سے دشمنی کرے اس پر غلبہ پالینے والا ہے۔ جو اس پر بھروسا کرے اسے بے نیاز کر دینے والا، جو اس سے مانگے اسے عطا کرنے والا ہے۔ جو اسے قرض دے وہ اسے لوٹا دیتا ہے اور جو اس کا شکر ادا کرتا ہے اسے وہ بدلہ دیتا ہے۔

اللہ کے بندو۔ اِس سے پہلے کہ تمہیں آخرت کی ترازو میں تولا جائے، تم خود کو تول کر دیکھو۔ اس سے پہلے کہ تم سے حساب مانگا جائے، خود اپنا حساب کر لو۔ گلے کا پھندا تنگ ہونے سے پہلے گہری گہری سانسیں لے لو، اور اس سے پہلے کہ تمہیں سختی کے ساتھ ہنکایا جائے، سر جھکا کر فرماں بردار بن جاؤ۔

اور یاد رکھو۔ تمہیں راہ دکھائی جا چکی ہے، اس کے بعد جسے یہ توفیق نہ ہو کہ خود اپنے کو سمجھائے، اس پر کسی دوسرے کی نصیحتوں کا اثر نہیں ہو سکتا۔

پوچھنے والے، سُن

(یہ خطبہ اشباح کے نام سے مشہور ہے۔جس کا صحیح ترجمہ 'ڈھانچا' ہے۔
اسے حضرت علی کے بہترین خطبوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک شخص نے علیؑ سے سوال کیا کہ اللہ کا ذکر اس طرح کریں کہ گویا وہ نظر آ رہا ہو۔ اس پر ان کو غصہ آ گیا اور نمازیوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی مسجد کوفہ میں یہ خطبہ دیا)

ہماری ساری تعریفوں اور شکر کا مستحق وہ اللہ ہے جو اپنی نعمتوں کو روک لے اور کسی کو کچھ نہ دے تو وہ مال دار نہیں ہو جاتا اور اگر اپنی نعمتیں بخشتا رہے تو اس کی دولت میں کمی نہیں آجاتی، حالانکہ اللہ کے سوا ہر دینے والے کی دولت کم ہو جاتی ہے اور اللہ کے سوا ہر نہ دینے والا برا سمجھا جاتا ہے۔

بلاشبہ وہ اللہ ہی ہے جو نعمتوں پر نعمتیں دیتا ہے، بخششوں پر بخششیں کرتا ہے اور مسلسل روزی دیے جانے کا احسان کرتا ہے۔ سارا عالم اس کا کنبہ ہے جس کی ہر ضرورت پوری کرنے

www.kitabmart.in

کا ذمہ اس نے لیا ہے اور کس کو کیا ملے گا، اُس نے طے کر دیا ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس نے آرام و آسائش کے خواہش مندوں اور اپنی نعمت طلب کرنے والوں کے لیے سب کچھ فراہم کر دیا ہے۔ کوئی نہ مانگے تب بھی وہ دیے جاتا ہے اور یوں نہیں ہے کہ جو مانگے اسے زیادہ دے۔

وہ اس طرح سے پہلا ہے جو کہیں سے شروع نہیں ہوا کہ اس سے پہلے کوئی ہُوا ہو، اور اس طرح سے آخر ہے جو کہیں جا کر ختم نہیں ہوگا کہ اس کے بعد کوئی رہ جائے۔ ہماری آنکھوں کی پتلیاں تک اُس کے بس میں ہیں کہ اسے پا نہیں سکتیں، دیکھ نہیں سکتیں۔

زمانے کے اتار چڑھاؤ اس پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ ایسا نہیں ہے کہ اس کے حالات بدلتے رہیں۔ وہ کسی مقام یا مکان میں نہیں ہے کہ کبھی یہاں رہے اور کبھی وہاں۔ وہ اگر چاندی سونے جیسی وہ قیمتی دھاتیں ہمیں بخش دے جنہیں پہاڑوں کی کانیں سانسیں بھر بھر کر اچھالتی ہیں، اور وہ اگر بکھرے ہوئے وہ موتی ہمیں عطا کر دے جنہیں دریاؤں کی سیپیاں ہنستے ہنستے اگل دیتی ہیں تب بھی اس کی عنایتوں اور نوازشوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور اس کی نعمتوں کے خزانے ختم نہیں ہوتے۔ اس کے پاس پھر بھی انعام و اکرام کے اتنے ذخیرے موجود رہتے ہیں کہ دنیا والے کتنا ہی مانگیں، وہ ذخیرے ختم نہیں ہوتے، یوں بھی نہیں ہے کہ مانگنے والے بہت زیادہ اصرار کریں تو وہ ہاتھ کھینچ لے۔

پوچھنے والے، دیکھ۔ قران نے جو راستے تجھے دکھا دیے ہیں ان پر چل۔ اس نے دنیا کو ہدایت کے جس نور سے بھر دیا ہے اس سے روشنی حاصل کر، اور جو چیزیں نہ قرآن میں واجب ہیں اور نہ پیغمبرؐ کی سنت اور ائمہ کی ہدایت میں ان کا کہیں ذکر ہے اور صرف شیطان تیرے کان میں ڈالتا رہتا ہے اُن چیزوں کا علم اللہ ہی کے پاس رہنے دے۔ اللہ تجھ سے بس اتنا ہی حق چاہتا ہے۔ یاد رکھ، علم اُن ہی لوگوں کا سچا اور پختہ ہے جو قدرت کے پردوں میں چھپے ہوئے سارے راز مانتے تو ہیں لیکن ان کی تفصیل نہیں جانتے۔ بس یہی بات ہے کہ وہ قدرت پر پڑے ہوئے پردوں میں بے باکی سے گھسے چلے جانے سے بے نیاز ہیں۔ اللہ نے اس بات پر ان کی تعریف کی ہے کہ جب کوئی بات ان کی سمجھ بوجھ سے باہر ہوتی ہے تو وہ مان لیتے ہیں کہ

اُس چیز تک ان کی پہنچ نہیں اور اللہ نے جس چیز کے بارے میں حکم دیا ہے کہ اُس کی حقیقت کا علم حاصل کرنے کی کوشش نہ کرو تو جس نے ایسا کیا حقیقت میں اسی نے علم کی منزل کو پالیا۔ بس جتنا جانتے ہو اسی کو کافی سمجھو کیونکہ جس نے عقل سے سمجھنا چاہا، اس نے اللہ کی وسعت کو محدود کردیا۔ ایسے ہی لوگ ہلاک ہونے والوں میں شمار ہوتے ہیں۔

اللہ ایسا بااختیار ہے کہ جب اس کی قدرت کے راز جاننے کے لیے خیال ہاتھ پاؤں مار رہا ہو اور جب غور وفکر ہر قسم کے خوف اور اندیشے سے آزاد ہوکر اس کی مملکت کے گہرے بھیدوں کی تہ کو پہنچنے کے جتن کر رہے ہوں اور دل بے اختیار ہوکر اس کی صفات کو سمجھنے کے لیے دوڑے چلے جارہے ہوں اور جب عقل اللہ کی ذات کو جاننے کے لیے جستجو کی راہ میں بیان کی حد سے بھی نکلنے لگے تو اللہ ان سب کو عین اُس وقت ناکام کر دیتا ہے جب وہ راز کی تاریکیوں کو پار کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ ان سب کو ناکامیوں کے ساتھ پلٹا دیتا ہے اور یہ سب جب منہ کی کھا کر پلٹتے ہیں تو انہیں ماننا پڑتا ہے کہ ایسے غلط رویّوں سے اللہ کا کھوج نہیں لگایا جاسکتا اور کوئی کتنا ہی سوچے، کتنا ہی غور کرے، اُس کی عظمت کا ذرا سا بھی اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

وہ اللہ ہی ہے کہ جس کے سامنے کوئی مثال نہ تھی اور اُس نے مخلوق کو ایجاد کیا۔ یوں نہ تھا کہ وہ اپنے سے پہلے والے کسی خالق اور اس کے بندوں کی نقل کرتا۔ اس نے کسی کا چربہ اتارے بغیر اپنی حاکمیت اور قدرت دکھائی۔ وہ عجیب وغریب چیزیں دکھائیں جو پکار پکار کر اس کی حقیقت کا اعتراف کر رہی ہیں۔ وہ مخلوق بنائی جو اقرار کر رہی ہے کہ خدا کی قدرت نہ ہوتی تو اس کا وجود بھی نہ ہوتا۔ اس اقرار نے ہمیں یہ سمجھنے پر مجبور کیا کہ ہر مخلوق اللہ کے ہونے کا ثبوت بن گئی ہے۔ ہوسکتا ہے وہ خاموش مخلوق ہو مگر اللہ کے خالق ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے اور ہر لمحہ بتا رہی ہے کہ اسے بنانے والا موجود ہے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ جس کسی نے یہ کہا کہ تیری مخلوق کے ہاتھ پاؤں اور بدن کے جوڑ تجھی جیسے ہیں، درحقیقت اس نے تجھے نہیں پہچانا اور یہ بات مانی ہی نہیں کہ تجھ جیسا کوئی دوسرا نہیں ہے۔ جیسے اس نے بتوں کو ماننے والوں کے بارے میں یہ سنا ہی نہیں کہ وہ قیامت

www.kitabmart.in

کے روز کہہ رہے ہوں گے کہ خدا کی قسم اے بتو، جب ہم تمہیں خدا قرار دے رہے تھے، ہم بری طرح بھٹکے ہوئے تھے۔

بے شک وہ لوگ جھوٹے تھے جو تجھے اپنے بتوں جیسا سمجھتے تھے اور تجھے مخلوق سے ملتا جلتا قرار دیتے تھے اور وہ بھی جھوٹے تھے جو سمجھتے تھے کہ جیسے مختلف اعضا کے ملنے سے مخلوق کا جسم بنا ہے، تیرا بھی بنا ہے، اور جیسی ان کی سمجھ بوجھ تھی اس کے مطابق تجھے مختلف قوتوں والی مخلوق جیسا تصور کرتے تھے، وہ لوگ جھوٹے تھے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جس نے تجھے تیری مخلوق میں سے کسی کے برابر جانا وہ یہ سمجھ بیٹھا کہ تیرے جیسا کوئی اور بھی ہے۔ ایسا شخص نہ تیری کتاب کے سیدھے سادے احکامات کو مانتا ہے اور نہ اُن سچائیوں کو مانتا ہے جن کے جیتے جاگتے گواہ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ تو ہی وہ اللہ ہے جس کی حدیں بے انتہا وسیع اور جسے سمجھنے کے لیے ہماری عقلیں بے حد تنگ ہیں۔

کتنا ہی غور کیا جائے اور سوچا جائے، کوئی تجھے نہیں جان سکتا۔ اور یہ تو ممکن ہی نہیں کہ تجھے تصور اور قیاس کے دائرے میں محدود کر دیا جائے۔

۔کائنات کیسے بنی۔

اس نے جو چیزیں پیدا کیں، ایک خاص انداز پر پیدا کیں۔ انہیں مضبوط اور مستحکم بنایا اور ان کا عمدہ اور پاکیزہ بندوبست کیا۔ اس نے ان چیزوں کی ایک سمت مقرر کر کے اس سمت پر ایسے ڈال دیا کہ نہ وہ اپنی طے شدہ حدوں سے آگے جا سکتی ہیں اور نہ منزل مقصود پر پہنچنے سے رک سکتی ہیں۔ جب ان چیزوں کو اللہ کے مقرر کیے ہوئے راستے پر چل پڑنے کا حکم دیا گیا تو انہوں نے حکم ماننے سے انکار نہیں کیا اور وہ ایسا کرنے کی اہل ہی نہ تھیں کیونکہ تمام معاملے اُس کی مرضی اور ارادے سے طے ہوتے ہیں۔

ان چیزوں کو ایجاد کرنے کے لیے وہ کسی سوچ بچار میں نہیں پڑا، انسان کی طرح اس

نے پہلے منصوبے نہیں بنائے، کوئی تجربہ کر کے نہیں دیکھا، کوئی آزمائش نہیں کی، کوئی اس کا شریک نہ تھا جو ایجادات میں اس کا ہاتھ بٹاتا۔ چنانچہ مخلوق بن کر تیار ہوگئی اور اس نے اللہ کے آگے سر جھکا دیا اور فوراً ہی اس کی آواز پر لبیک پکارا۔ اس میں کوئی ٹال مٹول نہیں ہوئی، کہیں سست روی نہیں ہوئی، کوئی بہانہ نہیں تراشا گیا، کہیں ڈھیل ڈھال سے کام نہیں لیا گیا۔ تمام چیزوں میں جو ٹیڑھا پن تھا، اس نے سیدھا کر دیا اور ان کی حدیں مقرر کر دیں۔ اُس نے مختلف طرح کی چیزوں میں ہم رنگی پیدا کی اور نفس کو بدن سے جوڑ دیا۔ اس نے ہر ایک کی الگ الگ جنس ٹھہرائی کہ وہ سب اپنی حدوں، اندازوں، طبیعتوں اور صورتوں میں جدا جدا ہیں۔

یہ ہے وہ پہلے پہل پیدا ہونے والی کائنات جسے اس نے مضبوط اور مستحکم کیا اور جس طرح چاہا اسے شکل وصورت دے دی۔

آسمان کے بارے میں

اللہ نے آسمانوں کے اونچے اور نچلے حصوں کو آپس میں جوڑے بغیر اپنی اپنی جگہ ٹھہرا دیا اور اس میں بڑے بڑے شگاف ہیں جنہیں اس نے ملا کر ایک دوسرے کے ساتھ جکڑ دیا۔ وہ (فرشتے) جو اس کے احکام لے کر نیچے اترتے ہیں اور لوگوں کے اچھے برے کاموں کا حساب لے کر اوپر جاتے ہیں ان کے لیے خلا کے مشکل راستوں کو آسان کر دیا۔ ابھی وہ آسمان دھوئیں جیسے تھے کہ اللہ نے انہیں اشارہ کیا تو وہ آپس میں یوں جڑ گئے جیسے تسمے بندھ جاتے ہیں۔

پھر اس نے ان کے بند دروازے کھول دیے اور ان میں داخلے کے راستوں پر ستاروں کو نگہبان مقرر کر دیا اور انہیں اس طرح روک دیا کہ وہ خلا کے دھاروں میں اِدھر اُدھر نہ ہو جائیں اور حکم دیا کہ سر جھکائے کھڑے رہیں۔

اس نے چمکتے سورج کو دن کی نشانی اور گھٹتے بڑھتے چاند کو رات کی علامت بنایا۔ ان

کی منزلیں مقرر ہیں جن پر وہ چلتے رہتے ہیں اور ان کی رفتار بھی طے ہے تا کہ دن اور رات کے گزرنے کا حساب رکھا جائے اور وقت کا شمار ہو سکے۔

پھر اللہ نے آسمان کو ایک جگہ ٹھہرا دیا اور اس میں موتیوں جیسے سیارے اور روشنی دینے والے ستارے آویزاں کیے۔ جب کبھی شیطانوں نے چوری چھپے کان لگا کر قدرت کے راز سننے چاہے، اُن پر ٹوٹتے ہوئے تاروں کے تیر چلائے اور ستاروں کو اپنے حکم کا پابند کر دیا کہ جو ستارے ہیں وہ اپنی جگہ رہیں اور جو سیارے ہیں وہ رواں دواں رہیں۔ اس طرح کبھی کوئی غروب ہوتا ہے، کبھی طلوع ہوتا ہے اور کبھی کسی میں نحوست ہوتی ہے اور کسی میں سعادت۔

فرشتوں کے متعلق

پھر اللہ نے اپنے آسمانوں کو بسانے کے لیے اور اپنی مملکت کے اونچے علاقوں کو آباد کرنے کی خاطر فرشتوں کی عجیب و غریب مخلوق پیدا کی۔ ان سے آسمان کے سارے راستے بھر گئے اور لمبے چوڑے علاقے پُر ہو گئے، جہاں ہر طرف فضاؤں میں تسبیح کرنے والے فرشتوں کی آوازوں کا یہ عالم ہے کہ پاکیزگی کی چار دیواریوں، عظمت کے گہرے پردوں اور بزرگی کے کاشانوں میں گونجتی ہیں، اور گونج بھی ایسی کہ کان بہرے ہوئے جاتے ہیں اور پھر روشنی ایسی کہ نگاہ اس پر ٹھہر نہیں پاتی اور نا کام اور نامراد ہو کر اپنی جگہ لوٹ آتی ہے۔

ان فرشتوں کو اللہ نے طرح طرح کی صورتیں دی ہیں اور الگ الگ حالات میں تخلیق کیا ہے۔ وہ بال و پر رکھتے ہیں اور انہیں اللہ کی عظمت اور جلال کی تسبیح ہی سے کام ہے۔ خدا کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے جو سامنے ہیں اور نظر آتی ہیں انہیں یہ نہیں کہتے کہ ہم نے بنائی ہیں اور نہ کبھی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ کوئی ایسی شے پیدا کر سکتے ہیں جس کا پیدا کرنا صرف اللہ کا کام ہے۔ بلکہ یہ تو اس کے وہ باعزت بندے ہیں جو کبھی اس کی بات کی مخالفت نہیں کرتے اور اسی کے کہنے پر چلتے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جو وحی کی امانت دے کر رسولوں کی

www.kitabmart.in

طرف بھیجے گئے اور انبیا تک اپنا حکم اور فرمان پہنچانے کا بار ان ہی پر ڈالا گیا۔ یہ فرشتے اس طرح بنائے گئے ہیں کہ انہیں نہ کسی حکم پر شک اور نہ کسی فرمان پر شبہ ہے۔ ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو اللہ کی مرضی کے خلاف چلے۔ اللہ نے عبادت کی توفیق پانے میں ان کی مدد کی اور انکساری اور عاجزی سے ان کے دلوں کو ڈھانپ دیا اور ان کے لیے آسانی کر دی کہ شکر ادا کیا کریں اور تعریف کرتے رہیں اور اِن کے لیے روشنی کے مینار کھڑے کر دیے جو اللہ کے ایک ہونے کا پیغام دیتے ہیں۔

نہ ان پر گناہوں کا بوجھ ہے۔ نہ رات دن کے بدلتے ہوئے حالات ان کی گردنوں پر سوار ہیں۔ نہ شک وشبہ نے اپنی کمانوں سے ان کے پختہ ایمانوں پر تیر چلائے ہیں۔ نہ بدگمانیوں نے ان کے یقین سے معرکے لڑے ہیں۔ نہ ان کے درمیان کبھی کینہ اور حسد کی آگ بھڑکی۔ نہ حیرانی اور پریشانی کبھی ان سے اللہ کے جاننے اور اس کی عظمت کو ماننے کی سعادت چھین سکی جو ان کے دلوں اور سینوں میں گھر کر چکی تھی۔ نہ کبھی شیطانی اندیشوں نے ان پر دانت تیز کیے کہ ان کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں میں کمی آجاتی۔

ان فرشتوں میں کچھ تو وہ ہیں جو پانی سے بھرے بادلوں میں، اونچے پہاڑوں کی بلندیوں پر اور گھٹاٹوپ اندھیروں کی سیاہی میں موجود ہیں۔ ان ہی فرشتوں میں بعض وہ ہیں جن کے قدم زمین میں سوراخ کر کے اس کی تہ سے بھی باہر نکل گئے ہیں، اور وہ سفید پرچم کی طرح ہیں جو فضا کو چیرتے ہوئے آگے بڑھ گئے ہیں اور ان پھریروں کے آخری سرے تک ایک ہلکی ہوا چل رہی ہے جو انہیں ان کی جگہ رو کے ہوئے ہے۔ انہیں اللہ کی عبادت کرنے اور اس کا حکم بجالانے کے سوا کوئی کام نہیں۔ اللہ پر، اس کے بڑے پن اور شان وشوکت پر ان کا پختہ یقین ان کے ایمان کی بنیاد بن گیا ہے۔ اسی یقین نے انہیں اللہ کے سوا اور اس کے سونپے ہوئے فرائض کے سوا ہر چیز سے بے گانہ کر دیا ہے۔ انہیں اللہ کی رحمتوں اور عنایتوں کے سوا کسی سے کچھ نہیں چاہیے۔

اللہ کو پہچاننے میں جو لذت ہے، وہ اس سے لطف اندوز ہو چکے ہیں اور اس کی محبت

کے سیراب کرنے والے جام سے سرشار ہیں۔ ان کے دلوں میں اللہ کا خوف اس طرح جڑ پکڑ چکا ہے کہ انہوں نے طویل سجدوں سے اپنی کمریں دہری کر لی ہیں۔ ہر وقت اُسی کی طلب میں لگے رہتے ہیں پھر بھی نہ ان کا جی بھرتا ہے نہ نیت سیر ہوتی ہے۔ اللہ سے قریب ہونے کے باوجود ان کا انکسار اور ان کی عاجزی ان کے گلے کا ہار بن گئی ہے۔

ان میں کبھی خود پسندی پیدا نہیں ہوتی کہ اپنی عبادت اور نیکیوں پر اترانے لگیں اور نہ اللہ کے جلال کے سامنے ان کے انکسار نے یہ موقع آنے دیا کہ وہ اپنی بھلائیوں پر ناز کریں۔ اب حال ہے کہ وہ کتنی ہی عبادت اور بندگی کریں، وہ تھکتے نہیں، وہ سست نہیں پڑتے۔ وہ تو اللہ سے آس لگائے رکھتے ہیں جس میں کمی نہیں آتی۔ اپنے پالنے والے سے انہیں جو امیدیں ہیں وہ کبھی ختم نہیں ہوتیں۔ مسلسل مانگے جاتے ہیں پھر بھی ان کی زبانیں خشک نہیں ہوتیں۔ دنیا کے کاروبار ان کے اعصاب پر سوار نہیں ہوتے کہ اللہ سے راز و نیاز کی باتیں کرنا چھوڑ دیں۔ وہ عبادت کی صفوں میں یوں کھڑے ہوتے ہیں کہ سب کے شانے ایک دوسرے کے برابر ہوتے ہیں۔ وہ محض اپنے آرام کی خاطر اس کا حکم ماننے میں نہ کوتاہی کرتے ہیں، نہ انکار میں گردنیں ہلاتے ہیں۔ نہ ان کے عزم اور ارادے پر غفلت کی نادانیاں حملے کرتی ہیں، نہ ان کی بلند ہمت پر دھوکے دینے والی خواہشیں تیر برساتی ہیں۔

جس روز ضرورت پڑے گی اس روز کے لیے انہوں نے آسمانوں کے مالک کو اپنا وسیلہ بنالیا ہے۔ اور جب دنیا کے لوگ اپنی خواہشات لے کر دنیا ہی کے لوگوں کے پاس جاتے ہیں، یہ اپنے اللہ سے لو لگائے ہوتے ہیں۔

ان کی عبادت نہ کبھی ختم ہوتی ہے، نہ آخری منزل کو پہنچتی ہے۔ اور اگر کبھی اللہ کی مسلسل اطاعت انہیں کسی اور جانب لے جاتی ہے تو آس اور امید کے اُن ہی چشموں کی طرف جن کے سوتے کبھی خشک نہیں ہوتے۔

اللہ کے خوف سے ان کا رشتہ یوں جڑا ہوا ہے کہ کبھی ٹوٹتا نہیں چنانچہ یہ نہیں ہوتا کہ دھیان بھٹک جائے اور ان پر کاہلی غالب آجائے۔ دنیا کی لالچ لاکھ چاہے تب بھی انہیں گرفتار

نہیں کر سکتی چنانچہ یوں نہیں ہے کہ وہ اپنی محبت پر دنیا کی ذرا ذرا سی خواہش کو ترجیح دینے لگیں۔

انہوں نے اپنی نیکیوں اور عبادتوں کو کبھی بڑا نہیں سمجھا، کیونکہ اگر بڑا سمجھتے تو پھر طرح طرح کی آرزوئیں اللہ کے خوف کو ان کے دلوں سے مٹا دیتیں۔ اور یہ تو کبھی نہیں ہوا کہ شیطان نے انہیں بہکایا اور ان کے درمیان اپنے پروردگار کے بارے میں کوئی اختلاف پیدا ہوا یا ایک دوسرے سے جھگڑے مول لیے اور منتشر ہوئے اور بکھر گئے۔ یہ بھی نہیں ہوا کہ ان میں آپس میں حسد پیدا ہوا ہو اور دلوں میں فرق آ گیا ہو۔ وہ کبھی شک و شبہے میں نہیں پڑے نہ اس کی وجہ سے ان کا شیرازہ بکھرا۔ ہمتیں تو ان کی کبھی پست ہی نہیں ہوئیں۔ وہ ایمان سے ایسی لو لگائے ہوئے ہیں کہ کوئی غفلت، گمراہی، سستی یا کاہلی اس رشتے کو توڑ نہ سکی۔

سارے آسمانوں میں تل بھر بھی ایسی جگہ نہیں جہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ سجدہ نہ کر رہا ہو یا کوئی فرشتہ اللہ کے حکم بجا لانے کی کوشش نہ کر رہا ہو۔ یہ تو اپنے خدا کی اطاعت اور عبادت اس کثرت سے کرتے ہیں کہ ان کے علم اور یقین کی دولت بڑھتی ہی جاتی ہے، کم نہیں ہوتی، بلکہ اس طرح یہ اپنے دلوں میں اللہ کی عزت اور عظمت کو بڑھاتے ہی رہتے ہیں۔

خشکی اور پانی کیسے بچھائے گئے

اللہ نے خشکی کو طوفانی لہروں اور لمبے چوڑے سمندروں کے اوپر پاٹا۔ اس وقت موجیں موجوں سے ٹکرا کر تھپیڑے کھا رہی تھیں اور لہریں لہروں کو دھکیل کر گونج رہی تھیں اور پانی میں اس طرح پھین اٹھ رہا تھا جیسے مستی کے عالم میں اونٹ کے منہ سے پھین نکلتا ہے۔ چنانچہ پانی کی طوفان جیسی طغیانیاں خشکی کے بوجھ سے ٹھنڈی پڑ گئیں اور جب خشکی نے اپنا سینہ پانی پر ٹیک کر اسے روندا تو سارا جوش و خروش جاتا رہا۔ وہ بے بس اور فرماں بردار ہو کر وہیں ٹھہر گیا اور اس کا سارا گھمنڈ اور غرور اطاعت کے شکنجے میں جکڑا گیا اور اس طرح طوفانی سمندر میں خشکی اپنا دامن پھیلا کر ٹھہر گئی اور وہی سمندر جو سر اٹھا کر اٹھلا رہا تھا اور تکبر کے عالم میں ناک بھوں چڑھا

www.kitabmart.in

رہا تھا وہ اپنی ساری اچھل کود کے بعد دھیما ہو گیا۔

تو جب زمین تلے دب کر پانی کا جوش کم ہوا تو اللہ نے اس کے کاندھوں پر پہاڑوں کا بوجھ لاد دیا اور اس کے نتھنوں سے چشمے جاری کر دیے جو دور دور تک جنگلوں اور نشیبوں میں پھیل گئے اور زمین جو خود حرکت میں تھی مضبوط چٹانوں اور اونچے پہاڑوں تلے یوں ہو گئی کہ نہ پوری طرح بے سدھ ہوئی اور نہ تڑپتی رہی۔ اب حالت یہ ہوئی کہ پہاڑ زمین میں اندر تک دھنس گئے اور اس کی بلندیوں اور پستیوں پر چھا گئے اور اس طرح زمین کی کپکپی جاتی رہی اور اللہ نے زمین سے آسمان تک فضا ہی فضا پھیلا دی جس میں جانداروں کو سانس لینے کے لیے ہوا رکھی اور یہی نہیں، انہیں ان کی ضرورت کی ہر چیز دے کر آباد کیا اور جو علاقے اونچے تھے جہاں چشموں اور نہروں کا پانی پہنچنا مشکل ہے ان علاقوں کو یوں ہی نہیں چھوڑ دیا بلکہ ان کے لیے ہوا میں وہ پانی سے بھرے بادل اٹھائے جو مردہ زمینوں میں زندگی کی روح پھونک دیتے ہیں اور بنجر علاقوں میں گھاس پات اگاتے ہیں۔ بادلوں کے جو ٹکڑے بکھرے ہوئے تھے اور جو بدلیاں چمک دار ٹکڑیوں میں بٹی ہوئی تھیں، اللہ نے انہیں سمیٹ کر دنیا پر چھا جانے والی گھٹا بنایا پھر اس کے اندر پانی کے ذخیرے مچلنے لگے اور اس کے کناروں میں بجلیاں تڑپنے لگیں۔ اور بجلی کی چمک نے ابر کی تہوں اور گھنے بادلوں کے اندر رکنے کا نام نہ لیا تو اللہ نے انہیں موسلا دھار برسنے کے لیے آگے بڑھا دیا۔ منظر یہ تھا کہ یہ گھٹا زمین سے قریب ہو گئی اور جنوبی ہوائیں انہیں سہلانے لگیں جس کے بعد بادل سے پانی یوں دوہا جانے لگا جیسے جانور کے تھن سے دودھ دوہا جاتا ہے۔ پھر جب ناقۂ ابر نے اپنا سینہ زمین پر ٹیکا تو ہر طرف پانی ہی پانی تھا۔ زمین سرسبز پودوں سے اور سوکھے ہوئے پہاڑ ہری ہری گھاس سے بھر گئے۔ اس طرح زمین اپنے سبزہ زاروں سے سنور گئی اور مسرور ہوئی اور اپنے اندر سے پھوٹنے والے شگوفوں، پھولوں اور بیل بوٹوں پر ناز کرنے لگی۔ اس طرح اللہ نے سبزے کو انسان کی غذا اور حیوان کا چارہ بنایا۔ اُسی نے زمین پر چار جانب راستے نکالے اور ان پر چلنے والوں کی رہنمائی کے لیے روشنی کے مینار کھڑے کیے۔

www.kitabmart.in

جب اللہ نے فرشِ زمین بچھالیا اور اپنا کام پورا کرلیا تو آدم علیہ السلام کو چن کر اپنی ساری مخلوق سے اعلیٰ اور افضل قرار دیا اور انہیں سب سے پہلا انسان بنا کر اپنی جنت میں آباد کیا اور وہاں ان کی روزی کا بندوبست کیا اور بتا دیا کہ انہیں کون سی چیز کھانے کی ممانعت ہے اور یہ بھی بتا دیا کہ اس کی طرف ہاتھ بڑھانا بھی نافرمانی ہے جس سے ان کا مرتبہ خطرے میں پڑسکتا ہے۔ لیکن جس چیز سے انہیں روکا تھا، وہ اُسی طرف چل پڑے۔ یہ بات اللہ پہلے سے جانتا تھا چنانچہ توبہ کے بعد انہیں زمین پر اتار دیا گیا تا کہ ان کی نسل سے اس دنیا کو آباد کرے اور ان کے ذریعے انسان کو بتا دے کہ اُس نے اپنا کام پورا کیا۔

بعد میں اللہ نے آدم کو اٹھا لیا لیکن زمین سے اپنی نشانیاں اور اپنی حاکمیت کے آثار نہیں اٹھائے بلکہ ہر زمانے میں ایک کے بعد دوسرا نبی آتا رہا اور رسالت کی امانت لانے والا ہر پیغمبر انسان اور اللہ کے درمیان ہونے والے عہد و پیمان کو دُہراتا رہا یہاں تک کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور اللہ کا یہ کام بھی مکمل ہوا۔ بس اس کے بعد کوئی عذر، کوئی بہانہ باقی نہ رہا اور خدا کے غضب سے ڈرانے کا فریضہ پوری طرح ادا ہوا۔

اُس نے روزیاں مقرر کر رکھی ہیں، کسی کے لیے کم اور کسی کے لیے زیادہ۔ اس میں بھی ایک طرح کا انصاف ہے تا کہ کسی کو روزی آسانی سے دے کر پرکھے اور کسی کو روزی مشکل سے دے کر آزمائے اور دیکھے کہ دولت مند کتنا شکر ادا کرتا ہے اور غریب صبر کی آزمائش میں کس حد تک پورا اترتا ہے۔

اِسی طرح اُس نے جسے رزق زیادہ دیا اُس کے دل کو غریبی اور فاقے کا دھڑکا بھی لگا دیا۔ جسے سلامتی دی اسے آفتوں کا خوف بھی دیا۔ جہاں خوشیاں دیں وہیں رنج اور فکر کے حادثے کا اندیشہ بھی دے دیا۔

اِسی طرح اس نے عمر کی حدیں مقرر کی ہیں۔ کسی کو زیادہ، کسی کو کم۔ کسی کو آگے بڑھا دیا اور کسی کو پیچھے رکھا ہے۔ اس کے علاوہ ہر ایک کی موت کی وجہ طے کر دی اور حال یہ ہے کہ موت لمبی عمر کی طنابوں کو ڈھیل دیے جاتی ہے اور چھوٹی عمر کی ڈوریوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کیے ڈالتی ہے۔

www.kitabmart.in

وہ بھید چھپانے والوں کے رازوں، کانا پھوسی کرنے والوں کی سرگوشیوں، ہر طرح کے گمانوں اور بے بنیاد خیالوں، دل میں جمے ہوئے پختہ ارادوں، آنکھوں کے اشاروں، دل کی تہوں اور دماغ کی گہرائیوں میں چھپے ہوئے خیالوں تک کو جانتا ہے۔ وہ اُن آوازوں کو آسانی سے سن لیتا ہے جنہیں ہم کتنے ہی کان لگائیں، نہیں سن پاتے۔ چیونٹیوں کے بل اور کیڑے مکوڑوں کے ٹھکانے تک اس کی نگاہ میں ہیں۔ وہ جس طرح اولاد کے اٹھ جانے پر ماں بہنوں کی آہ وبکا سنتا ہے، اسی طرح قدموں کی چاپ بھی سنتا ہے۔

وہ سبز پتوں کے بیچ میں پھلوں کے پھلنے پھولنے کی جگہوں، پہاڑوں کی گپھاؤں، اُن کے درّوں میں وحشی درندوں کی پناہ گاہوں، درختوں کی چھالوں کے اندر مچھروں کے سر چھپانے کے سوراخوں اور شاخوں سے پتّیوں کے پھوٹنے کے مقاموں، ماں کے پیٹ کے اندر بچوں کے ٹھکانوں اور اوپر کو جاتے ہوئے بادلوں اور ان کے ملنے سے بننے والی بدلیوں اور ان سے ٹپکنے والے قطروں کے گرنے کے مقام اور ہوا کے بگولوں میں اڑنے والے ذرّوں اور سیلابوں میں مٹ جانے والے نشانات تک سے واقف ہے۔

اُسے ریت کے ٹیلوں پر کیڑوں کے چلنے کے راستوں، اونچے پہاڑوں پر بسنے والے پرندوں کے نشیمنوں، اور گھونسلوں کے اندر چہچہانے والے پرندوں کے نغموں کا بھی علم ہے۔ وہ سیپیوں کے پردے میں چھپے ہوئے ان موتیوں کو بھی جانتا ہے کہ دریا کی موجیں جن کی پرورش کرتی ہیں، جنہیں رات کا اندھیرا ڈھانپ لیتا ہے اور سورج کی روشنی چمکاتی ہے اور جن پر کبھی مسلسل تاریکی کے پردے پڑے رہتے ہیں اور کبھی نور کے دھارے بہتے ہیں، وہ سب اس کے علم میں ہیں۔

ہر قدم کا نشان، ہر چیز کی حس وحرکت، ہر لفظ کی بازگشت، ہر ہونٹ کی جنبش، ہر ذی روح کا سونا جاگنا، ہر ذرے کا وزن اور ہر جان دار کی سسکیوں کی ہلکی ہلکی آواز، غرض یہ کہ جو کچھ بھی اس زمین میں ہے، سب اس کے علم میں ہے۔

وہ درخت کا پھل ہو یا ٹوٹ کر گرنے والا پتا، وہ ماں کے پیٹ میں قیام پانے والی

روح اور پھر وہاں جمنے والا خون یا بننے والا ذرا سا گوشت کا ٹکڑا ہو یا وہاں سے پیدا ہونے والا پیکر، یہ سب اس کے علم میں ہیں۔ اور ان چیزوں کے جاننے میں اسے کوئی زحمت اٹھانا نہیں پڑتی اور اپنی بنائی ہوئی مخلوق کی دیکھ بھال میں اسے کوئی مشکل نہیں پیش آئی۔ وہ انہیں ہدایتیں دیتا ہے اور ان کا نظام چلاتا ہے تو یہ نہیں کہ وہ تھک جائے یا اس پر سستی غالب آ جائے بلکہ اس کا علم تو ان چیزوں کے اندر تک اترا ہوا ہے اور اس نے ایک ایک چیز کا حساب رکھا ہے۔ اس کے انصاف کا دامن ان سب کے لیے پھیلا ہوا ہے اور ان سب کے حال میں اس کا فضل شامل ہے حالانکہ یہ سب کتنی ہی عبادت کریں، اس کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

بارِالٰہا۔ تو بے حد و حساب تعریف کا اور حد سے زیادہ عبادت کا مستحق ہے۔ اگر تجھ سے آس لگائی جائے تو سب سے زیادہ ڈھارس تو ہی بندھاتا ہے۔

تو نے مجھے بولنے کی جو قوت دی ہے جس سے میں تیرے سوا نہ کسی کی تعریف کرتا ہوں اور نہ کسی کی توصیف۔ میں نہیں چاہتا کہ اس تعریف کا رخ کبھی ان کی طرف ہو جو مایوسیوں میں ڈوبے ہوئے اور بدگمانیوں میں مبتلا ہیں۔ میری زبان کا رخ نہ انسان کی مدح کی طرف ہے اور نہ تیری مخلوق کی ثنا کی طرف۔ پروردگار۔ ہر تعریف کرنے والا اپنی مدح خوانی کے بدلے میں کچھ چاہتا ہے۔ میں تجھ سے آس لگائے بیٹھا ہوں کہ تو مجھ پر اپنی رحمت کے ذخیرے اور معافی کے خزانے کھول دے۔

خدایا۔ یہ تیرے سامنے وہ شخص کھڑا ہے جس نے مان لیا کہ تو تنہا ہے اور تجھ جیسا کوئی دوسرا نہیں، اور جو کہتا ہے کہ حمد و ثنا کا تیرے سوا کوئی مستحق نہیں۔

مجھے جو بھی ضرورت ہے، تجھ سے ہے اور ایک تیرے ہی فضل سے اس کی تکمیل ہو سکتی ہے اور تیری عنایت کے بغیر کوئی اسے پورا نہیں کر سکتا۔

بس مجھے یہ احساس بخش دے کہ تو مجھ سے خوش ہے اور کچھ ایسا کر کہ میرا ہاتھ کسی اور کے آگے نہ پھیلنے پائے۔

تیرا تو ہر چیز پر اختیار ہے۔

www.kitabmart.in

ایک اقتباس

تمھیں آج کا دن قریب لگتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ آنے والا دن زیادہ قریب ہے۔ دن کے اندر لمحے گزرے چلے جاتے ہیں۔ مہینوں کے اندر دن لپکے چلے جاتے ہیں، سالوں کے اندر مہینوں کی رفتار تیز سے تیز ہوتی جاتی ہے اور عمر کے اندر سال تو دیکھو، کیسے دوڑے چلے جارہے ہیں۔

www.kitabmart.in

پیغمبر اسلامؐ اور اہلِ بیت کے فضائل

خدائے تعالیٰ نے نبیوں کو بہترین جگہوں میں امانت بنا کر رکھا اور سب سے اچھے ٹھکانوں میں ٹھہرایا۔ باپ کی جس پشت سے وہ چلے وہ سب کی سب اچھی اور ماں کے جس پیٹ میں وہ ٹھہرے وہ سب کے سب پاک تھے۔ اور پھر جب ان میں سے کوئی دنیا سے چلا گیا تو دوسرا خدا کے دین کو لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔ یہاں تک کہ خداوند عالم کی طرف سے پیغمبری کا یہ مقام حضرت محمد صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم تک پہنچا اور اس نے انہیںؐ دنیا میں آنے کے لیے سب سے اچھی پشت اور سب سے باعزت آغوش دی۔ یہ وہی شجرہ ہے جس سے اس نے نبی پیدا کیے اور جس سے اپنے امانت دار چنے۔ آپؐ کی نسل تمام نسلوں سے اچھی، آپ کا خاندان تمام خاندانوں سے اعلیٰ اور آپ کا شجرہ تمام شجروں سے افضل ہے جو حرم کی سرزمین پر اُگا، بالا اور برتر فضا میں اونچا ہوا، جس کی شاخیں لمبی ہیں اور اس کے پھل تک ہر ایک کا ہاتھ نہیں پہنچ سکتا۔ وہ نیکوں کے امام اور آنکھیں کھلی رکھنے والوں کے دلوں کی روشنی ہیں۔ وہ ایسا چراغ ہیں جس کی روشنی لو دیتی ہے۔ وہ ایسا ستارہ ہیں جس سے نور کی کرنیں بکھر رہی ہیں۔ وہ ٹکرا کر شعلہ دینے والا ایسا چقماق ہیں جس کی چمک برق بن جاتی ہے۔ آپ کی سیرت سیدھی راہ کا سفر، آپ کا

www.kitabmart.in

طریقہ ہدایت اور رہنمائی، آپ کی باتیں سچ اور جھوٹ کا فیصلہ اور آپ کا حکم سراسر انصاف ہے۔آپ کو نبی بنا کر اس وقت بھیجا گیا جب زمانہ پیغمبروں سے خالی تھا۔لوگ عمل سے انکار کرتے تھے اور امّت سوئی ہوئی تھی۔

خدا تم پر رحم کرے۔صاف نظر آنے والے احکام پر عمل کرو کیونکہ راستہ بالکل سیدھا ہے جو تمہیں وہیں لے جائے گا جہاں سلامتی ہی سلامتی ہے۔ابھی تم ایسے گھر میں ہو جہاں تمہیں اتنی مہلت ہے کہ تم پروردگار کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہو۔ابھی اعمال نامے کھلے ہوئے ہیں، قلم چل رہے ہیں، ابھی بدن توانا ہیں، زبانیں آزاد ہیں، توبہ سنی جا سکتی ہے اور نیک اعمال قبول ہو سکتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی یاد

اللہ نے پیغمبر کو اس وقت بھیجا جب لوگ حیران و پریشان تھے اور بھٹک رہے تھے، وہ فتنوں میں ٹکریں مارتے پھر رہے تھے، بے جا خواہشوں نے انہیں بھٹکا دیا تھا۔غرور نے انہیں بہکا دیا تھا۔جاہلیت میں ان کی عقلیں جاتی رہی تھیں، حالات ایک ٹھکانے پر نہیں تھے اور جہالت نے بلا بن کر انہیں تنگ کر رکھا تھا۔آپؑ نے انہیں سمجھانے بجھانے کی پوری کوشش کی۔خود سیدھے راستے پر چلتے رہے اور لوگوں کو اپنی حکمت اور اچھی نصیحتوں کا سبق دیتے رہے۔

تعریف اس خدا کی

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو اس طرح سب سے پہلے ہے کہ اس کی کوئی شروعات نہ تھی۔جو اس طرح آخر ہے کہ کسی زمانے کو اس کے بعد کا زمانہ نہیں کہا جا سکتا۔وہ اپنی نشانیوں کی وجہ سے ایسا ظاہر ہے کہ کوئی چیز اس سے زیادہ نمایاں نہیں اور اس کی حقیقت ایسی چھپی ہوئی ہے کہ کوئی چیز اتنے زیادہ پردوں میں نہیں۔

www.kitabmart.in

اسی خطبے میں

رسول خداؐ جس جگہ اترے وہ بہترین جگہ ہے اور جس مقام پر آپؐ پلے بڑھے وہ سب سے اچھا مقام ہے۔ یہی دونوں مقام عزت اور بزرگی کا خزانہ ہیں۔ نیک لوگوں کے دل ان کی طرف جھکا دیے گئے اور نگاہوں کے رخ آپؐ کی جانب موڑ دیے گئے۔ خدا نے آپ کے ہاتھوں فتنے دبا دیے اور دشمنی کے شعلے بجھا دیے۔ بھائیوں میں محبت پیدا کی اور اچھوں اور بروں کو الگ الگ کر دیا۔ حق کی بستی کو عزت ملی اور کفر کی عزت کو ذلت سے بدل دیا۔ آپؐ کا بولنا گویا بیان تھا۔ آپؐ کی خاموشی گویا زبان تھی۔

یاد رکھو کہ خود تمہارا ضمیر تمہارا نگراں ہے۔ (اقتباس)

ایک اقتباس

جو شخص آپس والوں کی مدد سے ہاتھ روک لیتا ہے اسے یہ نہ بھولنا چاہیے کہ اُس وقت اس کا اپنا ایک ہاتھ رکے گا لیکن جب خود اس پر برا وقت پڑے گا تو اسے مدد دینے والے بہت سے ہاتھ رکے ہوئے ہوں گے۔ جس کا برتاؤ اچھا ہوتا ہے لوگ ہمیشہ اس سے محبت کرتے ہیں۔

www.kitabmart.in

دنیا سے دل نہ لگانا

ہم جس حال میں ہیں اُس پر خدا کی تعریف کرتے ہیں اور جو ہونے والا ہے اس پر خدا کی مدد چاہتے ہیں۔ جس طرح ہم اس سے بدن کی صحت کی دعا کرتے ہیں اسی طرح اس سے دین اور ایمان کی سلامتی بھی چاہتے ہیں۔ اے اللہ کے بندو، میری وصیت ہے کہ اس دنیا کو چھوڑ دو جو خود تمہیں چھوڑنے والی ہے حالانکہ تم اس کا ساتھ چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔ تم اپنے جسم کو تروتازہ رکھنے کی کتنی ہی تمنا کرو، یہ دنیا اُسے بوسیدہ کر کے رہے گی۔ اس دنیا کی اور تمہاری مثال ان مسافروں جیسی ہے جو راستے پر قدم رکھتے ہی سمجھ بیٹھتے ہیں کہ راستہ طے ہو گیا اور جس منزل کا ارادہ کیا تھا وہاں پہنچ گئے ہیں۔ کیسی بھول ہو رہی ہے ان لوگوں سے جو اپنا گھوڑا دوڑاتے ہی سمجھ لیتے ہیں کہ منزل پر جا کر دم لیں گے۔ وہ شخص کہاں تک جیے گا جس کا ایک دن مقرر ہے جس سے آگے وہ جا نہیں سکتا جب کہ موت اسے تیزی سے ہنکائے لیے جا رہی ہو یہاں تک کہ وہ دکھے دل سے دنیا کو چھوڑ دے گا۔

خبردار، دنیا کی عزت پر دیوانے نہ ہو جانا اور اس کی صورت اور حسن پر فریفتہ نہ ہونا۔ اسی طرح دنیا کی مشکلوں اور پریشانیوں سے رنجیدہ نہ ہونا کیونکہ اس کی عزت ختم ہو جانے والی ہے اور اس کے حسن اور صورت کو زوال آ جانے والا ہے اور اس کی تنگی اور سختی ہر حال میں ختم ہو جانے والی ہے۔

www.kitabmart.in

اس دنیا کے ہر دور اور ہر زمانے کو ختم ہو جانا ہے۔ یہاں ہر جان دار کو ایک آن میں فنا ہو جانا ہے۔ کیا پہلے والے لوگوں کے قصّے کہانیوں میں کوئی چیز ایسی نہیں جو تمھیں دنیا سے دل لگانے سے روکے؟۔ اگر تم غور و فکر سے محروم نہیں ہو تو کیا گزرے ہوئے باپ دادا کے حالات میں تمہارے لیے عبرت کا سبق چھپا ہوا نہیں ہے؟۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جانے والے پھر کبھی واپس نہیں آتے اور جو ان کے بعد زندہ رہ گئے ہیں وہ بھی ہمیشہ نہیں رہیں گے؟۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ دنیا والے طرح طرح کے حالات میں صبح و شام کرتے ہیں۔ کہیں کوئی مر گیا تو لوگ رو رہے ہیں، اور جو زندہ ہے اسے پرسا دیا جا رہا ہے۔ ایک بستر پر پڑا ہے تو دوسرا عیادت کر کے اس کا حال پوچھ رہا ہے۔ اور کہیں کوئی شخص دنیا کو تلاش کر رہا ہے اور موت اس شخص کو ڈھونڈتی پھر رہی ہے۔ کہیں کوئی غفلت میں پڑا ہے مگر موت اس سے غافل نہیں۔ وہ جو جاتے جاتے اپنے قدموں کے نشان چھوڑ گئے، باقی رہ جانے والے بھی ان ہی نشانوں پر چل رہے ہیں۔

خبردار۔ برے کام کرتے وقت اس موت کو یاد کر لیا کرو جو تمام لذتوں کو ڈس لیتی ہے، جو خواہشات کو مٹا ڈالتی ہے اور آرزوؤں اور تمناؤں کا سلسلہ قطع کر دیتی ہے۔ اللہ کا جو حق ہے وہ ادا کرو۔ اس کی جو بے شمار نعمتیں اور احسان ہیں ان کا شکر ادا کرو اور یہ سب کرنے کے لیے بھی اس سے مدد مانگو۔

www.kitabmart.in

یہ سب مٹ جائے گا

دنیا پر اس طرح نظر ڈالو جس طرح اس سے نفرت کرنے والے اور منہ پھیر لینے والے اسے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ خدا کی قسم، یہ اپنے رہنے والوں کو بہت جلد اپنے سے دور کر دے گی اور وہ جو دولت اور نعمت میں پل رہے ہیں انہیں آفت میں ڈال دے گی۔ اس کی جو چیزیں گزر چکیں وہ اب لوٹ کے نہیں آنے کی۔ اور جو کچھ آنے والا ہے اس کی کسی کو خبر نہیں۔ پھر انتظار کیسا؟

اس کی خوشیاں رنج اور غم سے جڑی ہوئی ہیں۔ اس کے جواں مردوں کی قوت ڈھلتی جارہی ہے، لہٰذا اس کی جو چیزیں تمہیں خوشی دیتی ہیں وہ کہیں دھوکا نہ دے دیں کیونکہ ان میں سے بہت کم چیزیں تمہارا ساتھ نبھائیں گی۔ خداوند عالم اس شخص پر رحم فرمائے جو اپنے انجام پر غور کر کے سبق سیکھتا ہے اور اس طرح اس کی آنکھیں کھلتی ہیں۔ دنیا میں جو کچھ بھی تم دیکھتے ہو یہ سب یوں مٹ جائے گا جیسے کبھی تھا ہی نہیں۔ اور آخرت میں ملنے والی نعمتیں یوں دیکھتے دیکھتے مل جائیں گی جیسے ابھی سے موجود ہیں۔ ہر چیز جو گنی جاسکتی ہے اس کا خاتمہ یقینی ہے، اور جس کا انتظار ہے، سمجھو کہ آ پہنچی۔ کیونکہ ہر آنے والی گھڑی بس اب آئی اور اب آئی۔

عقل مند اور نا سمجھ

سمجھ دار وہ ہے جو اپنی حقیقت کو جانتا ہے۔ انسان کی جہالت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی کہ وہ اپنے آپ کو نہ پہچانے۔ لوگوں میں اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند وہ بندہ ہے جسے اس نے اسی کے حال پر چھوڑا تو وہ سیدھے راستے سے ہٹ گیا اور راہ دکھانے والے کے بغیر ہی چلنے لگا۔ اسے دنیا کی فصل کاٹنے کے لیے بلایا جائے تو جھٹ حاضر ہو جائے اور آخرت کی کھیتی بونے کے لئے کہا جائے تو بہانے تراشنے لگے۔ گویا اپنے لیے جو دنیا کے کام کرتا تھا تو وہ تو کرنا ہی تھے اور آخرت کی بھلائی کے لیے جن کاموں میں سستی کرتا رہا وہ کوئی اتنے ضروری نہ تھے۔

اسی خطبے کا ایک حصہ

وہ زمانہ دور نہیں جب وہ بے نام و نشان مومن ہی فتنہ و فساد سے بچ سکے گا جو اگر حاضر ہو تو پہچانا نہ جائے اور نگاہوں سے اوجھل ہو تو کوئی اسے ڈھونڈتا نہ پھرے۔ یہی لوگ ہدایت کے چراغ اور راتوں کے مسافروں کے لیے منزل کے نشان ہوں گے۔ یہ لوگ لگائی بجھائی نہیں کرتے، نہ دوسروں میں عیب ڈھونڈتے ہیں اور نہ لوگوں کی برائیوں کا ذکر کرتے پھرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے اللہ اپنی رحمت کے دروازے کھول دے گا اور اپنے عذاب کی سختی دور کر دے گا۔

اے لوگو۔ وہ زمانہ تمہارے سامنے آنے والا ہے جس میں پورے اسلام کو اس طرح اوندھا کر دیا جائے گا جیسے بھرے ہوئے برتن کو الٹ دیا جاتا ہے۔

اے لوگو۔ خداوند عالم نے تمہیں یوں محفوظ کر دیا ہے کہ تم پر ظلم نہیں کرے گا لیکن تمہیں اس بات سے محفوظ نہیں کیا ہے کہ تمہارا امتحان بھی نہ لے۔ وہ بڑا ہے، بہت بڑا ہے اور کہہ چکا ہے کہ اس میں ہماری صاف نظر آنے والی نشانیاں ہیں اور ہم تو امتحان لیا ہی کرتے ہیں۔

اسلام کیا ہے

ساری تعریف اُس خدا کے لیے ہے جس نے اسلام کا قانون طے کیا اور جو کوئی اس کے کنارے لگا اس کے لیے قانون کو آسان کیا اور اُس کو ہر مقابلہ کرنے والے کے مقابلے میں طاقت ور بنا دیا۔ چنانچہ جو اُس قانون سے وابستہ ہو اس کے لیے امن، جو اس میں داخل ہو اس کے لیے صلح، جو اس کے بارے میں بات کرے اس کے لیے دلیل، اور جو اس کی مدد لے کر مقابلہ کرے اس کے لیے اسی قانون کو گواہ قرار دیا اور جو اس سے روشنی لینا چاہے اس کے لیے نور، اور جو سمجھنا چاہے اس کے لیے عقل، اور جو غور کرنا چاہے اس کے لیے سمجھ بوجھ، ارادہ کرنے والے کے لیے بصیرت، نصیحت حاصل کرنے والے کے لیے عبرت، تصدیق کرنے والے کے لیے نجات، بھروسا کرنے والے کے لیے اطمینان، سب کچھ سونپ دینے والے کے لیے راحت اور صبر کرنے والے کے لیے اسے ڈھال بنایا ہے۔

اسلام تمام راستوں میں سب سے زیادہ روشن راستہ اور تمام عقیدوں میں سب سے زیادہ صاف اور کھلا ہوا ہے۔ اس کے مینار اونچے، راستے چمکتے، اس کے چراغ جگمگاتے، اس کا میدان عزت کا مقام اور اس کا مقصد اونچا ہے۔ اس میں ایسے تیز رفتار گھوڑے جمع ہیں جو

www.kitabmart.in

ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کررہے ہیں، ان کے سوار عزت والے، اس کا راستہ خدا اور رسول کی تصدیق ہے اور نیکیاں ہی راستے کے نشان بن گئی ہیں۔ موت اس کی آخری حد ہے، اس کی جانب دنیا کے گھوڑے دوڑ رہے ہیں، سب کے اکٹھا ہونے کی منزل قیامت کا میدان ہے اور دوڑ کے اس مقابلے کا انعام جنت کا مقام ہے۔

نبی اکرمؐ کے بارے میں

یہاں تک کہ جسے بھی روشنی کی تلاش تھی، آپؐ نے اس کے لیے آگ روشن کردی اور ہر بھٹکے ہوئے مسافر کے لیے منزل کے نشان چمکا دیے۔ پروردگار، وہ تیرے بھروسے والے امانت دار ہیں اور قیامت کے دن کے گواہ ہیں۔ تو نے انہیں نعمت بنا کر بھیجا اور رحمت بنا کر نازل کیا۔ پروردگار، اپنے انصاف سے ان کا حصہ عطا فرما اور اپنے فضل و کرم سے انہیں کئی گنا اجر دے۔ خدایا، انؐ کی عمارت کو تمام عمارتوں سے اونچا کردے اور اپنی بارگاہ میں عزت اور آبرو سے میزبانی کر اور انؐ کے مرتبے کو اونچا کر اور انہیںؐ جنت کا بہترین درجہ دے اور انہیں بزرگی اور برتری کا سب سے اونچا منصب دے اور حشر کے دن ان کے گروہ میں ہمیں اس طرح شامل کر کہ ہم بدنام نہ ہوں، نہ شرمندہ ہوں، نہ حق سے انکار کریں، نہ اپنا عہد توڑیں، نہ خود بھٹکیں، نہ دوسروں کو بھٹکائیں اور نہ کسی فتنے میں گھریں۔

اپنے اصحاب سے

تم اللہ کے فضل و کرم سے ایسی جگہ پہنچ گئے ہو کہ تمہاری کنیزیں بھی محترم سمجھی جانے لگیں اور تم ہی نہیں، تمہارے پڑوسیوں سے بھی اچھا برتاؤ ہونے لگا۔ وہ لوگ بھی تمہاری عزت کرتے ہیں جن سے تم بڑھ کر نہیں اور نہ اُن پر تمہارا کوئی احسان ہے۔ وہ لوگ بھی تم سے ڈرنے لگے جن پر نہ تم نے کوئی حملہ کیا تھا اور نہ تم ان کے اوپر حاکم تھے۔ مگر اِس وقت تم دیکھ

www.kitabmart.in

رہے ہو کہ اللہ سے کیے گئے وفا کے وعدے توڑے جا رہے ہیں پھر بھی اس پر تمہیں غصہ نہیں آتا حالانکہ لوگ تمہارے باپ دادا سے کیے ہوئے وعدوں سے پھریں تو تم اپنی توہین محسوس کرتے ہو۔ تم وہ لوگ ہو کہ اللہ کے حکم تم پر اترے اور مقصد یہ تھا کہ تمہارے ہی ہاتھوں نافذ ہوں مگر تم نے ظالموں کو اپنے اوپر غالب آ جانے کا موقع دیا اور اپنی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں دے دی اور اللہ کے سارے حکم تک ایسے لوگوں کو سونپ دیے جن کا اسلام پر سچا ایمان نہیں، جو کھلے بندوں شک اور شبہ ظاہر کرتے ہیں اور خود عیاشیوں میں پڑے ہیں۔

اللہ کی قسم اگر یہ لوگ تمہیں اتنے ٹکڑوں میں بکھیر دیں جتنے آسمان پر ستارے ہیں تب بھی اللہ تعالیٰ تمہیں ایک روز جمع کر کے وہ دن دکھادے گا جو ظالموں کے لیے سب سے بُرا دن ہوگا۔

اگر کسی سچ کو تم ناپسند کرتے ہو، اُس پر تمہارا متفق اور متحد ہونا، کسی ایسے جھوٹ پر تمہارے منتشر ہونے سے اچھا ہے جسے تم پسند کرتے ہو۔ (اقتباس)

www.kitabmart.in

ایک اقتباس

یاد رکھو کہ دنیا سے بڑی بڑی امیدیں لگانا عقل کو بھول میں ڈال دیتی ہے اور اللہ کی یاد دل سے جاتی رہتی ہے۔

www.kitabmart.in

اے اللہ، دنیا تجھے کیا جانے

ہر چیز اس کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہے اور ہر چیز اسی کے دم سے قائم ہے۔ وہ ہر فقیر کا سرمایہ، ہر ذلیل کی آبرو، ہر کمزور کی طاقت اور ہر مظلوم کی پناہ گاہ ہے۔ جو بولے، وہ اس کی بات بھی سنتا ہے اور جو چپ رہے، اس کے بھید بھی جانتا ہے۔ وہ ہر زندہ کو روزی دیتا ہے اور ہر مرنے والا لوٹ کر اسی کی طرف جاتا ہے۔

اے اللہ، دنیا تجھے کیا جانے کہ اس کی آنکھوں نے تجھے دیکھا ہی نہیں۔ کوئی تیری خوبیاں کیسے بتائے کہ تو اُس سے بہت پہلے سے ہے۔ یہ نہیں ہوا کہ تو اکیلا رہتے رہتے گھبرا گیا تو مخلوق کو پیدا کیا۔ تو ان کے ساتھ جو نیکی کرتا ہے وہ اپنے فائدے کے لیے نہیں کرتا۔ تو جسے طلب کرے وہ تجھ سے بھاگ کر کہیں جا نہیں سکتا۔ وہ جو تیرے حکم نہیں مانتے، وہ تیری سلطنت کو کم نہیں کر سکتے، اور وہ جو ہر حکم مانتے ہیں وہ تیرے ملک میں اضافہ نہیں کرتے۔ جو تیرے فیصلے سے راضی اور خوش نہیں وہ اس فیصلے کو رد نہیں کر سکتے۔ جو تیرے حکم سے منہ موڑیں وہ تجھ سے الگ تھلگ ہو کر نہیں رہ سکتے۔

ہر راز تجھ پر کھلا ہوا اور ہر غائب تیرے لیے حاضر ہے۔ تو اُس وقت سے ہے جس

وقت کی کوئی حد نہیں۔ تو سب کی آخری منزل ہے۔ تجھ سے بھاگ کر جانے کی کوئی جگہ نہیں۔ بس ایک تیری رحمت ہی میں پناہ ہے۔ جو کوئی زمین پر چل رہا ہے اس کی باگ ڈور تیرے قبضے میں ہے اور ہر جان دار کو تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔ تو ہر عیب سے پاک ہے۔ یہ تیری کائنات جو ہم دیکھ رہے ہیں کتنی عظیم الشان ہے مگر تیری قدرت کے سامنے اس کی عظمت کتنی ذراسی ہے۔ اور یہ تیری سلطنت جو ہماری نگاہوں کے سامنے ہے، کتنی شان دار ہے لیکن تیری جو سلطنت ہماری نگاہوں سے اوجھل ہے اس کے آگے یہ نظر آنے والی سلطنت کس قدر معمولی ہے۔ ہمارے سامنے موجود تیری نعمتیں دور دور تک پھیلی ہوئی ہیں مگر آخرت کی نعمتوں کے سامنے وہ کتنی تھوڑی سی ہیں۔

فرشتے

تو نے فرشتوں کو آسمانوں میں بسایا اور انہیں زمین سے اونچا رکھا۔ تیری جتنی بھی مخلوق ہے، یہ فرشتے ان میں سب سے زیادہ تجھے جانتے ہیں اور یہی تجھ سے سب سے زیادہ ڈرنے والے بھی ہیں۔ یہی سب سے زیادہ تجھ سے قریب ہیں۔ نہ وہ باپ دادا سے پیدا ہوئے، نہ انہیں ماؤں نے جنم دیا۔ نہ وہ کسی ناپاک مادّے سے بنے، نہ زمانے کے انقلاب نے انہیں تتر بتر کیا۔

فرشتے تجھ سے بہت قریب ہیں۔ تو نے انہیں عزت کا مقام دیا ہے۔ انہوں نے اپنی ساری آرزوئیں تجھ سے وابستہ کر رکھی ہیں۔ بے حد عبادت کرتے ہیں اور تیرے حکم ماننے میں سستی سے کام نہیں لیتے۔ کچھ بھی ہو، اگر یہ فرشتے قدرت کے وہ راز جان لیں جو ان سے چھپے ہوئے ہیں تو انہیں جو بڑا علم ہے اس پر بھی شرما جائیں اور اپنے آپ کو برا کہیں اور مان جائیں کہ انہوں نے تیری عبادت اس طرح نہیں کی جیسی کرنی چاہیے تھی اور تیرے حکم اُس طرح نہیں مانے جیسے ماننے چاہیے تھے۔

www.kitabmart.in

خدایا، تجھ میں کوئی عیب اور کوئی خرابی نہیں۔ یہی مانتے ہوئے میں تیری تسبیح پڑھتا ہوں کیونکہ اپنی مخلوق کے ساتھ تو نے سب سے اچھا سلوک کیا ہے۔ اُس کے لیے گھر بنایا ہے جس میں ہر طرح کا کھانا پینا ہے، بیویاں ہیں، خدمت گزار ہیں، محل ہیں، نہریں، کھیتیاں اور پھل ہیں۔ پھر تو نے ان نعمتوں کی طرف دعوت دینے والا بھیجا مگر لوگوں نے اس دعوت کو قبول نہ کیا، نہ تیری نعمتوں کی طرف شوق سے بڑھے، نہ ان چیزوں کے مشتاق ہوئے جن کا اشتیاق دلایا گیا تھا بلکہ وہ اس مردار دنیا پر ٹوٹ پڑے جسے نوچ نوچ کر کھانے سے اپنی عزت آبرو گنوا رہے تھے اور دنیا کی محبت پر ایکا کر لیا تھا۔ ہوتا یہی ہے کہ جب کوئی شخص کسی چیز پر عاشق ہو جاتا ہے تو وہ چیز اس کی آنکھوں کو اندھا اور دل کو بیمار کر دیتی ہے۔ اس کے بعد وہ جو کچھ دیکھتا ہے بیمار آنکھوں سے، اور جو کچھ سنتا ہے، بہرے کانوں سے۔ خواہشات نے اس کی عقل کا دامن تار تار کر دیا ہے اور دنیا کے عشق نے اس کے دل کو مار ڈالا ہے۔ وہ دنیا پر مرمٹا ہے اور ہر اس شخص کا غلام بن بیٹھا ہے جس کے ہاتھ میں دنیا کا مال ہے۔ دنیا جدھر گھومتی ہے، یہ بھی گھوم جاتا ہے، دنیا جس طرف دھیان دیتی ہے، یہ بھی سارا دھیان اسی طرف لگا دیتا ہے۔ اللہ کی طرف سے کوئی اسے روکے تو یہ رکتا نہیں، کوئی سمجھائے اور نصیحت کرے تو یہ ایک نہیں سنتا، حالانکہ یہ ان لوگوں کو دیکھ رہا ہے جنہیں غفلت کی حالت میں وہاں جکڑ لیا گیا ہے جہاں نہ معافی کی گنجائش ہے، نہ وہاں سے واپسی کی راہ۔ یہ لوگ بے خبر تھے کہ ان پر آفت ٹوٹ پڑی۔ یہ مطمئن بیٹھے تھے کہ دنیا سے چلنے کی گھڑی آن پہنچی۔ اب آخرت میں وہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں جو انہیں بتا دیا گیا تھا۔ اب جس مصیبت میں گرفتار ہیں اسے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ ایک طرف موت کی سختیاں ہیں، دوسری طرف دنیا چھوڑنے کا رنج جنہوں نے مل کر انہیں گھیر لیا۔ اب حالت یہ ہے کہ ہاتھ پاؤں بے دم ہوئے جاتے ہیں اور رنگت بدلنے لگی ہے۔ موت اس طرح زندگی میں چلی آئی ہے کہ اب ان کی زبان بھی نہیں کھل رہی ہے۔ حالت یہ ہے کہ گھر

www.kitabmart.in

والوں کے درمیان ہیں، انہیں دیکھ بھی رہے ہیں، ان کی آوازیں بھی سن رہے ہیں، عقل بھی سلامت ہے، ہوش بھی برقرار ہے۔ اب سوچ رہے ہیں کہ عمر کو کہاں برباد کیا ہے اور زندگی کو کہاں گنوا دیا ہے۔ اب اپنے جمع کیے ہوئے مال اسباب کو یاد کر رہے ہیں کہ کیسے کیسے جتن کر کے یہ سب کچھ جمع کیا تھا اور کبھی سیدھے راستے پر چل کر اور کبھی ناجائز طریقوں سے کمائی کی تھی۔ اب اس کا نتیجہ بھگتنے کا وقت یوں بھی آ رہا ہے کہ یہ سب مال اسباب یوں ہی پڑا رہ جائے گا اور بعد والے اس کے مزے لوٹیں گے۔ اس طرح یہ دھن دولت دوسروں کو ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر مل گئی لیکن اس کے گناہ کا بوجھ وہ اپنی پیٹھ پر اٹھا کے جا رہا ہے۔ وہ تو اس مال کی زنجیروں میں ایسا جکڑا گیا ہے کہ خود کو چھڑا نہیں سکتا۔ اب مرتے مرتے جو تمام باتوں کا ہوش آیا تو ہاتھ مل رہا ہے اور چاہتا ہے کہ اُس عذاب سے نجات پائے جس سے عمر بھر دل لگایا تھا۔ اب چاہتا ہے کہ جو شخص اس کی دولت کو دیکھ کر جلا کرتا تھا، کاش یہ دولت اسی کے پاس ہوتی۔

اس کے بعد موت اس کے جسم میں اور اندر تک سما جاتی ہے اور زبان کے ساتھ ساتھ کان بھی بند ہو جاتے ہیں۔ اب اپنے گھر والوں کے درمیان ہے لیکن نہ بول سکتا ہے اور نہ سن سکتا ہے۔ ہر ایک کے چہرے کو حسرت سے دیکھ رہا ہے۔ ان کے ہونٹوں کو حرکت کرتے ہوئے دیکھ رہا ہے لیکن کچھ سن نہیں سکتا۔ پھر موت اس سے یوں چمٹ جاتی ہے کہ اپنی آنکھیں موند لیتا ہے اور روح جسم سے پرواز کر جاتی ہے۔ اب وہ لوگوں کے درمیان مردہ ہو کر پڑا ہے۔ لوگ اس کے قرب سے گھبرانے لگے ہیں اور دور بھاگنے لگے ہیں۔ یہ اب نہ کسی رونے والے کو سنبھال سکتا ہے اور نہ کسی پکارنے والے کا جواب دے سکتا ہے۔ لوگ زمین کے گڑھے میں اتار کر اس کے اعمال کے حوالے کر دیتے ہیں اور ملاقاتوں کا سلسلہ یہیں ختم ہو جاتا ہے۔

میدانِ حشر

یہاں تک کہ جب قسمت کا لکھا پورا ہو جائے گا اور اللہ کا حکم اپنے مقررہ ٹھکانے تک پہنچ جائے گا اور جو آگے گئے، پیچھے جانے والے ان سے جا ملیں گے اور اللہ کائنات کو نئے

www.kitabmart.in

سرے سے پیدا کرنے کا جو فیصلہ کر چکا ہے اس کا وقت آ جائے گا تو وہ آسمان کو ایسی حرکت دے گا کہ اس میں شگاف پڑ جائے گا اور زمین اس بری طرح ہلے گی کہ اس کی بنیادیں کھوکھلی ہو جائیں گی، پہاڑ جڑ سے اکھڑ جائیں گے اور اللہ کے خوف اور دہشت سے آپس میں ٹکرانے لگیں گے۔ زمین کے اندر سے سب کچھ نکالا جائے گا اور جو کچھ گل سڑ چکا تھا اسے پھر سے تروتازہ کیا جائے گا۔ سارے بکھرے ہوؤں کو یکجا کیا جائے گا۔ اب ان کے برے بھلے کاموں کی پوچھ گچھ کے لیے اور اعمال کے حساب کے لیے انہیں الگ الگ کیا جائے گا۔

جب وہ دو حصوں میں تقسیم ہو جائیں گے تو ایک کو انعام دیا جائے گا اور دوسرے سے انتقام لیا جائے گا۔ جنہوں نے اللہ کا کہا مانا انہیں وہ اپنے سائے میں رکھے گا اور وہ ہمیشہ کے لیے اپنے اس گھر میں ٹھہریں گے جہاں ٹھہرنے والے پھر کبھی کہیں نہیں جاتے۔ نہ ان کے حالات میں اونچ نیچ ہوتی ہے اور نہ انہیں طرح طرح کا خوف رہتا ہے۔ نہ وہ بیمار پڑتے ہیں اور نہ انہیں کوئی خطرہ ہوتا ہے۔ نہ وہ کبھی گھر سے بے گھر ہوتے ہیں۔

اور جنہوں نے اللہ کا کہا نہیں مانا انہیں ایک برے گھر میں پھینکا جائے گا۔ ان کے ہاتھ ان کی گردنوں سے بندھے ہوں گے اور ماتھوں کو پیروں سے جکڑ دیا جائے گا۔ ان کے لباس بدبودار تیل میں بسے ہوں گے اور انہیں آگ میں جھلستے کپڑے پہنائے جائیں گے۔ ان پر ایسا عذاب ہوگا کہ جس کی گرمی شدید ہوگی۔ ان پر باہر نکلنے کے دروازے ہمیشہ کے لیے بند کر دیے جائیں گے۔ اس وقت ہر طرف ایسی آگ لگی ہوگی جس کے شعلوں کا شور گونج رہا ہوگا اور ہر جانب ہولناک چیخیں ہوں گی۔ نہ یہاں کے رہنے والے کہیں اور جا سکیں گے، نہ ہی ان قیدیوں کو فدیہ دے کر چھڑایا جا سکے گا، نہ ہی ان کی بیڑیاں ٹوٹ سکیں گی۔ نہ اس قید کی کوئی مدت ہوگی کہ ختم ہو جائے، نہ کوئی ایسا عرصہ ہوگا جو پورا ہو جائے تو قیدیوں کو چھوڑ دیا جائے۔

نبیؐ

نبیؐ نے اس دنیا کو حقیر اور معمولی سمجھا اور ذلیل اور پست خیال کیا۔ وہؐ جانتے تھے کہ پروردگار نے اس دنیا کو آپؐ سے الگ رکھا ہے اور دوسروں کے لیے فرش کردیا ہے، تو یہ آپؐ کی عزت اور دنیا کی حقارت کی وجہ سے ہے۔ لہذا آپؐ نے دنیا سے دل ہٹالیا اور اس کی یاد کو دل سے نکال دیا اور یہ چاہا کہ اس کی سج دھج آپ کی نظروں سے اوجھل رہے تا کہ نہ اس سے قیمتی لباس کی تمنا ہو اور نہ اس میں قیام کی آرزو ہو۔ آپ نے پروردگار کا پیغام پہنچانے کا اپنا کام پورا کیا، امت کو اللہ کے عذاب سے ڈراتے ہوئے نصیحت کی اور جنت کی خوش خبری سنا کر اس کی طرف بلایا۔

ہم نبوت کے درخت کی شاخیں ہیں۔ اُس خاندان سے ہیں جہاں رسالت اور نبوت نے جگہ پائی اور جہاں فرشتوں کا آنا جانا رہا ہے۔ ہم علم کی کانیں ہیں اور حکمت کے چشمے ہیں۔ جو ہمارا مددگار اور دوست ہے اسے اللہ کی رحمت کا انتظار رہتا ہے اور جو ہمارا دشمن ہے اور ہم سے عداوت رکھتا ہے اسے اللہ کے قہر اور غضب کا انتظار رہنا چاہیے۔

آپؐ کا بولنا گویا بیان تھا۔ آپؐ کی خاموشی گویا زبان تھی۔ (اقتباس)

www.kitabmart.in

اللہ کے قریب کیسے پہنچا جائے

اللہ والوں کے لیے اُس کے قریب پہنچنے کی خاطر سب سے اچھا عمل یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لایا جائے، اللہ کی راہ میں جہاد کیا جائے کہ اسلام کی بلندی اسی سے ہے۔کلمہ پڑھا جائے کہ وہ فطرت کی آواز ہے۔نماز کی پابندی کی جائے کہ یہی دین ہے۔ زکوٰۃ دی جائے کہ یہ دین میں لازمی ہے۔رمضان میں روزے رکھے جائیں کیونکہ یہ عذاب کے سامنے ڈھال ہیں۔خانہ کعبہ کا حج اور عمرہ ادا کیا جائے کہ یہ فقیری کو دور کرتے ہیں اور گناہ کو دھو ڈالتے ہیں۔عزیزوں کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے، اس سے دولت بڑھتی ہے اور عمر بھی۔چھپ کر خیرات کی جائے جو گناہوں کو ڈھانپ دیتی ہے، اور کھلے عام خیرات کی جائے جو بری موت سے بچاتی ہے۔لوگوں پر احسان کیے جائیں کیونکہ اس سے انسان ذلت اور رسوائی سے محفوظ رہتا ہے۔

اللہ کے ذکر میں مشغول رہو کیونکہ یادِ خدا بہترین ذکر ہے۔اُس چیز کے خواہش مند بنو جس کا اللہ نے نیکی کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کیونکہ اس کا وعدہ سب سے سچا ہے۔

اپنے نبیؐ کی ہدایت پر عمل کرو کیونکہ وہ بہترین ہدایت ہے اور اُنؐ کے طریقوں پر

چلو کیونکہ وہی بہترین سنت ہے۔ قرآن کا علم حاصل کرو کیونکہ وہ بہترین کلام ہے اور اس پر غور و فکر کرو کیونکہ اس سے دماغ میں جولانی ہے اور اس کے نور سے شفا حاصل کرو کہ یہ دلوں کے لیے شفا ہے۔ اسے اچھی طرح پڑھو کیونکہ اس کے واقعات سب واقعات سے زیادہ مفید ہیں۔

دیکھو، جو عالم اپنے علم کے خلاف عمل کرتا ہے وہ اُس پریشان حال جاہل کی طرح ہے جو اپنی جہالت کی نیند سے کبھی ہوشیار نہیں ہوتا بلکہ نجات کے دن اس کی جاہلوں سے زیادہ پکڑ ہوگی، اسے لازمی طور پر رنج ہوگا اور شرمندگی ہوگی اور اللہ کی بارگاہ میں وہی زیادہ برا کہلائے گا۔

امید تو آنے والے ہی سے ہوتی ہے، جانے والے سے تو مایوسی ہوتی ہے۔ (اقتباس)

www.kitabmart.in

دُنیا سے خبردار

خدا کی تعریف کرنے کے بعد میں تمہیں دنیا سے خبردار کرتا ہوں کہ یہ دیکھنے میں خوش گوار، ہری بھری اور لذتوں میں گھری ہوئی ہے۔ اس کی نعمتیں ذرا سی دیر میں مل جاتی ہیں جس پر لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اپنی تھوڑی سے خوب صورتی سے یہ لوگوں کو اپنا چاہنے والا بنا لیتی ہے۔ یہ دنیا آرزوؤں سے سجی ہوئی ہے اور دھوکے فریب سے سنوری ہوئی ہے۔ نہ اس کی خوشیاں ہمیشہ رہیں گی اور نہ اس کی مصیبت سے کوئی محفوظ رہنے والا ہے۔ یہ دنیا دھوکے باز، نقصان پہنچانے والی، بدل جانے والی، مٹ جانے والی، ختم ہو جانے والی اور مار ڈالنے والی ہے۔ جب یہ دنیا دل لگانے والوں اور خوش ہو جانے والوں کی امیدوں کی انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو پھر ایک قدم آگے نہیں بڑھاتی جیسا کہ پروردگارِ عالم نے کہا ہے کہ اس دنیا کی زندگی کی مثال ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی اتارا تو زمین کی ہریالی اس سے گھل مل گئی لیکن پھر سوکھ کر تنکا تنکا ہو گئی جسے ہوائیں اڑاتی پھرتی ہیں۔ بے شک خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

اس دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جس نے خوشی میں عمر گزاری ہو پھر اس کے بعد وہ رویا

www.kitabmart.in

نہ ہو اور جس نے بھی دنیا کی خوشیوں کا استقبال کیا، دنیا نے اسے مصیبتوں میں ڈھکیل کر اس سے منہ موڑلیا۔ یہاں تو جس شخص پر چین اور آرام کے ہلکے ہلکے چھینٹے پڑتے ہیں اُس پر مصیبت اور بلا کے دھواں دھار بادل بھی برستے ہیں۔ دنیا کا کام ہے کہ صبح کو کسی کی دوست بن کر اس کی طرف سے بدلے لینے لگتی ہے تو شام ہوتے ہوتے ایسی انجان بن جاتی ہے جیسے کوئی جان پہچان ہی نہ تھی۔

اگر یہ ایک طرف سے میٹھی اور خوش گوار نظر آتی ہے تو اس کا دوسرا پہلو کڑوا اور دکھ دینے والا ہوتا ہے۔ جو کوئی بھی دنیا کی شادابی سے اپنی کوئی تمنا پوری کرتا ہے تو دنیا اس پر مصیبتوں کا بوجھ لاد کر اسے دکھ درد کا شکار کر دیتی ہے۔ جو کوئی اس کے نرم اور نازک پروں کے سائے میں شام کرتا ہے، اس کی صبح خوف اور دہشت کے بازوؤں میں ہوتی ہے۔ یہ دنیا دھوکے باز ہے اور اس کے اندر جو کچھ ہے سب فریب ہے۔ اسے خود بھی مٹ جانا ہے۔ اس پر مرنے والوں کو بھی ختم ہو جانا ہے، لہٰذا آخرت میں اس کی کوئی چیز ساتھ لے جانی ہو تو نیکی اور پرہیز گاری سے اچھی کوئی چیز نہیں۔

جو شخص دنیا سے کم حصہ لیتا ہے وہ اپنے لیے آرام کے سامان بڑھا لیتا ہے۔ اور جو کوئی دنیا کو زیادہ سمیٹتا ہے، وہ گویا اپنی تباہی اور بربادی کا سامان بٹورتا ہے اور اگلے ہی لمحے اس کے پاس کچھ بھی نہیں رہتا۔ کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جنھوں نے دنیا پر بھروسا کیا اور دنیا نے انہیں مصیبتوں میں ڈال دیا۔ اور کتنے ہی اس پر اطمینان کیے بیٹھے تھے جنہیں اس نے پچھاڑ دیا اور کتنے ہی رعب داب والے تھے جنہیں دنیا نے ذلیل کر دیا اور کتنے ہی اکڑتے پھرتے تھے، اس نے انہیں خوار کر کے چھوڑا۔

اس کا اقتدار دم بھر میں پلٹ جاتا ہے، اس کا چشمہ گدلا ہے۔ اس کا شیریں پانی کھاری ہے، اس کی مٹھاس کڑوی ہے، اس کا کھانا زہر ہے، اس کے رشتے کچّے ہیں، اس کی زندگی کو موت کا سامنا ہے۔ اس کے تن درست بیماریوں کی زد پر ہیں، اس کی سلطنت چھن جانے والی ہے، یہاں جو غالب آیا وہ مغلوب ہونے والا ہے، یہاں جو دوسروں کو دبا رہا ہے، دوسرے

www.kitabmart.in

اسے دبانے والے ہیں، اس کا مال دار لٹنے کو ہے اور اس کا ہمسایہ پہلے ہی لٹا ہوا ہے۔

کیا تم اُن ہی لوگوں کے گھروں میں نہیں آباد ہو جو تم سے پہلے گزر گئے، جنہوں نے لمبی عمریں پائیں، جنہوں نے اپنی پکی نشانیاں چھوڑیں۔ انہوں نے بھی بہت زیادہ امیدیں باندھی تھیں، وہ تعداد میں بھی بہت تھے، انہوں نے بڑے بڑے لشکر تیار کیے، جی بھر کر دنیا کو پوجتے رہے اور آخرت کو بھول کر دنیا کو بڑھا ہوا جانا۔ لیکن پھر ایک دن اٹھ کر یوں چلے گئے کہ راستے کا سامان بھی نہ لیا اور سفر کی سواری بھی ساتھ نہ لی۔ پھر کبھی تم نے سنا کہ اس دنیا نے ان کو بچانے کے لیے کچھ لیا دیا یا ان کی کوئی مدد کی یا ان کے ساتھ مل کر اچھا وقت گزارا۔ بلکہ دنیا نے ان پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑے، تکلیفیں دے کر انہیں کمزور کر دیا، آفتیں ڈھا کر انہیں نڈھال کر دیا اور انہیں ناک کے بل مٹی پر پچھاڑ دیا۔ انہیں اپنے پاؤں تلے روند ڈالا اور ان کو چھوڑ کر زمانے کے حادثوں کا ہاتھ بٹایا۔ تم نے تو دیکھ لیا کہ جس نے دنیا سے جی لگایا، جو اس سے چمٹا اور اس سے چپک گیا، دنیا اس کے لیے ایسی اجنبی بن گئی کہ جب وہ ہمیشہ کے لیے اسے چھوڑ کر چلے تو اِس نے اُنہیں راستے میں گزارے کے لیے بھوک کے سوا کچھ نہ دیا اور ایک تنگ جگہ کے سوا رہنے کو کوئی ٹھکانا نہ دیا اور تاریکی دی، روشنی نہ دی، شرمندگی دی اور کوئی انعام نہ دیا۔ تو کیا تم اسی دنیا کو اچھی جگہ سمجھتے ہو، کیا اسی پر بھروسا کیے بیٹھے ہو اور اسی کی لالچ میں گرفتار ہو۔ یہ دنیا اُس شخص کے لیے سب سے برا گھر ہے جو اسے بُرا نہ سمجھے اور اس میں رہ کر اس سے ڈرتا نہ ہو۔ لہٰذا یاد رکھو، اور تمہیں تو معلوم بھی ہے کہ تمہیں اسے چھوڑنا ہوگا ور یہاں سے تمہارا ابھی چل چلاؤ ہے۔

ان لوگوں سے کچھ سیکھو جو کہتے تھے کہ ہم سے زیادہ طاقت ور کوئی نہیں۔ آخر انہیں لاد کر قبروں تک پہنچایا گیا اور ایسے نہیں جیسے وہ کسی سواری پر جا رہے ہوں۔ انہیں قبروں میں اتارا گیا تو ایسے نہیں جیسے کسی جگہ مہمان اترتے ہیں۔ پتھروں سے ان کی قبروں کو بند کر دیا گیا اور مٹی کے کفن ان پر ڈال دیے گئے، گلی سڑی ہڈیاں ان کی پڑوسی ٹھہریں۔ یہ سب ایسے پڑوسی ہیں کہ کوئی پکارے تو جواب نہیں دیتے، کسی پر ظلم ہو تو اسے روک نہیں سکتے، اور کوئی روئے تو انہیں

پروا بھی نہیں ہوتی۔ اگر ان پر بارش ہو تو خوش نہیں ہوتے، قحط پڑ جائے تو انہیں دکھ نہیں ہوتا، کہنے کو یہ سب ایک جگہ جمع ہیں مگر اکیلے ہیں، ہمسائے ہیں مگر دور دور، کہنے کو قریب ہیں مگر ملاقات بھی نہیں کر سکتے، نزدیک ہیں لیکن پاس ہونے میں کچھ مزہ نہیں۔ ایسے بردبار بنے پڑے ہیں کہ ان کے درمیان لڑائی جھگڑا تک نہیں۔ ایسے بے خبر ہیں کہ ساری مخالفت اور دشمنی مٹ گئی۔ نہ ان سے کسی کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہے اور نہ ان سے کوئی تکلیف دور کرنے کی امید ہے۔ انہوں نے زمین کی کھلی فضا کو اندر کی تاریکی سے، پھیلاؤ کو تنگی سے، گھربار کو پردیس سے اور روشنی کو اندھیرے سے بدل لیا ہے اور جس طرح ننگے پیر اور ننگے بدن دنیا میں آئے تھے، ویسے ہی لوٹ گئے۔ وہ اپنے کیے دھرے کو ساتھ لے کر ہمیشہ کی زندگی اور سدا رہنے والے گھر کی طرف سدھار گئے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ ’جس طرح ہم نے پہلی دفعہ پیدا کیا تھا، اسی طرح دوبارہ کریں گے، اس وعدے کا پورا کرنا ہمارے ذمے ہے اور ہم اسے ضرور پورا کریں گے۔

www.kitabmart.in

صبح ہو جائے تب ہی مسافروں کو احساس ہوتا ہے کہ رات کے سفر میں کتنے فائدے تھے۔ (اقتباس)

دین زبانی جمع خرچ بن کر رہ گیا ہے

میں تمہیں اس دنیا سے ہوشیار کر رہا ہوں کہ یہ چل چلاؤ کی جگہ ہے۔ یہ ایسا ٹھکانا نہیں جہاں ہمیشہ رہنے والا سکھ چین سے رہے۔ اس دنیا نے خود کو دھوکا دینے والی چیزوں سے سجا رکھا ہے اور اپنی اسی سجاوٹ سے فریب دیتی ہے۔ یہ جگہ اپنے رب کی نظروں میں گری پڑی ہے اسی لیے اس میں جہاں حلال ہے وہیں حرام بھی ہے، جہاں بھلائیاں ہیں وہیں برائیاں بھی ہیں۔ جہاں زندگی ہے وہیں موت بھی ہے اور جہاں مٹھاس ہے وہیں کڑواہٹ بھی ہے۔ اللہ نے نہ تو اسے اپنے دوستوں کے لیے پسند کیا ہے اور نہ اپنے دشمنوں کو اس سے محروم رکھا ہے۔ اس کی بھلائیاں بہت ہی کم اور برائیاں ہر جگہ موجود ہیں۔ اس کی جمع کی ہوئی دولت ختم ہو جایا کرتی ہے، اس کے فتح کیے ہوئے ملک چھن جاتے ہیں۔ اس کی آبادیوں کو ایک دن ویران ہونا ہے۔ بھلا اُس گھر میں کیا خوبی جو ایک روز گر جائے اور اُس عمر میں کیا اچھائی جو سفر کے ناشتے کی طرح راستے ہی میں ختم ہو جائے، اور اس زندگی میں کیا رکھا ہے جو ہر سفر کی طرح اپنے خاتمے کو پہنچے۔

www.kitabmart.in

جن چیزوں کی تمہیں تلاش رہتی ہے ان میں اللہ کے تمام فرض بھی شامل کرلو اور رہ گئی تمہاری طلب تو اللہ سے اس کے حق ادا کرنے کی توفیق طلب کرو، اور اس سے پہلے کہ تمہیں پکارا جائے، اپنے کانوں کو سمجھا دو کہ وہ پکار کیسی ہوگی۔

جو لوگ نیک ہیں ان کی شان یہ ہے کہ وہ ہنس رہے ہوتے ہیں لیکن ان کے دل رو رہے ہوتے ہیں۔ وہ دیکھنے میں سرشار نظر آتے ہیں مگر وہ بہت رنجیدہ ہوتے ہیں۔ انہیں جو رزق ملا ہے اگرچہ لوگ اس سے جلتے ہیں لیکن وہ خود دنیا کی خواہشوں سے بیزار ہوتے ہیں۔ افسوس، تمہارے دلوں سے موت کی یاد جاتی رہی ہے اور ان دلوں پر جھوٹی امیدوں نے قبضہ کرلیا ہے۔ آخرت کے مقابلے میں دنیا تمہارے دل و دماغ پر چھا گئی ہے اور تم سمجھ بیٹھے ہو کہ یہ مٹ جانے والی دنیا آخرت سے زیادہ برقرار رہنے والی جگہ ہے۔

تم دینِ خدا کے اعتبار سے بھائی بھائی ہو لیکن نیت کی خرابی اور دلوں کے کھوٹ نے تمہیں اس طرح الگ الگ کر دیا ہے کہ اب نہ ایک دوسرے کا بوجھ بٹاتے ہو اور نہ تمہیں ایک دوسرے کی چاہت ہے۔ ذرا سی دنیا ہاتھ لگ جائے تو خوش ہو جاتے ہو اور کبھی یہ سوچ کر رنجیدہ نہیں ہوتے کہ آخرت ہاتھ سے نکلی جاتی ہے۔ تھوڑی سے دنیا سے محروم ہو جاؤ تو اتنے بے چین ہو جاتے ہو کہ تمہارے چہروں سے پریشانی صاف نظر آنے لگتی ہے اور اس کے ہاتھ سے چلے جانے پر تم صبر نہیں کرپاتے جیسے یہ دنیا ہی تمہارا مستقل ٹھکانا ہے اور جیسے دنیا کا یہ مال اسباب ہمیشہ ہمیشہ موجود رہے گا۔

اگر تم اپنے کسی بھائی کے عیب چھپاتے ہو تو صرف اس خیال سے کہ وہ بھی اسی طرح تمہارے عیب چھپائے گا۔ تم نے آپس میں ایکا بھی کیا ہے تو آخرت کو ٹھکرانے اور دنیا سے دل لگانے پر۔ تمہارا دین صرف زبانی جمع خرچ بن کر رہ گیا ہے اور یوں چین سے نظر آتے ہو جیسے سارے کام پورے ہوئے اور تمہارا مالک تم سے خوش ہے۔

www.kitabmart.in

گزری ہوئی عمر پلٹ کے نہیں آئے گی

ساری تعریف اُس اللہ کے لیے ہے جو اس تعریف پر ہمیں نعمتیں دیتا ہے اور نعمتوں پر ہم اس کا شکر ادا کرتے ہیں۔ ہم اس کی عنایتوں پر اس کی تعریف اسی طرح کرتے ہیں جس طرح آزمائش میں ڈالے جانے کے وقت کرتے ہیں۔ اور ہم اس سے مدد چاہتے ہیں کہ ہمیں اُن خواہشوں پر قابو پانے کی توفیق دے جو اس کے حکم اور ہدایتوں پر عمل کرنے سے روکتی ہیں اور جن باتوں سے اُس نے روکا ہے ان کی طرف لپکتی ہیں۔ ہم اُن گناہوں پر معافی مانگتے ہیں جو اس کے علم میں خوب ہیں اور جو ہمارے اچھے برے کاموں کی کتاب میں صاف صاف لکھے ہیں۔ اس کے علم میں ذراسی بھی کمی نہیں اور اس کی کتاب نے کوئی بات چھوڑی نہیں۔ ہم اس پر اس طرح ایمان لائے ہیں جیسے نظر نہ آنے والی تمام چیزیں دیکھ لی ہوں اور جن چیزوں کا وعدہ ہے ہم ان کو اچھی طرح جانتے ہوں، وہ ایمان کہ جس کی سچائی نے شرک کو اور جس کے یقین نے شک کو دور پھینک دیا ہو۔ اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا رب نہیں۔ وہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

www.kitabmart.in

یہی دو گواہیاں نیک باتوں اور اچھے کاموں کو اونچا کرتی ہیں۔ جس ترازو میں یہ گواہیاں رکھ دی جائیں اس کا پلہ ہلکا نہیں ہوسکتا اور جس ترازو سے انہیں اٹھالیا جائے اس کا پلہ بھاری نہیں ہوسکتا۔

اے اللہ کے بندو، میں تمہیں نیکی کی وصیت کرتا ہوں کہ یہی آخرت کے سفر میں ساتھ لے جانے والا سامان ہے اور اسی پر جزا اور سزا کا دار و مدار ہے۔ راستے کا یہی سامان منزل تک پہنچاتا ہے اور اللہ کے عذاب سے بچاتا ہے۔

وہ جو سب سے بہتر دعوت دینے والا تھا، اس نے اسی نیکی کی طرف دعوت دی اور اب جو سب سے بہتر سننے والا ہے اُس نے اسے سن کر یاد رکھا ہے چنانچہ سنانے والے نے سنا دیا اور سن کر یاد رکھنے والا کامیاب ہوگیا۔

خدا کے بندو، بے شک اللہ کے خوف نے اللہ سے محبت کرنے والوں کو منع کیے ہوئے کاموں سے بچایا اور ان کے دلوں میں یہ خوف اس طرح بٹھا دیا کہ ان کی راتیں جاگتے ہوئے اور دوپہریں پیاسے رہتے ہوئے گزر گئیں۔ انہوں نے تکلیف اٹھا کر آرام پایا اور وہ پیاس برداشت کر کے سیراب ہوئے۔ وہ جانتے تھے کہ موت قریب ہے لہٰذا انہوں نے نیکی کمانے میں جلدی کی اور آرزوؤں کو چھوڑ کر اپنے آخری وقت کو نگاہ میں رکھا۔ پھر یہ دنیا تو کچھ بھی ہو، خاتمے کی، محنت کی، انقلابوں کی اور عبرت کی جگہ ہے۔ ہر چیز کے مٹ جانے کی پہچان یہ ہے کہ زمانہ ہر وقت اپنی کمان میں تیر جوڑے رکھتا ہے کہ اس کے تیروں کا نشانہ کبھی خطا نہیں ہوتا نہ اس کے تیروں کے لگائے ہوئے گھاؤ کبھی بھرتے ہیں۔ یہ زمانہ ہر زندہ پر موت کے، تن درست پر بیماری کے اور ہر محفوظ پر بربادی کے تیر چلاتا رہتا ہے۔ وہ ایسا بھوکا ہے کہ اس کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا، ایسا پیاسا ہے کہ اس کی پیاس نہیں بجھتی جب کہ اس کے رنج اور اس کی سختی کا یہ حال ہے کہ انسان اکثر وہ چیزیں جمع کرتا ہے جنہیں کھانا نصیب نہیں ہوتا، ایسے گھر بناتا ہے جن میں رہنے نہیں پاتا اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف اس طرح چل دیتا ہے کہ نہ مال ساتھ لے جاسکتا ہے اور نہ گھر میں ٹھہر سکتا ہے۔ زمانہ اس طرح پہلو بدلتا ہے کہ وہ جس پر کل ترس کھایا

www.kitabmart.in

جارہاتھا، آج اس پر رشک کیا جارہا ہے، جو کل قابلِ رشک تھا آج اس کی حالت قابلِ رحم ہے، گویا ایک نعمت تھی جو ہاتھ سے جاتی رہے اور ایک بلا تھی جو نازل ہوگئی۔ اس سے یہی سبق ملتا ہے کہ جب انسان کی امیدیں پوری ہونے لگتی ہیں، موت ان امیدوں سے اس کا رشتہ توڑ دیتی ہے۔ پھر نہ کوئی امید باقی رہتی اور نہ امیدیں بندھانے والا باقی رہتا ہے۔

سبحان اللہ، اس دنیا کی خوشیوں میں کتنا زیادہ دھوکا، اس کی سیرابی میں کتنی زیادہ پیاس اور اس کے سائے میں کیسی شدید دھوپ ہے۔ آنے والی موت کو واپس نہیں کیا جاسکتا اور جانے والا پلٹ کر نہیں آسکتا۔ سبحان اللہ، جو زندہ ہے وہ مردے سے کتنا قریب ہے کہ جھٹ جاملتا ہے اور جو مردہ ہے وہ زندہ سے رشتہ توڑ کر کس قدر دور ہو جاتا ہے۔

یاد رکھو، بدی سے زیادہ بری اگر کوئی چیز ہے تو اس کا عذاب ہے اور اچھائی سے اچھی کوئی چیز ہے تو اس کا ثواب ہے۔ اس دنیا میں جو کچھ ہم سنتے ہیں، اسے حقیقت میں دیکھنے سے بہتر ہے جب کہ دوسری دنیا میں جو کچھ ہم دیکھیں گے، سنے ہوئے سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔ اس لیے تمہیں چاہیے کہ اسے دیکھنے کی بجائے اس کا حال سن کر ہی اور غیب کا حال جان کر ہی خود کو مطمئن کرلو۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے لیے کہ جو کچھ اس دنیا میں کم ہے اور دوسری دنیا میں بہت زیادہ ہے وہ اُس سے بہتر ہے جو اِس دنیا میں بھرا پڑا ہے مگر دوسری دنیا میں ملتا ہی نہیں۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کے پاس کم ہے اور فائدے میں رہتے ہیں اور کتنے ہی ایسے ہیں جن کے پاس بہت ہے لیکن گھاٹے میں رہ جاتے ہیں۔

بے شک، جن چیزوں کا تمہیں حکم دیا گیا ہے ان میں زیادہ پھیلاؤ ہے بہ نسبت ان چیزوں کے جن سے تمہیں روکا گیا ہے۔ اور جن چیزوں کی تمہیں اجازت ہے وہ اُن چیزوں سے کہیں زیادہ ہیں جن سے منع کیا گیا ہے، اس لیے جو کچھ کم ہے اُسے چھوڑ دو اور جو کچھ زیادہ ہے اُسے لے لو۔ تھوڑے کو بہت کی خاطر ترک کردو۔ اللہ نے تمہیں روزی دینے کا وعدہ کیا ہے اور اپنے حکم پر چلنے کی ہدایت کی ہے اس لیے ایسا نہ ہو کہ جو کچھ ملنا یقینی ہے اسے پانے کا اشتیاق بڑھ جائے اور جو تم پر فرض کیا گیا ہے وہ پیچھے رہ جائے۔

www.kitabmart.in

لیکن خدا کی قسم، تمہارے حالات دیکھ کر شبہ ہونے لگتا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ جس کا یقین دلایا گیا ہے وہی تمہارے لیے حکم بن گیا ہے اور جس کا حکم دیا گیا ہے اس سے تم آزاد ہو گئے ہو۔

نیکیاں کرو اور موت کے اچانک آ جانے سے ڈرو کیونکہ موت واپس نہیں جا سکتی، روزی لوٹ کر آ سکتی ہے۔ جو روزی آج کم ہو گئی وہ کل زیادہ بھی ہو سکتی ہے لیکن جو عمر آج نکل گئی وہ کل پلٹ کے نہیں آنے کی۔

امید تو آنے والے ہی سے ہوتی ہے، جانے والے سے تو مایوسی ہوتی ہے۔

خدا سے صحیح معنوں میں ڈرو اور جب موت آئے تو اللہ کے دستور پر چلتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو۔

مومن کی زبان اس کے دل کے پیچھے اور منافق کا دل اس کی زبان کے پیچھے ہوتا ہے۔ (اقتباس)

www.kitabmart.in

خدایا ان گھٹاؤں کو برسا دے

خدایا، ہمارے پہاڑوں کی ہریالی سوکھ گئی ہے اور زمین پر خاک اڑ رہی ہے۔ ہمارے جانور پیاسے ہیں اور اپنی چوپالوں میں بوکھلائے ہوئے پھر رہے ہیں اور اس طرح چلاّ رہے ہیں جیسے مائیں اپنے بچوں کی مصیبت پر روتی ہیں۔ یہ جانور اپنی چراگاہوں اور تالابوں کے پھیرے کرتے کرتے تھک گئے ہیں۔ پروردگار، ان چیخنے والی بکریوں اور درد بھرے انداز میں پکارنے والے اونٹوں پر رحم کر۔ خدایا، یہ جانور راستوں میں پریشان پھر رہے ہیں اور اپنے ٹھکانوں میں چیخ و پکار کر رہے ہیں، خدایا، قحط کے مارے ہوئے کم زور اور نڈھال اونٹ پانی کی آس لگائے ہماری طرف دیکھ رہے ہیں۔ اسی طرح برسنے والی گھٹائیں آ آ کے بن برسے چلی گئیں تو ہم بھی تیری طرف دیکھنے لگے ہیں۔ تو ہی دکھ درد کے مارے ہوؤں کی آس ہے اور تو ہی مانگنے والوں کا سہارا ہے۔ لوگ مایوس ہونے لگے ہیں، بادلوں نے اٹھنا چھوڑ دیا ہے اور جانور بے جان ہو گئے ہیں تو ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے اعمال کی وجہ سے ہمیں اپنی پکڑ میں نہ لے اور ہمارے گناہوں کی ہمیں سزا نہ دے۔ برسنے والے بادل بھیج کر، موسلا دھار پانی برسا کر اور ہریالی اگا کر ہمارے سروں پر اپنی رحمت کا دامن پھیلا دے۔ ایسی برسات بھیج

کہ مردہ زمینیں زندہ ہو جائیں اور گئی ہوئی بہار واپس آ جائے۔

خدایا، وہ گھٹائیں بھیج جو زمینوں کو زندہ کر دیں، جو ہر طرف پانی پھیلا دیں، جو گھنگھور ہوں، لگاتار برسیں، دیکھنے میں بھلی لگیں، آنکھوں میں تراوٹ بھر دیں اور جن سے درخت اور پودے پھلنے پھولنے لگیں، شاخیں پھل دینے لگیں اور پتّے ہرے بھرے ہو جائیں۔ اس طرح اپنے کم زور بندوں کو طاقت دے اور مردہ بستیوں کو پھر سے زندہ کر دے۔

خداوند، ہم تجھ سے بارش کی درخواست کرتے ہیں کہ جس سے ہمارے ٹیلے سبزہ اوڑھ لیں اور ندی نالے بہ نکلیں اور آس پاس کے علاقے سرسبز ہو جائیں۔ خوب خوب پھل پیدا ہوں اور ہمارے چوپائے خوشی کے دن گزارنے لگیں۔ یہ پانی اُن تک بھی پہنچے جو ہم سے دور ہیں اور ان زمینوں کو بھی سیراب کرے جو سخت دھوپ میں جھلسی جا رہی ہیں۔

وہ جو ہر ایک کے لیے تیری رحمت ہے اور وہ جو تیرا کرم ہے جس کا کوئی حساب نہیں، اُس سے اپنے ترسے ہوئے جان داروں کو خوشی دے۔ وہ حیوان جو جنگلوں میں گھبرائے گھبرائے پھر رہے ہیں ان کا مصیبت سے پیچھا چھوٹے۔ ہم پر وہ بارش بھیج جو شرابور کر دے، برسے ہی جائے اور اس طرح ہوتی رہے کہ ایک کے بعد دوسری آئے، اگلی بوندوں کو دھکیلتی ہوئی پچھلی بوندیں آئیں، اس کی بجلی دھوکا دینے والی نہ ہو۔ اس کا بادل پانی سے خالی نہ ہو۔ یہ نہ ہو کہ صرف ٹھنڈے جھونکوں والی بوندا باندی ہو کر رہ جائے۔

ایسی بارش بھیج جس سے قحط کے مارے ہوئے ہریالی دیکھ کر کھل اٹھیں اور سوکھا پڑنے سے جو لوگ پریشان ہیں وہ اس کی برکت سے جی اٹھیں۔ وہ تو ہی ہے کہ لوگ ناامید ہو جائیں تو مینہ برساتا ہے اور رحمت کا دامن پھیلاتا ہے۔

تو ہی قابلِ تعریف مالک اور مددگار ہے۔

www.kitabmart.in

وہ جو تم نہیں جانتے

اللہ نے اپنے رسولؐ کو بھیجا تا کہ تمہیں سچائی کی طرف بلائیں اور تمہارے کاموں کی گواہی دیں، چنانچہ نبیؐ نے اپنے پروردگار کا پیغام اس طرح پہنچایا کہ نہ اس کام میں سستی کی اور نہ کوئی کمی اٹھا رکھی۔ پیغمبرؐ نے اللہ کے دشمنوں سے جہاد کیا اور اس میں بھی نہ کمزوری دکھائی اور نہ حیلوں اور بہانوں سے کام لیا۔ آپؐ نیکوں کے سردار اور سیدھا راستہ ڈھونڈنے والوں کی آنکھوں کی روشنی تھے۔

اسی تقریر کا ایک حصہ

جو باتیں تم سے چھپا کر رکھی گئی ہیں اور جنہیں میں جانتا ہوں، وہ اگر کہیں تم بھی جان لیتے تو تم اپنے گناہوں پر روتے ہوئے، اپنے سینے پیٹتے ہوئے اور اپنا مال اور اپنی دولت چھوڑ چھاڑ کر ویرانوں میں نکل جاتے اور دیکھتے کہ جو ہے اسے اپنی ہی ذات کی فکر پڑی ہے اور کوئی کسی اور کی طرف دھیان بھی نہیں دیتا۔ لیکن تمہیں جو کچھ یاد دلایا گیا وہ تم بھول بھال گئے اور

www.kitabmart.in

جن چیزوں سے تمہیں ڈرایا گیا تھا ان کا ڈر اپنے دلوں سے نکال دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تمہارے خیالات بھٹک گئے اور تمہارے سب کام درہم برہم ہو گئے۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی ڈال دے اور مجھے ان لوگوں سے ملا دے جنہیں میرے ساتھ رہنے کا حق تم سے زیادہ ہے۔ خدا کی قسم، وہ ایسے لوگ ہیں جن کے خیالات مبارک، جن کا علم پائیدار اور جن کی ہر بات سچ ہے۔ وہ بغاوت سے الگ تھلگ رہے، اللہ کے راستے پر بڑھتے گئے اور بلندی کی راہ پر دوڑے چلے گئے۔ اس طرح انہیں ہمیشہ رہنے والی زندگی مل گئی اور سکون دینے والی نعمتیں حاصل ہو گئیں۔

گر دو آدمی ہوں تو ایک کا دوسرے پر حق اسی وقت ہو سکتا ہے جب دوسرے کا بھی پہلے پر حق ہو۔ (اقتباس)

www.kitabmart.in

کنجوسی کی مذمت

تم اُس کی راہ میں کچھ خرچ نہیں کرتے جس نے تمہیں دولت دی اور نہ اُس کے لیے اپنی جانوں کو خطرے میں ڈالتے ہو جس نے یہ جانیں عطا کیں۔ اسی اللہ کی وجہ سے تمہیں بندوں میں عزت اور آبرو ملی مگر تم بندوں کے ساتھ اچھا سلوک کر کے اللہ کا احترام نہیں کرتے۔ اس بات سے کچھ سیکھو کہ تم ان لوگوں کی جگہ آباد ہو جو تم سے پہلے تھے اور تم بھی اپنے قریبی بھائیوں سے کٹ کر رہ جانے والے ہو۔

www.kitabmart.in

ایک اقتباس

نیک عمل کرو مگر کسی کو دکھانے سنانے کے لیے نہیں۔ جو نیکی کسی دوسرے شخص کو دکھانے کے لیے کی جاتی ہے، اللہ اس نیکی کا اجر اُسی دوسرے شخص کے حصے میں ڈال دیتا ہے۔

www.kitabmart.in

اہلِ بیت کی شان

خدا کی قسم، میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اللہ کے پیغام کیسے پہنچائے جاتے ہیں، اس کے وعدے کیسے پورے ہوتے ہیں اور اس کی آیتوں کا کیا مطلب ہے۔ ہم رسولؐ کے اہلِ بیت ہیں اور ہم پر علم کے دروازے کھلے ہیں اور شریعت ہم پر روشن ہے۔

یاد رکھو، دین کے جتنے بھی قانون ہیں ان سب کی روح ایک ہے اور ان کے سارے راستے سیدھے ہیں۔ جو ان راستوں پر چلے گا، وہ منزل تک پہنچ بھی جائے گا اور کامیاب رہے گا اور جو ایک ہی جگہ ٹھہرا رہا وہ بھٹک گیا اور آخر کار پچھتایا اور شرمندہ ہوا۔

اس دن کے لیے اچھے کام کرو جس دن نیکیوں کے ذخیروں کی ضرورت ہوگی اور جس روز نیتوں کا امتحان ہوگا۔ اگر کسی کی اپنی عقل، جو اس کے ساتھ موجود ہے، اس کے کام نہیں آتی تو دوسروں کی عقل جو کہیں دور ہے، اس کے کس کام کی۔

اس آگ سے ڈرو جس کی تپش سخت اور گہرائی بہت ہے۔ جہاں پہننے کو لوہے کا زیور اور پینے کو پیپ بھرا خون ہے۔ ہاں، اگر پروردگار کسی شخص کی نیکیوں کا ذکر لوگوں میں باقی رکھتا ہے تو وہ ذکر اس مال سے کہیں اچھا ہے جسے انسان چھوڑ جاتا ہے، اور وہ بھی ایسے لوگوں کے لیے جو اس کی تعریف تک نہیں کرتے۔

www.kitabmart.in

ایک اقتباس

تمہارے متعلق دو باتوں سے ڈرتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ کہیں خواہشات کے جال میں نہ الجھ جاؤ۔ دوسرے، کہیں بہت زیادہ امیدیں نہ باندھ لو۔

www.kitabmart.in

دولت کی تقسیم میں برابری

حضرت علیؑ نے پیغمبرِ اسلام ﷺ کے زمانے کے مطابق مہاجر اور غیر مہاجر میں وظیفے برابر تقسیم کیے تو کچھ لوگ بگڑ گئے، اس پر آپ نے کہا۔

تم لوگ چاہتے ہو کہ میں جن لوگوں پر حاکم ہوا ہوں ان پر ظلم کر کے کچھ دوسرے لوگوں کی حمایت حاصل کروں تو خدا کی قسم جب تک دنیا کا قصہ چل رہا ہے اور کچھ ستارے دوسرے ستاروں کی کشش کی زد میں ہیں، میں یہ نہ کروں گا۔ یہ مال اگر میرا ذاتی ہوتا تب بھی میں اسے برابر تقسیم کرتا اور یہ تو اللہ کا مال ہے۔ یاد رکھو، جو مستحق نہیں اس کو مال بخشنا فضول خرچی ہے۔

یہ تو ہو سکتا ہے کہ ایسی فضول خرچی کرنے والے کا دنیا میں درجہ اونچا ہو جائے مگر قیامت کے روز وہ ذلیل ہوتا ہے۔ ایسا آدمی لوگوں میں عزت پا لیتا ہو گا لیکن اللہ کی نظروں میں وہ ذلیل و خوار ہوتا ہے۔

جو شخص اپنی دولت ان لوگوں کو دیتا ہے جو اس کے حق دار نہیں تو پروردگار یوں کرتا ہے کہ یہ لوگ دولت دینے والے کے شکر گزار تک نہیں ہوتے اور اپنی محبت اور دوستی دوسروں کے لیے اٹھا رکھتے ہیں۔

www.kitabmart.in

اور اگر کبھی ان غیر مستحق لوگوں کو دولت دینے والے کے پیر پھسل جائیں یا اس پر برا وقت پڑے اور جن کی وہ مدد کیا کرتا تھا ان ہی کے سہارے کی ضرورت پڑ جائے تو وہ لوگ بہت ہی برے ساتھی اور کمینے دوست ثابت ہوتے ہیں۔

تمہارے چھوٹوں کو چاہیے کہ اپنے بڑوں کی طرح زندگی گزاریں اور بڑوں کو چاہیے کہ اپنے چھوٹوں پر مہربان رہیں۔(اقتباس)

www.kitabmart.in

نیک بندے کہاں چلے گئے

اللہ کے بندو، تم اور تمہاری آرزوئیں بس کچھ روز کی ہیں۔ تم ایسے قرض دار ہو جس سے قرض طلب کیا جا رہا ہے۔ عمریں گھٹتی جا رہی ہیں جب کہ نیکی بدی، سب لکھی جا رہی ہے۔ دنیا کی خاطر دوڑ دھوپ کرنے والوں کی محنت بے کار جا رہی ہے اور کتنے ہی کوشش کرنے والے گھاٹے میں ہیں۔ تم ایسے زمانے میں زندگی گزار رہے ہو جس میں بھلائی کے قدم پیچھے ہٹ رہے ہیں اور برائی آگے بڑھ رہی ہے۔ شیطان پر لوگوں کو برباد کرنے کی ہوس سوار ہے۔ یہی تو وہ زمانہ ہے جب شیطان نے اپنا دھوکے بازی کا سامان ٹھیک ٹھاک کر لیا ہے۔ اُس کی سازشوں کا جال پھیل رہا ہے اور اس کے شکار آسانی سے پھنس رہے ہیں۔ تم جدھر چاہو نگاہ اٹھا کر دیکھ لو، تمہیں اس کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا کہ ایک طرف کوئی غریب فاقے کر رہا ہے، دوسری طرف ایسے مال دار ہیں جو خدا کی نعمت کا شکر ادا کرنے کی بجائے نعمت کو ٹھکرا رہے ہیں۔ یا ایسے کنجوس نظر آئیں گے جو خدا کے دیے ہوئے مال سے کنجوسی کے ذریعے اپنی دولت بڑھا رہے ہیں، یا ایسے مغرور ملیں گے جن کے کان اچھی باتوں کے لیے بہرے ہو گئے ہیں۔

کہاں چلے گئے وہ نیک بندے اور کدھر ہیں وہ شریف شرفاء۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو

www.kitabmart.in

روزی کمانے میں احتیاط سے کام لیتے تھے اور تمام راستوں میں سے اپنے لیے پاکیزہ راستے چنتے تھے۔ کیا وہ سب اس گری پڑی اور کڑوی کسیلی دنیا سے چلے نہیں گئے اور کیا تمہیں ایسے ذلیل لوگوں کے درمیان نہیں چھوڑ گئے کہ ہونٹ انہیں اس قدر پست اور حقیر جانتے ہیں کہ ان کا ذکر تک نہیں کرتے اور ان کی مذمت میں کھلنا بھی گوارہ نہیں کرتے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

فساد اس بری طرح پھیل چکا ہے کہ نہ کوئی حالات کو بدلنے والا ہے، نہ کوئی روک تھام کرنے والا ہے اور خود اپنی روک تھام کرنے والا بھی کوئی نہیں۔ اس رویّے کے باوجود تم چاہتے ہو کہ تمہیں جنّت ملے، تم خدا کے قریب رہو اور تم اللہ کے دوست کہلاؤ۔

افسوس۔ اللہ کو دھوکا دے کر اس کی جنت نہیں مل سکتی اور نہ اس کے حکم مانے بغیر اس کی خوش نودی حاصل ہو سکتی ہے۔

ان لوگوں پر خدا کی لعنت ہے جو دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور خود عمل نہیں کرتے۔ لوگوں کو برائیوں سے روکتے ہیں اور خود برائیوں میں گھرے ہوئے ہیں۔

امام کیسا ہونا چاہیے

اے طرح طرح کے ذہن اور بھانت بھانت کے دل والے لوگو، جن کے جسم موجود لیکن عقلیں غائب ہیں، میں تمہیں نرمی اور محبت سے حق کی طرف لانا چاہتا ہوں، لیکن تم اس طرح بھاگتے ہو جیسے شیر کی دہاڑ سے بھیڑ بکریاں۔ میرے لیے کتنا مشکل ہے کہ تم پر عدل اور انصاف کے بھید کھول دوں اور سچ میں جو ٹیڑھا پن آ گیا ہے اسے سیدھا کر دوں۔

خدایا، تو جانتا ہے کہ جو کچھ ہم نے کیا اس میں نہ سلطنت کی لالچ تھی اور نہ دنیا کی دولت کی خواہش تھی، بلکہ ہم چاہتے تھے کہ تیرے دین کی نشانیاں دوبارہ لوٹ آئیں اور تیری بستیوں میں خوش حالی آ جائے تاکہ ظلم تلے کچلے ہوئے تیرے بندے امن اور سلامتی سے رہیں اور وہ جو تیرے حکم دیے گئے ہیں وہ پھر سے جاری ہو جائیں۔

اے اللہ۔ میں وہ پہلا شخص ہوں جو تیری طرف جھکا، جس نے حق کی آواز سنی اور حق کی دعوت کو قبول کیا اور رسول اللہؐ کے سوا کسی نے مجھ سے پہلے نماز نہیں پڑھی۔

تم جانتے ہو کہ جو شخص لوگوں کی آبرو، ان کی جان، ان کے مال، اللہ کے حکم اور مسلمانوں کی سرداری کا ذمے دار ہو وہ کنجوس نہ ہو کیونکہ اس کی نیت لوگوں کے مال پر لگی رہے

www.kitabmart.in

گی۔ وہ جاہل نہ ہو کیونکہ اپنی نادانی سے وہ لوگوں کو گمراہ کر دے گا۔ وہ بداخلاق نہ ہو کیونکہ وہ لوگوں کو اپنے اکھڑپن کے چرکے لگاتا رہے گا۔ وہ لین دین کے معاملے میں بد دیانت نہ ہو کیونکہ وہ ایک کو مال دے گا اور ایک کو محروم کر دے گا۔ وہ فیصلے کرنے کے معاملے میں رشوت خور نہ ہو کیونکہ وہ لوگوں کا حق برباد کرے گا اور انہیں ان کی منزل تک نہ پہنچنے دے گا اور وہ سنّت کو معطل کرنے والا نہ ہو ورنہ وہ امّت کو تباہ اور ہلاک کر دے گا۔

وہ شخص خوش نصیب ہے جسے اپنے ہر عیب کی اِتنی خبر ہو کہ دوسرے میں عیب نہ ڈھونڈتا پھرے۔ (اقتباس)

www.kitabmart.in

ایک حقیقت، ایک سچ

خدا نے جو کچھ دیا اُس پر شکر، اور جو کچھ لے لیا، اُس پر بھی شکر۔ جو نعمتیں دیں، ان پر شکر اور جو امتحان لیا، اُس پر بھی شکر۔ چھپی ہوئی چیزوں کے اندر کیا ہے، اُسے پتا ہے۔ جتنے بھی ہمارے بھید ہیں، وہ جانتا ہے، جو کچھ ہمارے سینے کے اندر ہے، اسے خبر ہے، وہ ہماری آنکھوں کے چوری چھپے اشاروں تک کو جانتا ہے۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی خدا نہیں اور حضرت محمدؐ کو اسی نے چنا اور بھیجا۔ یہ ایسی گواہی ہے کہ اس میں جو کچھ سامنے ہے وہ بالکل وہی ہے جو اس میں چھپا ہوا ہے۔ اس میں دل کی آواز بھی وہی ہے جو زبان کی صدا ہے۔

خدا کی قسم، جو چیز حقیقت ہے اور کھیل تماشا نہیں، جو سچ ہے اور بالکل جھوٹ نہیں، وہ صرف موت ہے۔ اس کے پکارنے والے نے اپنی صدا لگا دی ہے اور اس کے ہنکانے والے نے جلدی مچا رکھی ہے۔ تم جو بے شمار لوگوں کو زندہ دیکھتے ہو، اس سے دھوکا نہ کھاؤ۔ تم نے تو اپنے سے پہلے والوں کو بھی دیکھا ہے جنہوں نے دولت بٹوری، جو غریبی سے خوف کھاتے رہے اور خود کو مفلسی سے محفوظ سمجھتے رہے، ان کی آرزوؤں کا سلسلہ دراز ہوتا گیا اور سمجھتے رہے کہ موت ابھی دور ہے۔ پھر یہ ہوا کہ موت نے انہیں جا لیا اور انہیں ان کے وطن سے اور محفوظ

www.kitabmart.in

ٹھکانے سے نکال باہر کیا۔ اب وہ تابوت میں پڑے ہوئے تھے اور ایک ایک کر کے لوگ انہیں کاندھا دے رہے تھے اور انگلیوں کی گرفت سے انہیں تھامے ہوئے تھے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جنہوں نے دنیا سے بڑی بڑی امیدیں لگا رکھی تھیں، پکے پکے مکان بنائے تھے، بے حساب مال اور دولت جمع کیے بیٹھے تھے، کس طرح ان کے گھر قبروں میں تبدیل ہو گئے اور سب کیا دھرا تباہ ہو گیا۔ ان کی دولت ان کے وارثوں میں بٹ گئی اور بیویاں دوسروں کے حصے میں آئیں۔ اب وہ نہ اپنی نیکیوں میں اضافہ کر سکتے ہیں اور نہ گناہوں سے توبہ کر کے اللہ کی رضامندی حاصل کر سکتے ہیں۔

تو جس شخص کے دل میں نیکی نے گھر کر لیا وہی آگے نکل گیا اور اس کی محنت کام آئی۔ موقع کو غنیمت جانو اور وہ کام کرو جو تمہیں جنت تک لے جائیں کیونکہ یہ دنیا کوئی پڑاؤ کی جگہ نہیں، صرف آگے جانے کا راستہ ہے تاکہ یہاں سے گزرتے ہوئے تم اپنی مستقل منزل کے لئے مال اسباب اکٹھا کرتے چلو۔ لہٰذا اس سے آگے بڑھ جانے کے لیے تیار رہو اور خیال رکھو کہ کوچ کی سواریاں تمہیں لینے کے لیے دروازے پر لگ گئی ہیں۔

www.kitabmart.in

دنیا سے آگے بھی دیکھو

دنیا اور آخرت، دونوں نے اپنی باگ ڈور اُسی کے حوالے کر رکھی ہے اور زمین اور آسمان نے اپنی کنجیاں اُسی کو سونپ دی ہیں۔ یہ ہرے بھرے درخت صبح و شام اُس کے آگے جھکے رہتے ہیں۔ یہی درخت اپنی شاخوں سے چمکتی ہوئی آگ دیتے ہیں اور اُسی کے حکم سے اپنی غذا کو پھل بنا دیتے ہیں۔

قرآن حکیم

اللہ کی کتاب تمہارے سامنے ہے اور یوں بات کرتی ہے کہ اس کی زبان کبھی تھکتی نہیں۔ یہ ایسا مکان ہے جس کے ستون گرتے نہیں، یہ ایسی طاقت ہے کہ اس کے حامی کبھی کسی سے ہارتے نہیں۔

رسول اکرمؐ

اللہ نے آپؐ کو اس وقت بھیجا جب کہ رسولوں کا آنا رکا ہوا تھا اور دنیا میں جتنے منہ تھے اتنی ہی باتیں تھیں۔ چنانچہ اللہ نے آپ کو تمام پیغمبروں کے بعد بھیجا اور ساتھ ہی وحی کا اترنا

www.kitabmart.in

بھی ختم ہوا۔ آپؑ نے اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جہاد کیا جو اُس سے انکار کرنے لگے تھے اور دوسروں کو اس کے برابر ٹھہرا رہے تھے۔

دنیا

دل کے اندھے کی نگاہ دنیا سے آگے نہیں جاتی۔ وہ اس سے بڑھ کر کچھ نہیں دیکھ سکتا۔ البتہ جس کے دل کی آنکھیں کھلی رہیں، اس کی نگاہ اُس پار نکل جاتی ہے اور وہ جانتا ہے کہ اِس دنیا کے بعد بھی ایک ٹھکانا ہے۔ نگاہ رکھنے والا اس سے نکلنا چاہتا ہے اور اندھا اسی دنیا پر نظریں جمائے رکھتا ہے۔ آنکھیں رکھنے والا اس دنیا سے اگلی منزل کے لئے مال اسباب لیتا ہے لیکن جس کے دل کی آنکھیں بند ہیں وہ چاہتا ہے کہ سب کچھ یہیں جمع کر کے بیٹھ رہے۔

تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ آدمی کا دل ہر شے سے بھر جاتا ہے اور وہ اکتا جاتا ہے۔ بس ایک زندگی ایسی شے ہے کہ وہ کبھی مرنے میں راحت محسوس نہیں کرتا۔ زندگی اور موت کو سمجھ لینا مردہ دلوں کے لیے حیات، نہ دیکھنے والوں کے لیے نگاہ، نصیحت نہ سننے والوں کے لیے کان اور پیاسے کے لیے سیرابی ہے اور اسی میں انسان خود کفیل ہے اور اسی میں اس کی پوری حفاظت ہے۔ یہ اللہ کی کتاب ہے جس کے ذریعے تمہاری آنکھیں دیکھتی ہیں، زبان بولتی ہے، اور کان سنتے ہیں۔ اس کے کچھ حصے دوسرے حصوں کو سمجھاتے ہیں اور بعض حصے کچھ حصوں کی گواہی دیتے ہیں۔ یہ کتاب اللہ کے بارے میں طرح طرح کے خیالات پیش نہیں کرتی اور اپنی بات ماننے والے کو اللہ سے جدا بھی نہیں ہونے دیتی۔ مگر تم نے آپس میں ایکا بھی کیا ہے تو ایک دوسرے سے نفرت پر اور گندگی پر اُگے ہوئے سبزے پر۔ تمہارے درمیان اگر اتفاق ہے تو صرف تمناؤں اور آرزوؤں پر اور تمہارے بیچ اگر دشمنی ہے تو ایک دوسرے سے بڑھ کر مال کمانے پر۔ شیطان نے تمہارا سر چکرا کر رکھ دیا ہے اور فریب نے تمہیں بھٹکا دیا ہے۔ اب میں اپنی اور تمہاری خاطر اللہ ہی کو مدد کے لیے پکارتا ہوں۔

www.kitabmart.in

دوسروں کو برا نہ کہو

دیکھو، جو لوگ گناہوں سے بچے ہوئے ہیں اور خدا نے جنہیں گناہوں سے محفوظ رہنے کی نعمت دی ہے، انہیں چاہیے کہ گناہ کرنے والوں اور حکم نہ ماننے والوں پر رحم کریں اور اپنی بے گناہی کا شکر ہی ان پر غالب رہے اور یہی احساس انہیں دوسروں میں برائیاں ڈھونڈنے سے محفوظ رکھے۔ وہ شخص جو دوسروں پر عیب لگاتا ہے اور انہیں گناہ گار ٹھہراتا ہے وہ یہ کیوں بھول جاتا ہے کہ خود اس نے دوسروں سے بڑھ کر گناہ کیے اور اللہ نے اس پردہ ڈال دیا۔ وہ اُس عیب کی کس طرح برائی کر رہا ہے جس عیب میں وہ خود گرفتار ہے۔ اور اگر اس میں بالکل ویسے ہی عیب نہیں تو ان کے علاوہ دوسرے گناہ کرتا ہے جو اُس عیب سے بھی بڑھ کر ہیں۔ خدا کی قسم اگر اس نے بڑے گناہ نہیں کیے اور صرف چھوٹے گناہ کیے تب بھی کسی دوسرے کے عیب بیان کرنا خود بہت بڑا گناہ ہے۔

اے خدا کے بندے، جھٹ کسی پر گناہ کا عیب نہ لگا کیونکہ ہوسکتا ہے اللہ نے اُسے معاف کر دیا ہو اور یہ نہ سمجھ بیٹھنا کہ کسی معمولی گناہ پر تجھے کچھ نہیں کہا جائے گا کیونکہ ہوسکتا ہے اللہ اسی کے بدلے تجھے عذاب میں ڈال دے۔

www.kitabmart.in

تمہیں چاہیے کہ جو شخص دوسروں کے عیب جان لے وہ اپنی زبان بند رکھے کیونکہ اسے خود اپنے گناہ اچھی طرح معلوم ہیں۔ وہ اس بات پر شکر ادا کرے کہ خدا نے اسے ان جرموں سے محفوظ رکھا ہے جو دوسرے لوگ کر رہے ہیں اور اس بات پر شکر اس طرح ادا کرے کہ اس کا دھیان کسی اور طرف نہ جانے پائے۔

انسان کو چاہیے کہ اپنی زبان کو قابو میں رکھے کیونکہ یہ ذرا سی شے اپنے مالک سے سرکشی اور منہ زوری کرتی رہتی ہے۔ (اقتباس)

www.kitabmart.in

دولت کا استعمال

یادرکھو۔ جو شخص ایسے لوگوں پر احسان کرتا ہے جو اس کے مستحق نہیں اور ایسے لوگوں کے ساتھ نیکی کرتا ہے جو اس کے قابل نہیں، ایسے شخص کی تعریف وہی کرتے ہیں جن کی کوئی حیثیت نہیں اور جو شرارت پر آمادہ ہیں۔ اور وہ جب تک مہربانیاں کرتا رہتا ہے، یہ جاہل کہتے رہتے ہیں کہ اس کا ہاتھ کیسا کھلا ہوا اور وہ کیسا سخی ہے حالانکہ اللہ کی نگاہ میں وہی شخص کنجوس ہے۔

اگر خدا کسی کو دولت دے تو اسے چاہیے کہ آپس والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے، مہمانوں کی خاطر کرے، غریب قیدیوں کو آزاد کرائے، محتاجوں اور قرض میں جکڑے ہوئے لوگوں کی مدد کرے اور خود کو اس بات کے لیے تیار کرے کہ دوسروں کا ہاتھ بٹا کر وہ خود مشکل میں پڑے گا اور اسے صبر کرنا ہوگا کیونکہ جس نے ایسا چلن اختیار کیا اسے دنیا میں بھی عزت ملی اور آخرت میں بھی اُسی پر مہربانی ہوگی۔

ایک اقتباس

اپنے کام سے کام رکھو، آپس کے جھگڑوں کو ختم کرو، توبہ کرو کہ توبہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ اگر تعریف کرنا ہے تو صرف اپنے پالنے والے کی تعریف کرو۔ اور اگر برا کہنا ہے تو اپنے نفس کو برا کہو۔

کسی کی برائی نہ سنو

اے لوگو، اگر تم اپنے کسی بھائی کے بارے میں جانتے ہو کہ وہ نیک ہے اور اس کا چال چلن ٹھیک ہے تو پھر اس کے بارے میں دوسروں کی الٹی سیدھی باتوں پر کان نہ دھرو۔ دیکھو، کبھی تیر چلانے والا تیر چلاتا ہے جو اتفاق سے نشانے پر نہیں بیٹھتا، اسی طرح بات کا تیر بھی خطا ہو سکتا ہے۔ جو بات غلط ہے وہ تو مٹ کر رہتی ہے۔ بے شک اللہ ہر بات کا سننے والا اور ہر چیز کا دیکھنے والا ہے۔ یاد رکھو کہ سچ اور جھوٹ کے درمیان صرف چار انگل کا فرق ہے (اس پر کسی نے حضرت علیؑ سے پوچھا کہ آپ کی اس بات سے کیا مراد ہے تو انہوں نے چاروں انگلیاں ملا کر کان اور آنکھ کے درمیان رکھیں اور کہا) جھوٹ وہ ہے جسے تم کہو کہ میں نے سنا ہے اور سچ وہ ہے جسے تم کہو کہ میں نے دیکھا ہے۔

www.kitabmart.in

ایک اقتباس

اے لوگو۔ وہ زمانہ تمہارے سامنے آنے والا ہے جس میں پورے اسلام کو اس طرح اوندھا کر دیا جائے گا جیسے بھرے ہوئے برتن کو الٹ دیا جاتا ہے۔

اے اللہ، ہماری پیاس بجھا

دیکھو، یہ زمین جو تمہارا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے اور یہ آسمان جو تم پر سایہ کیے ہوئے ہے، دونوں تمہارے رب کا حکم ماننے والے ہیں۔ یہ دونوں جو اپنی برکتوں سے تمہیں مالا مال کر رہے ہیں وہ اس لیے نہیں کہ ان کے دلوں میں تمہارا درد ہے یا یہ چاہتے ہیں کہ تم ان پر مہربان ہو یا یہ تم سے کسی بھلائی کی آس لگائے ہوئے ہیں۔ بلکہ انہیں تو حکم ہے کہ تمہیں فائدے پہنچائیں۔ اسی حکم پر یہ عمل کر رہے ہیں۔ انہیں ذمے داری سونپی گئی ہے کہ تمہاری ضرورتیں پوری کریں اور یہ اسی حکم کو مان رہے ہیں۔

البتہ جب خدا کے بندے برائیاں اختیار کرتے ہیں تو وہ انہیں اس طرح آزماتا ہے کہ پھل کم پیدا ہوتے ہیں، برکتیں اُٹھ جاتی ہیں اور انعاموں کے خزانے بند ہو جاتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ توبہ کرنے والا توبہ کرے اور باز آ جانے والا باز آ جائے، نصیحت حاصل کرنے والا نصیحت حاصل کرے اور گناہوں سے رک جانے والا رک جائے۔

پروردگار نے یہ کیا ہے کہ جس نے معافی مانگی اور توبہ کی، اِسی ادا کو اُس کی روزی کا اور اپنی رحمتوں کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ وہ خود کہتا ہے کہ "اپنے رب سے معافی مانگو کیونکہ وہ بہت

www.kitabmart.in

معاف کرنے والا ہے۔ وہ تمہاری طرف ایسے بادل بھیجے گا جن سے ٹوٹ کر پانی برسے گا اور دولت اور اولاد دے کر تمہاری مدد کرے گا۔"

اللہ اس شخص پر رحم کرے جس نے توبہ کر لی ہو، اپنے گناہوں کی معافی مانگ لی ہو اور مرنے سے پہلے نیک کام کیے ہوں۔

پروردگار، تیری رحمتوں اور نعمتوں کی آس لیے اور تیرے عذاب اور غضب سے ڈرتے ہوئے ہم ان چلمنوں کے پیچھے سے اور گھر کے ان کونوں سے تیری طرف نکل کھڑے ہوئے ہیں جہاں اس وقت ہمارے بچے اور جانور فریادیں کر رہے ہیں۔ خدایا، ہمیں اپنی بارش سے سیراب کر دے۔ ہمیں مایوس نہ کر اور ہمیں قحط سے ہلاک نہ ہونے دے۔ ہمارے نادانوں نے جو برے کام کیے ہیں ان کا حساب ہم سے نہ لے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

اے اللہ، ہم تیرے سامنے جن حالات کی فریاد لے کر آئے ہیں وہ تجھ سے چھپے ہوئے نہیں۔ ہم اُس وقت نکلے ہیں جب سختیوں اور تنگیوں نے ہمارا حال برا کر دیا ہے، اور یہ جو سوکھا پڑا ہے اسی کے دکھوں نے ہمیں تیرے دروازے پر لا کھڑا کیا ہے۔ سخت ضرورتوں نے ہمیں لاچار کر دیا ہے اور مصیبتیں ہم پر چھا گئی ہیں۔ خدایا، ہمیں محروم اور ناکام نہ لوٹانا، ہمارے گناہوں کی ہمیں سزا نہ دینا، ہمارے کاموں کا حساب نہ مانگنا، بلکہ ہم پر بارش اور روزی، محبت اور عنایت برسانا، ایسا مینہ برسانا کہ جس سے سب کا بھلا ہو، سب کچھ سیراب ہو جائے، ہریالی اگے، سوکھے درختوں میں پتے نکل آئیں، جو زمینیں مرگئی ہیں وہ جی اٹھیں۔ ہم پر ایسی بارش برسا کہ پیاس بجھ جائے، ہر طرف میوے اور پھل اگیں، سپاٹ زمینوں پر پانی کا چھڑکاؤ ہو اور نیچی زمینوں میں ندی نالے بہ نکلیں، درخت ہرے بھرے ہو جائیں اور چیزیں سستی ہو جائیں۔

بلاشبہ تو جو چاہے کر سکتا ہے۔

www.kitabmart.in

نیا اور پرانا دین

لوگو۔ تم ایسی دنیا میں جی رہے ہو جہاں تم پر موت کے تیر چلتے رہتے ہیں، جہاں ہر گھونٹ کے ساتھ حلق کا اُچھو اور ہر نوالے کے ساتھ گلے کا پھندا ہے۔ یہاں کوئی نعمت اُس وقت تک نہیں ملتی جب تک کوئی دوسری نعمت ہاتھ سے نکل نہ جائے۔ تمہیں عمر کا ایک دن ملتا ہے تو ایک دن گھٹ بھی جاتا ہے۔ کوئی نیا رزق اس وقت تک نہیں ملتا جب تک پہلا رزق ختم نہ ہو جائے۔ جب تک ایک نقش مٹ نہ جائے، دوسرا نقش نہیں ابھرتا۔ جب تک کوئی نئ چیز پرانی نہ ہو جائے دوسری نئ چیز نہیں ملتی، اور جب تک ایک فصل کٹ نہ جائے، نئ فصل کھڑی نہیں ہوتی۔ ہمارے بڑے چلے گئے جو ہماری جڑ تھے، اب ہم ان کی شاخیں ہیں تو وہ کون سی شاخ ہے جو جڑ کے بغیر رہ سکے۔

اسی خطبے کا ایک حصہ

دین میں کوئی نئ رسم اس وقت تک ایجاد نہیں ہوتی جب تک کوئی سنّت چھوڑی نہیں جاتی۔ دین میں نئ نئ باتوں سے ڈرو اور سیدھے راستے پر چلتے رہو۔ پرانی باتیں ہی اچھی ہیں اور دین میں پیدا کی ہوئی نئ چیزیں سب بُری ہیں۔

www.kitabmart.in

ایک اقتباس

اس دن سے ڈرو جب تمہارے کاموں کی چھان پھٹک ہوگی۔

اس روز سب کچھ لرز اٹھے گا یہاں تک کہ بچے بھی (خوف سے) بوڑھے ہو جائیں گے۔

www.kitabmart.in

آنے والا زمانہ

پروردگار عالم نے حضرت محمدؐ کو حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کے بندوں کو صاف اور دوٹوک لفظوں میں بات کہنے والے قرآن کے ذریعے بتوں کی عبادت سے ہٹا کر اللہ کی عبادت کی طرف اور شیطان کی تابع داری سے نکال کر اللہ کی اطاعت کی طرف لے جائیں۔ مقصد یہ تھا کہ لوگ خدا کو نہیں پہچانتے ہیں، اب پہچان لیں، اُس سے انکار کرتے ہیں تو اقرار کرلیں اور جو اپنی ضد پر اڑے ہیں، اُسے مان لیں۔ اللہ ان کے سامنے یوں جلوہ نما ہے کہ خود تو نظر نہیں آتا مگر ہر طرف اس کی نشانیاں ہی نشانیاں ہیں۔ اس نے اپنے عذاب نازل کر کے دلوں میں ڈر پیدا کیا اور لوگوں کو خبردار کردیا کہ گناہ گار قومیں کیسے تباہ کردی گئیں اور جنہیں تہس نہس ہونا تھا انہیں کیسے غارت کردیا گیا۔

یاد رکھو، میرے بعد تم پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں سچ پردوں میں چھپا ہوگا اور جھوٹ کھلا ہوا اور سامنے ہوگا۔ لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کے بارے میں جھوٹی باتیں کہہ رہے ہوں گے۔ قرآن کو صحیح طور پر پڑھا جائے تو ان کے نزدیک اس کتاب سے زیادہ بے قیمت کوئی چیز نہ ہوگی اور اگر اس کے معنی اور مطلب بدل دیئے جائیں تو یہ لوگ کہیں گے کہ اس

سے زیادہ اچھی کوئی چیز نہیں۔

ان کے شہروں میں نیکی سے بری کوئی چیز نہ ہوگی اور برائی سے اچھی کوئی شے نہ ہوگی۔ چنانچہ قرآن کو تھامنے والے اسے چھوڑ دیں گے اور اسے زبانی یاد کرنے والے اسے بھلا دیں گے۔ بس قرآن اور قرآن والے شہروں سے نکال دیے جائیں گے اور دونوں ایک ہی راستے پر اس طرح چلیں گے کہ انہیں کوئی پناہ دینے والا نہ ہوگا۔ وہ یوں دیکھنے میں تو لوگوں کے درمیان ہوں گے مگر اصل میں ان سے الگ ہوں گے۔ بہ ظاہر تو ان کے ساتھ ہوں گے لیکن ان سے جدا ہوں گے کیونکہ بھٹکنے والے اور سیدھے راستے والے ساتھ نہیں چل سکتے چاہے یوں ساتھ نظر آتے ہوں۔

لوگ پھوٹ اور تفرقے پر ایکا کرلیں گے اور جماعت سے اس طرح کٹ جائیں گے جیسے وہ قرآن کے رہبر ہیں، قرآن ان کا پیشوا نہیں۔ ان کے پاس صرف قرآن کا نام باقی رہ جائے گا اور وہ صرف اس کی لکھائی اور تحریر کو پہچانیں گے۔ اس آنے والے زمانے سے پہلے وہ نیک بندوں کو طرح طرح کے دکھ دے چکے ہوں گے اور اللہ کے بارے میں ان کی سچی باتوں کو جھوٹ قرار دے چکے ہوں گے اور نیکیوں کے بدلے انہیں برائیوں والی سزائیں دی ہوں گی۔

تم سے پہلے لوگوں کی تباہی کی وجہ یہ ہے کہ وہ دنیا کی آرزوؤں کے دامن پھیلاتے رہے اور موت کو نظروں سے اوجھل سمجھتے رہے یہاں تک کہ جب وہ موت آ پہنچی جس کا آنا طے ہے تو انہوں نے بڑی معافیاں مانگیں اور بہت توبہ کی مگر وہ سب کی سب ٹھکرا دی گئیں اور پھر ان پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹا۔

اے لوگو۔ جس نے اللہ سے نصیحت چاہی، اسے نصیحت دی گئی۔ جس نے اللہ کے کلام کو اپنا رہنما بنایا، اسے سب سے سیدھا راستہ دکھایا گیا کیونکہ جس نے اللہ کو پہچانا وہ نڈر رہا اور اس نے چین سے بسر کی البتہ اس کے دشمن پر خوف کی حالت طاری رہی۔

یاد رکھو۔ جس نے اللہ کی عظمت کو مان لیا اس پر یہ اچھا نہیں لگتا کہ اس بات میں کوئی

www.kitabmart.in

بڑائی سمجھے کیونکہ اللہ کو پہچان لینے والوں کی بڑائی جھک جانے ہی میں ہے۔ اُس کی قدرت کو سمجھ لینے والوں کی سلامتی اس کے آگے سر جھکا دینے ہی میں ہے۔ خبردار، حق سے اس طرح نہ بھاگو جیسے صحت مند لوگ خارش زدہ کتے سے اور تن درست لوگ بیمار سے دور بھاگتے ہیں۔ یاد رکھو۔ تم ہدایت کو اس وقت تک نہیں پہچان سکتے جب تک ہدایت کو چھوڑ دینے والوں کو نہ پہچان لو اور قرآن کے قانون پر اس وقت تک عمل نہیں کر سکتے جب تک یہ قانون توڑنے والوں کو نہ جان لو۔ تم اللہ کی کتاب سے اس وقت تک وابستہ نہیں ہو سکتے جب تک اسے چھوڑ کر چلے جانے والوں کو نہ پہچان لو۔

سچ کی تلاش ہے تو اُن کے پاس جاؤ جو سچ پر قائم ہیں کہ یہی لوگ علم کی زندگی اور جہالت کی موت ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا ہر حکم ان کے علم کا پتا دیتا ہے، جن کی خاموشی ان کی گفتگو ہے اور جن کا ظاہر ان کے باطن کے آئینے کی طرح چمکتا ہے۔ یہ لوگ دین کی مخالفت نہیں کرتے اور نہ اس کے بارے میں آپس میں اختلاف کرتے ہیں۔ دین ان کے درمیان سب سے اچھا، سب سے سچا گواہ ہے اور ایک ایسا بے زبان ہے جو مسلسل بول رہا ہے۔

www.kitabmart.in

ایک اقتباس

اگر کسی سچ کو تم ناپسند کرتے ہو، اُس پر تمہارا متفق اور متحد ہونا، کسی ایسے جھوٹ پر تمہارے منتشر ہونے سے اچھا ہے جسے تم پسند کرتے ہو۔

www.kitabmart.in

آخری باتیں

(ابنِ ملجم کے قاتلانہ حملے کے بعد، وفات سے کچھ پہلے حضرت علیؑ نے یہ باتیں کہی تھیں)

لوگو۔ ہر شخص موت سے بھاگتا ہے لیکن اس سے جا ملنے پر مجبور بھی ہے۔ جہاں زندگی کا سفر کھینچ کر لے جاتا ہے وہی زندگی کی آخری منزل ہے، یعنی موت سے بھاگنا ایسا ہی ہے جیسے اُسے پالینا۔ میں نے موت کے چھپے ہوئے راز جاننے کی کوشش میں کتنا ہی زمانہ گزارا اگر اللہ نے ہر بار یہی چاہا کہ اس کے چہرے سے نقاب نہ اٹھے۔ وہاں تک رسائی ممکن نہیں۔ یہ ایسا علم ہے جو قدرت کے خزانے میں محفوظ ہے۔ البتہ میری وصیت یہ ہے کہ خدا کی خدائی میں کسی کو شریک نہ کرنا اور پیغمبرِ اکرمؐ کے طریقے کو ہاتھ سے جانے نہ دینا کہ یہی دونوں دین کے ستون ہیں۔ انہیں ہمیشہ قائم رکھنا اور انہیں دو چراغوں کی طرح روشن رکھنا۔ اس کے بعد اگر تمہاری صفیں بکھر نہیں گئیں تو تم میں کوئی برائی نہیں آئے گی۔

تم میں سے ہر ایک پر اس کی طاقت کے برابر بوجھ رکھا گیا ہے۔ جو کم سمجھ ہیں ان پر بوجھ ہلکا ہے کہ پروردگار مہربان ہے اور رحم کرنے والا ہے۔ دین کا راستہ سیدھا ہے اور اس کا

رہنما علم بھی رکھتا ہے اور دانائی بھی۔

میں کل تمہارا ساتھی تھا۔ آج تمہارے لیے عبرت کی تصویر ہوں اور کل تم سے بچھڑ جاؤں گا۔ اللہ تمہیں اور مجھے، دونوں کو معاف کر دے۔

یہاں جو قدم لڑکھڑا رہے ہیں اگر یہ قدم جمے رہ گئے تو خیر، کیونکہ تم بھی یہی چاہتے ہو، لیکن اگر میرے قدم ڈگمگا گئے تو کوئی بات نہیں۔ کیونکہ ہم گھنی شاخوں کے ایسے سائے میں تھے جو برابر ڈھلتا رہتا ہے۔ ہم ہواؤں کے راستے میں تھے جن کے جھونکے اپنے رخ بدلتے رہتے ہیں اور ایسے بادلوں کے سائے میں تھے جو فضا میں بکھر جاتے ہیں اور زمین پر جن کا نقش تک نہیں رہتا۔

میں کل تمہارا پڑوسی تھا۔ میرا بدن ایک عرصے تک تمہارے درمیان رہا۔ بہت جلد تم میرے بدن کو اس طرح دیکھو گے کہ حرکت کرتے کرتے یوں بے حس ہو گیا جیسے اس نے چپ سادھ لی ہو۔ کتنا اچھا ہو اگر تم میری خاموشی اور میرے بے حرکت جسم سے نصیحت حاصل کرو کیونکہ یہ منظر سیکھنے والوں کے لیے ہر تقریر اور ہر گفتگو سے زیادہ پر اثر وعظ ہے۔

میں تم سے اس طرح رخصت ہو رہا ہوں جیسے پھر ملاقات کا انتظار ہو۔ کل تم میرے اس دور کو یاد کرو گے اور میرے راز تم پر کھل جائیں گے۔ جب میری جگہ خالی ہو گی اور میری جگہ دوسرے آ جائیں گے تب تم مجھے صحیح طور پر پہچانو گے۔

www.kitabmart.in

وہ دور جو آنے والا ہے

لوگوں نے ہدایت کا سیدھا راستہ چھوڑ دیا ہے اور بھٹک کر کوئی دائیں جانب نکل گیا ہے اور کوئی بائیں جانب۔ مگر جو کچھ ہو کر رہنا ہے اور جس کا انتظار ہے اس کے لیے جلدی نہ مچاؤ اور جو کچھ کل ہی تم پر گزرنے والی ہے اس کے ٹل جانے کی تمنا نہ کرو۔ یوں تو بہت ہوا کہ لوگوں نے کسی معاملے میں جلدی چاہی مگر جب وہ معاملہ سر پر آ گیا تو کہنے لگے کہ کاش ایسا نہ ہوتا۔

کل کا دن جب طلوع ہوگا، تب ہوگا۔ سوچو کہ، آج کا دن تم سے کتنا قریب ہے۔ اے لوگو، یہی تو وہ گھڑی ہے جب وہ سب کچھ ہوگا جس کا وعدہ ہے اور وہ فتنے قریب آ گئے ہیں جن کی تمہیں خبر بھی نہیں۔

دیکھو، ہم میں سے جو بھی اُن حالات میں موجود ہوگا وہ چراغ لے کر بڑھے گا اور نیک لوگوں کے راستوں پر چلے گا تا کہ ہر گرہ کو کھولے اور ہر غلامی سے آزادی دلائے، اکٹھے ہو جانے والوں کو منتشر کرے اور ٹکڑیوں میں بٹ جانے والوں کو متحد کرے۔ وہ لوگوں کی نگاہوں سے چھپا ہوا ہوگا۔ کھوج لگانے والے کتنی ہی نظریں گاڑیں، اس کے قدموں کے نشان بھی نہ دیکھ سکیں گے۔ اُس وقت ایک قوم پر اس طرح (سچائی کی) دھار بٹھائی جائے گی جیسے

www.kitabmart.in

لوہار کسی تلوار پر دھار بٹھاتا ہے۔ قرآن کے نور سے ان کی آنکھیں روشن ہوں گی۔ اللہ کی کتاب کے معنی اور مطلب ان کے کانوں میں پڑتے رہیں گے اور علم کے ساغر انہیں صُبح و شام پلائے جائیں گے۔

اِسی خطبے کا ایک حصہ

بھٹکے ہوئے لوگوں کا زمانہ لمبا ہوتا گیا تا کہ اچھی طرح بدنام ہو جائیں اور ان پر بجا طور پر سختیاں ٹوٹیں، یہاں تک کہ وہ زمانہ اپنے خاتمے کو پہنچا اور ایک قوم فتنوں کی طرف چل پڑی اور اس نے لڑنے کے لیے ہتھیار اٹھالیے۔ اُس وقت وہ لوگ بھی سامنے آ گئے جو اپنے صبر کا احسان نہیں جتاتے تھے اور اللہ کی راستے میں جان دے دینے کو کوئی کارنامہ نہیں سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ جب اللہ کے حکم سے مصیبت کا زمانہ ختم ہوا تو انہوں نے اپنے اونچے خیالات کو دوسرے لوگوں میں پھیلایا اور اپنے راہ نما کی ہدایت کے مطابق اللہ کا حکم ماننے لگے۔

لیکن جب اللہ نے اپنے نبیؐ کو اٹھالیا تو ایک گروہ الٹے پاؤں پلٹ گیا اور ایسا بھٹکا کہ تباہ ہو گیا۔ یہ وہ لوگ تھے جو اپنے غلط سلط عقیدوں پر بھروسا کر بیٹھے، قریب والوں کو چھوڑ کر بے گانوں کے ساتھ اچھے سلوک شروع کر دیے، جن آپس والوں سے محبت کرنے کا حکم تھا ان کا ساتھ چھوڑ گئے، اپنی عمارت کو مضبوط بنیادوں سے اکھاڑا اور اسے کسی نامناسب جگہ لے جا کر کھڑا کیا۔ یہ گروہ خطاؤں کا انبار اور گمراہی کا دروازہ ہے۔ یہ لوگ حیران و پریشان مارے مارے پھر رہے تھے اور فرعونوں کے لوگوں کی طرح نشے میں مدہوش تھے۔ یہ لوگ یا تو دنیا کی طرف جھکے اور اسی کے ہو رہے یا آخرت کو بھلا بیٹھے اور دین سے دور ہو گئے۔

www.kitabmart.in

فتنوں سے ہوشیار

کہتے ہیں کہ اس خطبے میں حضرت علی نے بنو امیّہ اور بنو عباس کے زمانوں میں سر اٹھانے والے فتنوں کی طرف سے خبردار کیا ہے لیکن غور کیا جائے تو بات اس سے آگے تک جاتی ہے۔

میں خدا کی حمد کرتا ہوں اور اس کی مدد چاہتا ہوں تا کہ مجھے وہ سب کچھ مل جائے جو انسان کو شیطان سے دور رکھتا ہے اور اس کے پھندے اور دھوکے میں نہیں آنے دیتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں اور حضرت محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اور اسی نے رسولؐ کو پسند کیا اور چنا۔ وہ سب سے اس قدر بڑھ کر ہیں کہ کوئی ان کی برابری نہیں کرسکتا۔ سوچو کہ لوگ اندھیروں میں بھٹک رہے تھے، جہالت حد سے گزر چکی تھی اور مزاج میں سختی آ گئی تھی۔ لوگ حلال کو حرام اور سمجھ داروں کو ذلیل سمجھنے لگے تھے۔ وہ رسولوں سے خالی زمانے میں جی رہے تھے اور کفر کی حالت میں مر رہے تھے کہ آنحضرتؐ کے نور سے شہر کے شہر جگمگا اٹھے۔

لیکن اب تم، اے عرب لوگو! ایسی مصیبتوں کا نشانہ بننے والے ہو جو قریب آ چکی ہیں لہٰذا دولت کے نشے میں نہ ڈوبنا، مار ڈالنے والے عذاب سے ہوشیار رہنا، شک و شبہے کے اندھیروں اور فساد کے ٹیڑھے راستوں میں خبردار رہنا کیونکہ اس وقت دلوں کے اندیشے

حقیقت بن رہے ہوں گے، چھپے ہوئے خطرے نگاہوں کے سامنے ابھر رہے ہوں گے اور وقت کی چکّی کا دھُرا مضبوط ہو رہا ہوگا۔ یہ فتنے شروع شروع میں خفیہ راستوں سے آتے ہیں اور آگے چل کر ایسے کھلتے ہیں کہ مصیبت بن جاتے ہیں۔ یہ شروع ایسے ہوتے ہیں جیسے چھوٹے بچّوں کی اٹھان ہوتی ہے لیکن پھر اپنے آثار پتھر پر بننے والے نشان کی طرح چھوڑ جاتے ہیں۔ دنیا کے ظالم گٹھ جوڑ کر کے ان کے وارث ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ان میں جو پہلا ہوتا ہے وہی آخر والے کا بھی رہنما ہوتا ہے اور ان میں جو آخر ہوتا ہے، وہ پہلے والے ہی کے راستے پر چلتا رہتا ہے۔ یہ لوگ اس گھٹیا دنیا پر جان دیتے ہیں اور اس گلے سڑے جانور پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ جلد ہی پیچھے رہ جانے والے اپنے رہنما سے اور رہنما اپنے پیچھے چلنے والوں سے تنگ آ جائیں گے۔ آپس میں دشمن بن کر ایک دوسرے کا ساتھ چھوڑ دیں گے اور آمنا سامنا ہوگا تو ایک دوسرے پر لعنت ملامت کریں گے۔ اس کے بعد ایسا زمانہ آئے گا جو لوگوں کے سکھ چین کو مٹا کر رکھ دے گا، ہر طرف تباہی مچائے گا اور اللہ کے بندوں پر سختی کے ساتھ حملہ آور ہوگا۔ اس وقت اپنے راستے پر قدم جما کر چلنے والوں کے پاؤں لڑکھڑا جائیں گے اور سیدھے راستے پر چلنے والے لوگ بہک جائیں گے۔ جب اس فتنے کا حملہ ہوگا تو لوگوں کی خواہشوں میں ٹکراؤ ہوگا، ان کی رائے میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔ جو سر اٹھا کر اس فتنے کو دیکھے گا، فتنہ اس کا سر توڑ دے گا۔ جو اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کرے گا، یہ اسے جڑ سے اکھاڑ دے گا۔ لوگ ایک دوسرے کو اس طرح کاٹنے دوڑیں گے جیسے گلّے میں بھرے ہوئے گدھے ایک دوسرے کو نوچتے ہیں۔ دین کی بٹی ہوئی رسی کے بل کھل جائیں گے۔ زمین پر اندھیرا چھا جائے گا، علم اور عقل چپ سادھ لیں گے اور ظالموں کی زبانیں کھل جائیں گی۔ یہ فتنہ بیابانوں میں رہنے والوں کو ہتھوڑوں سے کوٹے گا اور اپنے سینے سے دبا کر انہیں ریزہ ریزہ کر دے گا۔ اس سے اٹھنے والی دھول میں اکیلے دوکیلے مسافر برباد ہو جائیں گے اور اس کے راستوں میں چلے جانے والے قافلے راہ ہی میں مارے جائیں گے، مقدر میں کڑواہٹ بھر جائے گی، دودھ کے بدلے تازہ خون دوہا جائے گا۔ دین کے مینار گر جائیں گے، یقین کے دھاگے ٹوٹ جائیں

www.kitabmart.in

گے، عقل منداس سے بھاگیں گے اور شر پسند اس میں برابر کے شریک ہو جائیں گے۔ یہ فتنہ گرج چمک کے ساتھ آئے گا اور اس قدر سخت اور تیز ہو گا کہ رشتے ٹوٹ جائیں گے اور دین کا دامن چھوٹ جائے گا۔ اس سے الگ تھلگ رہنے والا بھی اس میں الجھ جائے گا اور اس سے بھاگنے والا بھی اپنے قدم اس سے باہر نہ نکال سکے گا۔

اسی خطبے کا ایک حصہ

بہت سے لوگ قتل ہو جائیں گے اور ان کا خون رائیگاں جائے گا اور کچھ اتنے ڈرے سہمے ہوئے ہوں گے کہ پناہ ڈھونڈتے پھریں گے۔ انہیں ایمان کے نام پر قسمیں دے دے کر دھوکا دیا جائے گا۔ تم فتنوں کا راستہ دکھانے والے نشان اور نئی نئی رسموں کے بانی نہ بننا اور اُسی راستے پر قدم جمائے رکھنا جس پر ایمان والوں کی جماعت چل رہی ہو گی اور جس پر اللہ کا حکم ماننے والوں کا عمل اور کردار قائم ہو گا۔ اللہ کے پاس مظلوم بن کر جانا، ظالم بن کر نہ جانا۔ شیطان کے راستوں اور ظلم کے ٹھکانوں سے بچنا۔ اپنے پیٹ میں حرام لقمے نہ ڈالنا کیونکہ تم اس کی نگاہوں کے سامنے ہو جس نے خطا کو تمہارے لیے حرام کیا ہے اور فرماں برداری کی راہیں آسان کر دی ہیں۔

ایک اقتباس

وہ نیک نامی جسے اللہ لوگوں میں عام کرادے اُس مال و دولت سے کہیں اچھی ہے جسے انسان مر کر دوسروں کے لیے چھوڑ جائے گا۔

www.kitabmart.in

ابھرنے والا ابھر چکا ہے

ساری تعریف اُس اللہ کے لیے ہے جس کی بنائی ہوئی کائنات پتا دیتی ہے کہ وہ موجود ہے۔ جس کے پیدا کیے ہوئے جان دار ظاہر کرتے ہیں کہ وہ قدیم ہے اور جس کی بنائی ہوئی چیزوں کی یک رنگی اس بات کا ثبوت ہے کہ اس جیسا کوئی نہیں ہے۔ ہماری سمجھ بوجھ اس تک نہیں پہنچ سکتی پھر بھی پردے اسے چھپا نہیں سکتے کیونکہ بنانے والے اور بننے والے میں، گھیرنے والے اور گھِرنے والے میں اور پالنے والے اور پلنے والے میں فرق ہے۔ وہ ایک ہے مگر یوں نہیں کہ اسے گنا جائے۔ اس نے سب کچھ بنایا ہے مگر یوں نہیں کہ اس کے لیے حرکت کرے اور دکھ اٹھائے۔ وہ سنتا ہے لیکن اسے کان درکار نہیں۔ وہ دیکھتا ہے مگر اسے آنکھوں کی ضرورت نہیں۔ وہ موجود ہے لیکن ہم اسے چھو نہیں سکتے۔ وہ دور ہے لیکن فاصلے کے معاملے میں نہیں۔ وہ ظاہر ہے لیکن دیکھا نہیں جا سکتا۔ وہ نظر نہیں آتا مگر یوں نہیں کہ اس کا جسم شفاف اور باریک ہے۔

وہ سب چیزوں سے اس لیے الگ ہے کہ ان پر حاکم ہے اور سب چیزیں اُس سے اِس لیے الگ ہیں کہ انہیں اس کے آگے جھکنا ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ جس نے اللہ کی خوبیوں کو گننے کی کوشش کو اُس نے اس کی حد بندی کر دی۔ جس نے اسے محدود سمجھا وہ اسے گنے جانے کے قابل چیزوں کی فہرست میں لے آیا، اور جس نے اسے شمار کے قابل سمجھا اُس

www.kitabmart.in

نے یہ نہ مانا کہ وہ ہمیشہ سے ہے، اور جس نے یہ بیان کیا کہ وہ کیسا ہے، وہ اس کی خوبیاں تلاش کرنے لگا اور جس نے یہ کہا کہ وہ کہاں ہے اس نے اسے کسی جگہ کا پابند سمجھ لیا۔ وہ اُس وقت بھی عالم تھا جب معلوم کرنے کو کچھ نہ تھا اور اس وقت سے مالک ہے جب ملکیت کے لیے کچھ نہ تھا اور اس وقت بھی قادر تھا جب کوئی مقدور نہ تھا۔

www.kitabmart.in

اسی خطبے کا ایک حصہ

دیکھو، ابھرنے والا ابھر چکا ہے، روشن ہونے والا روشن ہو چکا ہے۔ وہ جسے ظاہر ہونا تھا، سامنے آ چکا ہے۔ ٹیڑھے معاملے سیدھے ہو گئے ہیں اور اللہ ایک قوم کے بدلے دوسری قوم اور ایک زمانے کے بدلے دوسرا زمانہ لے آیا ہے۔ حالات کے بدلنے کا ہم نے اسی طرح انتظار کیا جس طرح قحط کے مارے ہوئے لوگ بارش کا انتظار کرتے ہیں۔ بلاشبہ تمہارے امام اللہ کے مقرر کیے ہوئے حاکم ہیں۔ ان ہی کے ذریعے بندے خدا کو پہچانتے ہیں۔ جنت میں وہی جائے گا جو انہیں پہچان لے گا اور جسے یہ اپنا کہہ دیں گے۔ اور دوزخ میں وہی ڈالا جائے گا جو ان کو نہ پہچانے اور یہ اسے نہ پہچانیں۔

پروردگار نے تمہیں دین عطا کیا ہے اور اس دین کے لیے تمہیں چنا ہے کیونکہ اسلام سلامتی کا دوسرا نام ہے اور عزت کا سرمایہ ہے۔ اس کی راہ کو اللہ نے تمہارے لیے چنا ہے اور اس کے کھلے ہوئے علم اور چھپی ہوئی حکمت سے اس کے صاف ثبوت دے دیے ہیں۔ اس کے عجائبات (قرآن) ختم ہونے والے نہیں اور اس کے لطف کم ہونے والے نہیں۔ اسی میں نعمتوں کو بارشیں ہیں اور اندھیروں کے چراغ ہیں۔ اسی کی کنجیوں سے نیکیوں کے دروازے کھلتے ہیں۔ اس کے چراغوں سے اندھیرے مٹتے ہیں۔ اللہ نے تمہیں بتا دیا کہ کون سے میدان تمہارے لیے بند ہیں اور کون سی چراگاہیں تمہارے لیے کھلی ہوئی ہیں۔ جو شِفا چاہتے ہیں ان کے لیے یہ جگہ شافی ہے اور جو خود کفیل ہونا چاہیں ان کے لیے یہ مقام کافی ہے۔

www.kitabmart.in

پانچ عادتیں، جن سے توبہ کرو

انسان کو اللہ کی طرف سے مہلت ملی ہوئی ہے۔ اگر وہ سیدھے راستے پر نہیں چلے گا، کسی کو اپنا رہبر نہیں بنائے گا، غافلوں کے ساتھ اندھیرے غار میں گرے گا اور گناہ گاروں کے ساتھ صبح کرے گا تو وہ روز بھی آئے گا جب اللہ اس کے گناہوں کا نتیجہ اس کے سامنے لائے گا اور اسے غفلت کے پردوں سے باہر نکالے گا تو یہی انسان اُس چیز کی طرف بڑھے گا جس سے یہ بھاگتا تھا اور اُس چیز سے منہ موڑے گا جس کی طرف اس کا رخ رہا کرتا تھا۔ ایسے لوگوں نے اپنی پسندیدہ چیزیں پا کر اور اپنی خواہشیں پوری کر کے کوئی بھی فائدہ نہ اٹھایا۔

بس اسی مقام سے میں خود بھی ڈرتا ہوں اور تمہیں بھی ڈراتا ہوں۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ انسان اپنی ذات سے فائدہ حاصل کرے، اس لیے کہ آنکھوں والا وہ ہے جو سنے تو غور بھی کرے، دیکھے تو حقیقت کو پہچان لے اور عبرتوں سے سبق لے، سیدھے اور روشن راستے پر چلے اور گڑھوں میں گرنے اور شبہ میں پڑنے سے بچتا رہے۔

وہ جو گم راہ ہیں وہ تو چاہیں گے کہ تم حق کا ساتھ چھوڑ دو، اپنی بات سے پھر جاؤ اور سچ بولنے سے خوف کھاؤ۔ وہ چاہیں گے کہ تمہیں اپنے اوپر قابو پانے کا موقع نہ دیں۔

اے سننے والے۔ اپنی مدہوشی سے ہوش میں آ۔ غفلت کی نیند سے جاگ اور دنیا کے سامان کے لیے دوڑ دھوپ کم کر اور جو سچی باتیں نبی اُمّیؐ کی زبان سے تیرے پاس پہنچی ہیں ان

پر اچھی طرح سوچ بچار کر کیونکہ انہیں اختیار کرنا ضروری ہے اور ان سے چھٹکارا بھی نہیں ہے۔ اگر کوئی ان باتوں کے خلاف چلے تو تو اس سے منہ پھیر کے دوسرے راستے پر چل پڑا اور اسے اس کی مرضی پر چھوڑ دے۔ فخر کرنا چھوڑ دے۔ خود کو بڑا سمجھنا ختم کر دے۔ قبر کو یاد رکھ کہ تجھے اُسی راستے سے گزرنا ہے۔ تو جیسا کرے گا، ویسا ہی پھل پائے گا اور جیسا بوئے گا ویسا ہی کاٹے گا۔ جو سامان آج آگے بھیجے گا، وہی کل تجھے ملے گا۔ قدم آگے بڑھانے کے لیے راستہ بنا لے اور کل کے لیے سامان آج ہی تیار کر لے۔ اے سننے والے، ڈر۔ خوف کر۔ کوشش کر، اے غافل کوشش کر۔ تجھے یہ خبر وہی کر سکتا ہے جسے خود بھی خبر ہے۔

دیکھو، قرآن مجید میں خدا نے کچھ اصول بتائے ہیں جن کو بدلا نہیں جا سکتا اور جن کی بنا پر وہ انعام دیتا ہے یا سزا دیتا ہے۔ ان کی وجہ سے وہ رضا مند ہوتا ہے یا ناراض ہوتا ہے۔ ان اصولوں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ انسان کتنی عبادت کرے اور کتنے خلوص سے ان پر عمل کرے۔ میں دو چار عادتیں بتاتا ہوں کہ اگر یہ عادتیں انسان میں موجود ہیں اور وہ ان کو چھوڑے بغیر اور ان پر توبہ کیے بغیر مر جائے تو خدا کے سامنے حاضر ہونا کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

(ایک تو یہ کہ) عبادت میں سوچتا ہو کہ کوئی اور بھی اللہ کا شریک ہے۔ (دوسرے یہ کہ) کسی کی جان لے کر اپنا غصہ ٹھنڈا کیا ہو۔ (تیسرے یہ کہ) دوسرے کے کام پر عیب لگایا ہو۔ (چوتھے یہ کہ) دین میں کوئی نئی رسم جاری کر کے اپنا کام نکالا ہو اور (پانچویں یہ کہ) لوگوں سے دورخی چال چلتا ہو یا کچھ لوگوں سے کچھ کہتا ہو اور دوسرے لوگوں سے کچھ اور۔ ان باتوں کو سمجھ لو کیونکہ یہ مثالیں ان سے ملتے جلتے لوگوں کے لیے رہنما ہوا کرتی ہیں۔

جو چوپائے ہیں ان کی زندگی کا مقصد اپنا پیٹ بھرنا ہے۔ جو درندے ہیں ان کی زندگی کا اصول ایک دوسرے کو پھاڑ کھانا ہے۔ جو عورتیں ہیں ان کا سارا زور بناؤ سنگھار اور فساد پر ہے۔ مومن وہ ہیں جو غرور اور گھمنڈ سے دور رہتے ہیں، جو مہربان ہیں اور جو اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں۔

(کہا جاتا ہے یہ حضرت علی نے یہ تقریر اس وقت کی جب وہ بصرہ کی طرف جا رہے تھے جہاں بعد میں وہ جنگ ہوئی جو جنگِ جمل کہلائی اور جس میں ہزاروں جانیں گئیں)

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

ہم رسولؐ سے کس طرح قریب ہیں

عقل مند وہ ہے جو دل کی آنکھوں سے اپنا انجام دیکھ لیتا ہے اور اس کی اونچ نیچ کو پہچان لیتا ہے۔ دعوت دینے والے نے دعوت دی اور حفاظت کرنے والے نے حفاظت کی۔ اب تمہارا فرض ہے کہ دعوت دینے والے کی آواز پر اٹھ کھڑے ہو اور حفاظت کرنے والے کے قدموں کے نشان پر چلو۔

لوگ فتنوں کے دریا میں ڈوب گئے ہیں اور رسولؐ کی سنت کو چھوڑ کر نئی رسمیں ایجاد کر لی ہیں۔ جو مومن ہیں وہ چپ سادھے بیٹھے ہیں اور بھٹکے ہوئے جھوٹے لوگ بولنے لگے ہیں۔ ہم رسولؐ سے اس طرح قریب ہیں جیسے بدن پر لباس ہوتا ہے۔ ہم ان کے خزانہ دار ہیں، اور ان کے دروازے ہیں۔ یوں بھی گھروں میں دروازوں ہی کے راستے آیا جاتا ہے۔ جو دروازوں کو چھوڑ کر کسی اور طرف سے آئے وہ چور کہلاتا ہے۔

اسی خطبے کا ایک حصہ

ان ہی قرابت داروں کے بارے میں قرآن کی نفیس آیتیں اتری ہیں۔ وہی اللہ کے علم کے خزانے ہیں لہٰذا جب بولتے ہیں تو سچ کہتے ہیں اور جب چپ رہتے ہیں تو کسی اور کو بات میں پہل کرنے کا حق نہیں ہوتا۔ ہر قوم کے رہنما کا فرض ہے کہ اپنے پیچھے آنے والوں

سے سچ بولے، اپنی عقل کو گم نہ ہونے دے۔ آخرت کی طرف جانے والوں میں شامل ہو کیونکہ وہ ادھر ہی سے آیا ہے اور اسے پلٹ کر ادھر ہی جانا ہے۔ یقیناً دل کی آنکھوں سے دیکھنے والے اور دیکھ کر عمل کرنے والے کا عمل جب شروع ہوتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ عمل اس کے لیے فائدہ مند ہے یا نہیں۔ اگر فائدہ مند ہے تو اسے انجام دیتا ہے اور اگر نقصان دہ ہے تو باز رہتا ہے۔ جسے علم نہ ہو اور وہ عمل کرے تو وہ ایسے غلط راستے پر چل نکلتا ہے کہ جس قدر راستہ طے کرتا جاتا ہے، منزل سے دور ہوتا جاتا ہے۔ البتہ علم کے ساتھ عمل کرنے والا صاف اور روشن راستے پر چلتا ہے۔ اس لیے دیکھنے والے کو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ آگے بڑھ رہا ہے یا پیچھے ہٹ رہا ہے۔

اور یاد رکھو کہ انسان جیسا باہر سے نظر آتا ہے، اندر سے بھی ویسا ہی ہوتا ہے۔ جس کا ظاہر اچھا ہوتا ہے اس کا باطن بھی اچھا ہوتا ہے اور جس کا ظاہر خراب ہوتا ہے اس کا باطن بھی خراب ہوتا ہے۔ سچے رسولؐ نے کہا ہے کہ یہ ہو سکتا ہے کہ اللہ ایک بندے کو دوست رکھے (اس کے ایمان پر ہونے کی وجہ سے) لیکن اس کے عمل سے بیزار رہے۔ اور کبھی عمل کو دوست رکھے اور عمل کرنے والے سے بیزار رہے (اس کے ایمان پر نہ ہونے کی وجہ سے)۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ عمل ایک اگنے والے سبزے کی طرح ہے اور سبزہ پانی کے بغیر نہیں رہ سکتا جب کہ پانی طرح طرح کا ہوتا ہے۔ لہٰذا جہاں پانی اچھا ہوگا، پیداوار بھی اچھی ہوگی اور پھل بھی میٹھے ہوں گے اور جہاں پانی برا ہوگا، پودے بھی برے ہوں گے اور پھل بھی کڑوا ہوگا۔

www.kitabmart.in

چمگادڑ کیسا عجیب وغریب ہے

ساری تعریف اُس اللہ کے لیے ہے جس کے متعلق علم کی حقیقت کو بیان کرنا ممکن نہیں اور جس کی عظمت نے عقل کو آگے بڑھنے سے روک دیا ہے لہٰذا یہ عقل اس کی سلطنت کی حدوں تک نہیں پہنچ پاتی۔ اللہ ہی حق ہے اور اُس نے ہم پر یہ بات کھولی ہے کہ حق کیا ہے۔ وہ اُن چیزوں سے بھی زیادہ کھلا ہوا ہے اور سامنے ہے جو آنکھوں کو نظر آتی ہیں لیکن یہ ممکن نہیں کہ عقلیں اس کی سرحد مقرر کریں اور وہاں تک جا پہنچیں اور پھر بتائیں کہ وہ کیسا ہے۔ نہ سمجھ بوجھ کے لیے ممکن ہے کہ اس کی مقدار مقرر کریں اور پھر بتائیں کہ وہ کتنا ہے۔ یہ جو اس کی مخلوق ہے اسے بناتے ہوئے اس کے سامنے کوئی مثال نہ تھی، نہ کسی سے اس نے مشورہ لیا تھا اور نہ کسی نے اس کا ہاتھ بٹایا تھا۔ اس نے جو کچھ بنایا، اکیلے اسی کے حکم سے بنا۔ اور اس طرح جو کچھ بھی بنا وہ اس کے آگے جھک گیا۔ اِس مخلوق نے اس کے حکم کو مانا، مخالفت نہیں کی۔ اس کی تعمیل کی، مزاحمت نہیں کی۔

اس نے یہ تمام چیزیں بڑی باریکیوں سے بنائی ہیں جن کے بنائے جانے میں اس کی عجیب سوچ شامل ہے۔ اس کی ایک مثال چمگادڑ ہے۔ سورج کی روشنی کا دامن ہر چیز کے لئے پھیلا ہوا ہے لیکن یہی روشنی چمگادڑ کی آنکھوں کو سکیڑ دیتی ہے اور رات کا اندھیرا جو ہر ایک کی آنکھوں پر نقاب ڈال دیتا ہے، چمگادڑ کی آنکھوں کو کھول دیتا ہے۔ خدا نے اسے سورج کی

روشنی میں نکلنے سے روک دیا ہے اور اجالا پھیلتے ہی اسے اس کے ٹھکانوں میں چھپا دیا ہے۔ دن میں وہ اپنی آنکھوں پر پلکوں کا پردہ ڈالے رہتا ہے لیکن رات کے اندھیرے کو وہ اپنا چراغ بنا کر کھانے کی تلاش میں نکلتا ہے۔ اندھیرے اس کی آنکھوں کو دیکھنے سے نہیں روکتے اور نہ گھٹا ٹوپ تاریکی اس کو راستہ ڈھونڈنے سے باز رکھتی ہے۔ مگر جب سورج اپنے چہرے سے نقاب ہٹاتا ہے اور دن کے اجالے ابھرنے لگتے ہیں اور کرنیں بجّو کے بھٹ کے اندر تک پہنچ جاتی ہیں تو یہ اپنی آنکھوں پر پلکوں کا پردہ ڈال لیتا ہے اور رات کے اندھیرے میں جو کچھ بچا کر رکھا تھا اس پر گزارا کرتا ہے۔

کیا کہنا اُس معبود کا جس نے اس کے لیے رات کو دن، اور روزی کی تلاش کا وسیلہ بنا دیا اور دن کو سکون اور آرام کا وقت قرار دیا۔ اس کے لیے گوشت کے ایسے بازو بنائے جن کے سہارے وہ اڑتے وقت اونچا ہوتا ہے۔ یہ بازو ایسے نرم ہیں جیسے انسان کے کان کی لویں جن میں نہ ہڈیاں ہیں نہ پر مگر رگیں صاف نظر آتی ہیں۔ اس کے دو بازو ہیں جو اتنے نازک بھی نہیں کہ پھڑ پھڑاتے وقت پھٹ جائیں اور اتنے بھاری بھی نہیں کہ اڑنے میں رکاوٹ ڈالیں۔ جب وہ اڑتا ہے تو اس کا بچہ اس سے چمٹا رہتا ہے اور اس کی پناہ میں رہتا ہے۔ ماں جب نیچے اترتی ہے تو بچہ ساتھ ہوتا ہے اور جب اوپر اٹھتی ہے تو بچہ ساتھ بلند ہوتا ہے اور اس وقت تک اس سے الگ نہیں ہوتا جب تک اس کا بدن مضبوط نہ ہو جائے، اس کے پر اس کا بوجھ اٹھانے کے قابل نہ ہو جائیں اور وہ اپنی روزی کے راستوں اور ضرورت کے ٹھکانوں کو پہچان نہ لے۔

پاک ہے وہ پروردگار جو کسی اور کے نمونے کے بغیر ہر شے کا پیدا کرنے والا ہے۔

www.kitabmart.in

آنے والے فتنے (اقتباس)

خطبے کا ایک حصہ

ایمان کا راستہ سب راستوں سے زیادہ چمکتا دمکتا اور تمام چراغوں سے زیادہ روشن ہے۔ ایمان ہی تو ہے جو ہمیں نیکیوں کے راستے پر چلاتا ہے۔ نیکیاں ہیں تبھی تو ہمیں ایمان کی پہچان ہے۔ ایمان سے علم کی دنیا آباد ہوتی ہے۔ علم ہمیں موت سے ڈرنے کا احساس دلاتا ہے۔ موت سے دنیا کے سارے جھنجھٹ ختم ہو جاتے ہیں مگر اسی دنیا کے راستے آخرت تک پہنچا جاتا ہے۔ وہ جنہیں اللہ نے بنایا ہے ان کے لیے قیامت سے اِدھر کوئی منزل نہیں ہے اور وہ سب اُسی آخری پڑاؤ کی طرف تیزی سے چلے جا رہے ہیں۔

اسی خطبے کا ایک اور حصہ

وہ اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی آخری منزل کی طرف چل پڑے۔ جو جس گھر کا مستحق ہے وہیں رہے گا۔ نہ اسے دوسرے گھر سے بدل سکتے ہیں اور نہ اس گھر سے باہر نکل سکتے ہیں۔ نیکیوں کا حکم دینا اور برائیوں سے روکنا' ان دونوں باتوں سے اللہ کو محبت ہے اور اُسے پسند ہیں۔ یہ باتیں موت سے قریب نہیں کرتیں اور روزی کو کم نہیں کرتیں۔

تمہیں چاہیے کہ خدا کی کتاب پر عمل کرو کیونکہ وہ مضبوط رسی کی طرح ہے، وہ روشنی

www.kitabmart.in

پھیلانے والا نور ہے۔ اس میں ایسی شفا ہے جس میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اس میں پیاس بجھانے والی سیرابی ہے۔ جس نے اس کتاب پر عمل کیا وہ اس کی حفاظت میں آ گیا۔ جو اس سے وابستہ ہوا اس کے گناہ معاف ہوئے۔ اس میں کوئی جھول نہیں جسے سیدھا کیا جائے۔ اس میں گم راہی نہیں کہ اسے سیدھے راستے پر لایا جائے۔ اسے کتنا ہی پڑھو، کتنا ہی سنو، یہ پرانی نہیں ہوتی۔ جو کوئی اسی جیسی بات کہتا ہے وہ سچ کہتا ہے۔ جو کوئی اس پر عمل کرتا ہے، وہ آگے ہی بڑھتا جاتا ہے۔

(اس موقع پر ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہمیں یہ بتایئے کہ یہ فتنہ کیا ہے اور کیا آپ نے اس بارے میں رسول اللہؐ سے کچھ پوچھا تھا؟ اس پر حضرت علیؑ نے کہا)

جس وقت یہ آیت نازل ہوئی "کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ اگر وہ ایک بار کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے تو اس کے بعد انہیں کبھی آزمایا نہیں جائے گا اور یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا"۔ اُس وقت میں سمجھ گیا کہ جب تک رسول اللہؐ ہمارے درمیان ہیں ہم پر فتنہ نہیں آئے گا، چنانچہ میں نے کہا کہ 'یارسول اللہؐ یہ کون سا فتنہ ہے جس کی اللہ نے آپ کو خبر دی ہے' تو آپؐ نے فرمایا کہ 'اے علی، یہ امت میرے بعد فتنے میں مبتلا ہوگی'۔ تو میں نے کہا کہ 'یارسول اللہؐ، اُحد کے دن جب شہید ہونے والے مسلمان شہید ہو چکے تھے، شہادت مجھ سے روک لی گئی تھی اور اس بات پر میری پریشانی دیکھ کر کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تمہیں بشارت ہو کہ تم بھی شہید ہو گے۔ اور یہ بھی فرمایا تھا کہ یوں ہی ہو کر رہے گا مگر یہ کہو کہ اُس وقت تمہارے صبر کی کیا حالت ہو گی تو میں نے کہا تھا کہ یارسول اللہؐ، وہ صبر کا نہیں، خوشی اور شُکر کا موقع ہوگا'۔

پھر آنحضرتؐ نے فرمایا۔ 'اے علی، حقیقت یہ ہے کہ لوگ میرے بعد مال اور دولت کی وجہ سے فتنوں میں پڑ جائیں گے اور خدا پر اپنے دین کا احسان جتائیں گے، اس کی رحمت کی آرزو تو کریں گے لیکن اس کے عذاب سے نڈر ہو جائیں گے۔ جھوٹے شک اور شبہ کرنے لگیں گے، غافل کر دینے والی خواہشیں کرنے لگیں گے اور ان ہی باتوں کی وجہ سے حرام کو حلال کر لیں گے۔ یہ لوگ شراب کو انگور اور کھجور کے پانی کا نام دیں گے، حرام مال کو ہدیہ کہنے لگیں

www.kitabmart.in

گے اور اسی طرح سود کو تجارت کا نام دے کر ان سب کو جائز سمجھ لیں گے‘۔
میں نے کہا۔ ’یا رسول اللہؐ، میں اُس وقت لوگوں کو کس درجے پر سمجھوں؟ کیا یہ سمجھوں کہ انہوں نے دین چھوڑ دیا یا وہ فتنے میں مبتلا ہو گئے؟‘ آپ نے فرمایا ’انہیں فتنے میں مبتلا سمجھنا‘۔

اگر تم اپنے کسی بھائی کے عیب چھپاتے ہو تو صرف اس خیال سے
کہ وہ بھی اسی طرح تمہارے عیب چھپائے گا۔ (اقتباس)

www.kitabmart.in

ایک اقتباس

دنیا کا کام ہے کہ صبح کو کسی کی دوست بن کر اس کی طرف سے بدلے لینے لگتی ہے تو شام ہوتے ہوتے ایسی انجان بن جاتی ہے جیسے کوئی جان پہچان ہی نہ تھی۔

www.kitabmart.in

آخرت کی تیاری

ساری تعریف اللہ کی کہ اسی تعریف سے اس کی یاد کا دروازہ کھلتا ہے۔ اسی تعریف سے اس کی عنایت اور رحمت اور بڑھتی ہے اور یہی تعریف اس کی نعمت اور عظمت کا راستہ دکھاتی ہے۔

اے اللہ کے بندو۔ جو لوگ جا چکے، وقت ان کے ساتھ جس طرح پیش آیا، باقی رہ جانے والوں کے ساتھ بھی ویسے ہی پیش آئے گا۔ جو وقت گزر گیا وہ لوٹ کر نہیں آنے کا اور موجودہ وقت میں جو کچھ ہے، وہ ہمیشہ رہنے والا نہیں۔ جو کام اس نے شروع میں کیے، آخر میں بھی کرے گا۔ اس کے ظلم ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔ اس کے پرچم آگے پیچھے چلے جاتے ہیں۔ گویا تم آخری دن سے جڑے ہوئے ہو جو تمہیں اُس طرح تیزی سے ہنکائے لیے جا رہا ہے جیسے ہنکانے والا اُن اونٹنیوں کو ہنکاتا ہے جن کا دودھ سات مہینوں سے خشک ہو۔

جو شخص خود اپنی ذات کو سنوارنے کے بجائے دوسرے کاموں میں لگا رہتا ہے وہ اندھیروں میں بھٹکتا رہ جاتا ہے اور تباہی میں الجھ جاتا ہے۔ شیطان اسے گناہوں میں ڈبو دیتا ہے اور اس کے برے کاموں کو بنا سنوار کر دکھاتا ہے۔ جو لوگ نیک عمل کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں، ان کا سفر جنت میں تمام ہوتا ہے اور جو گناہوں میں پڑے ہوتے ہیں ان کا خاتمہ دوزخ میں ہوتا ہے۔

اے اللہ کے بندو۔ یاد رکھو کہ نیکی ایک مضبوط قلعہ ہے اور بدی ایک کم زور چار دیواری ہے کہ جو نہ اپنے رہنے والوں کو تباہیوں سے بچا سکتی ہے اور نہ پناہ مانگنے والوں کی حفاظت

www.kitabmart.in

کر سکتی ہے۔ جان لو کہ گناہوں کا ڈنک نیکی ہی سے نکالا جا سکتا ہے اور پختہ ایمان کے ذریعے ہی سب سے اونچی منزل حاصل ہو سکتی ہے۔

اے اللہ کے بندو۔ اللہ سے ڈرو۔ خود اپنی ذات کے معاملے میں اللہ سے ڈرو جو تمہیں بہت پیاری اور نہایت عزیز ہے کیونکہ اللہ تمہیں سچائی کا راستہ صاف صاف دکھا چکا ہے اور اس راستے کو روشن کر چکا ہے۔ لہٰذا اب دونوں میں سے ایک چیز چن لو۔ یا تو ہمیشہ کی بدنصیبی یا ہمیشہ کی خوشی۔ تمہیں چاہیے کہ اُن ہمیشہ رہنے والے دنوں کے لیے آج مٹ جانے والے دنوں کے دوران ہی ضرورت کا مال اسباب جمع کر لو۔ تمہیں بتا دیا گیا ہے کہ راستے کے لیے کن چیزوں کی ضرورت ہے۔ تمہیں چل پڑنے کا حکم دیا جا چکا ہے اور یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ چل پڑنے میں جلدی کرو۔ تم تو اُن قافلوں جیسے ہو جو راستے میں ٹھہر جاتے ہیں اور جنہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ کوچ کا حکم کب دیا جائے گا۔ ہوشیار۔ جسے آخرت ہی کے لیے بنایا گیا ہو اسے اِس دنیا سے کیا لینا دینا۔ جس دولت سے اسے جلد ہی محروم کر دیا جائے گا اُس دولت سے اسے کیا حاصل۔ اس کا تو بس حساب کتاب اس کے ذمے رہ جائے گا۔

اللہ کے بندو۔ اللہ نے جس بھلائی کا وعدہ کیا ہے اس کا ساتھ نہ چھوڑو اور جس برائی سے روکا ہے اس کی طرف مت بڑھو۔

اے اللہ کے بندو۔ اس دن سے ڈرو جب تمہارے کاموں کی چھان پھٹک ہو گی۔ اس روز سب کچھ لرز اٹھے گا یہاں تک کہ بچے بھی (خوف سے) بوڑھے ہو جائیں گے۔

اے اللہ کے بندو۔ یاد رکھو کہ خود تمہارا ضمیر تمہارا نگراں ہے۔ تمہارا انگ انگ تم پر نگاہ رکھے ہوئے ہے اور سچ بولنے والے چوکیدار تمہارے کاموں اور تمہاری سانسوں تک کا حساب رکھ رہے ہیں۔ رات کا اندھیرا بھی ان کو نہیں چھپا سکتا، بند دروازوں کی آڑ میں بھی تم ان سے چھپ کر نہیں رہ سکتے۔ یہ سمجھ لو کہ آنے والا کل گزرنے والے آج سے زیادہ قریب ہے۔ آج کا دن اپنا سب کچھ لے کر چلا جائے گا اور آنے والا کل اس کے پیچھے پیچھے لگا ہوا ہے اور آیا ہی چاہتا ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے تم میں سے ہر ایک زمین کے اس مقام پر پہنچ چکا ہے جہاں ہر

www.kitabmart.in

ایک اکیلا رہ جائے گا۔ چاہو تو اسے قبر کہہ لو۔ اس تنہائی کے گھر، وحشت کی قیام گاہ اور اس اکیلے پن کی جلاوطنی کا کیا حال بیان کیا جائے۔ تصور کرو کہ قیامت کی گونج تم تک پہنچ چکی ہے اور قیامت تمہیں اپنے گھیرے میں لے چکی ہے اور تمہیں آخری فیصلے کے لیے قبروں سے نکالا جا چکا ہے۔ وہ جگہ آ گئی جہاں کوئی جھوٹ کام نہیں آ رہا ہے، تمام حیلے بہانے بے کار جا رہے ہیں۔ سچ بات ثابت ہو چکی ہے اور تمہارا کیا دھرا تمہیں تمہارے انجام تک پہنچا چکا ہے۔ لہٰذا عبرتوں سے نصیحت حاصل کرو، زمانے کے انقلاب سے سیکھو اور جو کوئی بھی تمہیں خبردار کر رہا ہے اس کی بات سے فائدہ اٹھاؤ۔

یہ دنیا اس شخص کے لیے سب سے برا گھر ہے جو اسے برا نہ سمجھے اور اس میں رہ کر اس سے ڈرتا نہ ہو۔ (اقتباس)

www.kitabmart.in

ایک اقتباس

تمہیں چاہیے کہ جو شخص دوسروں کے عیب جان لے وہ اپنی زبان بند رکھے کیونکہ اسے خود اپنے گناہ اچھی طرح معلوم ہیں۔

www.kitabmart.in

اچھا پڑوسی

میں تمہارا اچھا پڑوسی بن کر رہا اور جہاں تک ہوسکا تمہاری حفاظت کرتا رہا اور تمہیں ذلت کے پھندوں اور ظلم کے بندھنوں سے آزاد کیا۔ یہ صرف تمہاری تھوڑی سے بھلائی کے شکریے میں تھا جب کہ میں تمہاری ان بہت سی برائیوں کی طرف سے آنکھیں پھیرے رہا جنہیں میں نے دیکھ لیا تھا اور جو میری موجودگی میں ہوتی رہیں۔

www.kitabmart.in

ایک اقتباس

عبرتوں سے نصیحت حاصل کرو، زمانے کے انقلاب سے سیکھو اور جو کوئی بھی تمہیں خبردار کر رہا ہے اس کی بات سے فائدہ اٹھاؤ۔

www.kitabmart.in

اللہ کی تعریف

اللہ کے حکم میں انصاف ہی انصاف ہے اور حکمت ہی حکمت ہے۔ وہ خوش ہے تو اسی میں امان ہے اور رحمت ہے۔ وہ فیصلہ کرتا ہے تو علم سے اور معاف کرتا ہے تو نرمی سے۔ پروردگار، تو جو کچھ لے لیتا ہے، جو کچھ دیتا ہے، تو جو شفا دیتا ہے اور جو امتحان لیتا ہے، میں ان سب پر تیری تعریف کرتا ہوں، ایسی تعریف جو تجھے بے حد پسند ہو، نہایت محبوب ہو اور ہر تعریف سے بڑھ کر ہو، اتنی تعریف کہ ساری کائنات اس سے بھر جائے اور جہاں تک تو چاہے، وہاں تک پہنچے۔ ایسی تعریف جس کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو اور نہ تجھ تک پہنچنے سے روکی جاسکے، ایسی تعریف کہ جسے گنا جائے تو گنتی ختم نہ ہو اور یوں جاری رہے کہ کبھی تمام نہ ہو۔

تو کتنا بڑا ہے، ہم نہیں جانتے مگر اتنا جانتے ہیں کہ تو موجود ہے اور ساری دنیا ئیں تیرے ارادے سے قائم ہیں۔ تیرے لیے نہ غنودگی ہے اور نہ نیند۔ نہ کوئی نظر تجھ تک پہنچ سکتی ہے اور نہ دیکھنے کی قوت تجھے پا سکتی ہے۔ البتہ تو ہر نگاہ کو دیکھ رہا ہے اور عمروں کو شمار کر چکا ہے۔ لوگوں کے ماتھوں سے پیروں تک سب کچھ تیری گرفت میں ہے۔

تو نے جو کچھ بنایا، ہم اسے دیکھ رہے ہیں۔ تیری قدرت پر حیران ہیں اور تیری اتنی

www.kitabmart.in

بڑی سلطنت پر تیرے گن گا رہے ہیں۔ لیکن یہ سب تو کچھ بھی نہیں۔ تیری جو مخلوق ہماری نگاہوں سے اوجھل ہے، جس تک ہماری نظر نہیں پہنچ سکتی اور جس کے قریب جا کر ہماری عقل ٹھہر گئی ہے اور جہاں ہمارے اور تیری مخلوق کے بیچ پردے پڑے ہوئے ہیں، وہ تو کہیں زیادہ عظیم ہے۔ لہٰذا اگر کوئی اپنا دل ہر طرح کے وہم سے خالی کر لے، غور اور فکر سے کام لے اور سمجھنا چاہے کہ تو نے یہ کائنات کیسے پھیلائی، رنگ رنگ کی مخلوق کیسے پیدا کی اور فضاؤں میں آسمان کو کیسے بچھایا اور پانی کی موجوں پر زمین کو کس طرح پھیلایا تو اس کی نگاہ تھک کر پلٹ آئے گی، عقل ہار جائے گی، کان دنگ رہ جائیں گے اور فکر اپنا راستہ بھول جائے گی۔

جو باتیں تم نہیں جانتے انہیں منہ سے نہ نکالو کیونکہ زیادہ تر سچائی ان ہی چیزوں میں ہے جن سے تم بے خبر ہو۔ (اقتباس)

پیغمبروں کی باتیں

کچھ لوگ یہ سمجھ بیٹھے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں۔
خدا کی قسم وہ جھوٹے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جو رحمت کا امیدوار ہو اس کے عمل میں اس خواہش
کی جھلک نظر نہ آئے۔ ہر امیدوار کے کردار میں امید کی کرن نظر آجاتی ہے لیکن اللہ سے لگائی
جانے والی امید نہیں جھلکتی کیونکہ اس میں کھوٹ ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر ڈر اور ہر خوف نظر آجاتا
ہے سوائے خوفِ خدا کے کیونکہ یہ خوف کمزور کر دیتا ہے۔ انسان اللہ سے بڑی بڑی امیدیں
رکھتا ہے اور بندوں سے چھوٹی آرزوئیں وابستہ کرتا ہے لیکن بندوں کے ساتھ جس طرح پیش
آتا ہے، اللہ کے ساتھ اُس طرح پیش نہیں آتا۔

تو آخر یہ کیا ہے کہ اللہ کے حق میں اُتنا بھی نہیں کیا جاتا جتنا بندوں کے لیے کیا جاتا
ہے۔ کیا تم نے کبھی سوچا ہے کہ رحمتوں کی امید کے دعوے میں تم جھوٹے تو نہیں یا یہ کہ تم اسے اپنی
امیدوں کا مرکز ہی نہیں سمجھتے؟ اسی طرح اگر انسان اپنے جیسے کسی انسان سے ڈرتا ہے تو اس سے
خوف جیسی صورت اختیار کرتا ہے لیکن اللہ کے لیے وہ صورت اختیار نہیں کرتا۔ بندوں سے اپنے
خوف کا سودا نقد کرتا ہے اور اللہ سے خوف کا سودا ادھار کرتا ہے اور وعدوں پر ٹالتا رہتا ہے۔

یہی حال اس شخص کا بھی ہے جو سمجھتا ہے کہ دنیا بہت بڑی جگہ ہے لہٰذا اس کے دل میں

www.kitabmart.in

بھی دنیا کے لیے بہت جگہ ہوتی ہے اور وہ دنیا کو آخرت سے بڑھ کر سمجھنے لگتا ہے، سارا دھیان اسی کی طرف لگاتا ہے اور دنیا کا غلام بن کر رہ جاتا ہے۔

یقیناً رسول اکرمؐ کی زندگی تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے اور انؐ کی ذات تمہاری رہنمائی کر کے تمہیں دنیا کے عیب، اس کی رسوائیاں اور برائیاں دکھاتی ہے کیونکہ دنیا کے پھیلے ہوئے دامن انؐ سے الگ کر لیے گئے ہیں البتہ یہی دامن غیروں کے لیے بچھا دیے گئے ہیں۔ دنیا کی لذت آپؐ کی ذات سے چھڑا دی گئی اور اس کے بناؤ سنگھار سے آپؐ کا رخ پھیر دیا گیا ہے۔

دوسری مثال حضرت موسیٰ کی ہے جنہوں نے خدا سے کہا تھا کہ 'پروردگار۔ میں تیری طرف سے ملنے والی ہر نعمت کا محتاج ہوں'۔ خدا کی قسم انہوں نے صرف روٹی مانگی تھی۔ یوں وہ زمین سے اگنے والے ساگ پات کھاتے تھے اسی لیے وہ بہت ہی دبلے پتلے تھے اور ان کے پیٹ کی نرم اور نازک جلد سے سبزی کا رنگ جھلکتا تھا۔

تیسری مثال داؤد علیہ السلام کی ہے جن پر زبور جیسی کتاب اتری اور جو اہل جنت کے (اچھی آواز والے) قاری ہیں۔ وہ اپنے ہاتھ سے کھجور کے پتوں کی ٹوکریاں بنا کر اپنے ساتھیوں سے کہتے تھے کہ تم میں سے کون ہے جو انہیں بیچ کر میری مدد کرے۔ پھر اس کی جو قیمت ملتی تھی اس سے جو کی روٹی کھاتے تھے۔

اس کے بعد چاہو تو حضرت عیسیٰؑ کا حال سناؤں جو پتھر کو تکیہ بناتے تھے، کھردرا لباس پہنتے تھے اور معمولی غذا پر گزارا کرتے تھے۔ ان کے کھانے میں سالن کی جگہ بھوک تھی اور رات کو چراغ کی جگہ چاندنی تھی۔ سردیوں میں وہ زمین کے مشرقی اور مغربی کونوں میں پناہ لیتے تھے اور جو سبزی چوپایوں کے لیے اگتی ہے وہی ان کے پھل اور پھول تھے۔ ان کی بیوی نہ تھی جو انہیں دنیا کے معاملوں میں الجھاتی، ان کے بچے نہ تھے جو انہیں زمانے کی فکر میں ڈالتے۔ ان کے پاس دولت نہ تھی جو ان کا دھیان بھٹکاتی، انہیں کوئی لالچ نہ تھی جو ذلت کا سبب بنتی۔ ان کے دو پاؤں ہی ان کی سواری تھے اور دو ہاتھ ہی ان کے خادم تھے۔

www.kitabmart.in

تم لوگ اپنے پاک اور پاکیزہ پیغمبرؐ کے قدموں کے نشان پر چلو کیونکہ نبی جیسی زندگی گزارنے کے لیے پیغمبرِ اسلامؐ کی ذات سب سے اچھا نمونہ ہے اور صبر کرنے والوں کے لیے ان کی مثال سب سے زیادہ ڈھارس بندھاتی ہے۔ انؐ کے قدموں کے نشان پر چلنے والا ہی اللہ کو سب سے پیارا ہے۔ انہوںؐ نے دنیا سے اپنا بہت تھوڑا سا حصہ لیا اور کبھی دنیا کو آنکھ بھر کر بھی نہیں دیکھا۔ دنیا کے تمام لوگوں میں وہؐ سب سے زیادہ بھوک میں بسر کرنے والے اور خالی پیٹ رہنے والے تھے۔ انہیںؐ دنیا پیش کی گئی تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ انہیں معلوم تھا کہ اللہ کو کون سے چیز ناپسند ہے تو وہ بھی اس چیز سے نفرت کرتے تھے۔ اللہ جس چیز کو گرا پڑا سمجھتا ہے وہ بھی اسے گھٹیا سمجھتے تھے اور اللہ جس چیز کو حقیر جانتا ہے وہ بھی اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اگر ہم میں صرف یہی ایک چیز ہو کہ ہم اس شے کو چاہنے لگیں جسے اللہ اور رسولؐ برا سمجھے ہیں اور اس چیز کو بڑا سمجھنے لگیں جسے وہ حقیر جانتے ہیں تو خدا کی نافرمانی اور حکم عدولی کیے لیے یہ کیا کم جرم ہے۔

رسول اللہؐ زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے اور غلاموں کی طرح بیٹھتے تھے۔ اپنے ہاتھ سے جوتی ٹانکتے تھے اور اپنے ہاتھوں سے کپڑوں میں پیوند لگاتے تھے۔ بغیر پالان کے گدھے پر سوار ہوتے تھے اور اپنے پیچھے کسی کو بٹھا کر سفر میں شریک کر لیا کرتے تھے۔ آپؐ کے گھر کے دروازے پر کبھی ایسا پردہ پڑا ہوتا جس پر تصویریں بنی ہوتیں تو اپنی بیویوں سے کہتے کہ اسے میری نظروں سے دور کرو کیونکہ اس پر میری نگاہ پڑی تو دنیا اور اس کی سجاوٹ ذہن میں آئے گی۔

اس طرح آپؐ نے دنیا سے دل لگانا چھوڑا اور اس کی یاد کو دل سے مٹایا۔ آپؐ چاہتے تھے کہ دنیا کی بناوٹ اور سجاوٹ نظروں سے دور رہے تاکہ انہیں دنیا سے اچھا لباس پانے کی خواہش نہ ہو، تاکہ وہ دنیا کو ٹھہرنے کی جگہ نہ سمجھیں اس میں رہ پڑنے کی آرزو نہ کریں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آپؐ نے دنیا کو ذہن سے نکال باہر کیا، اسے اپنے دل سے دور کیا اور اسے اپنی نظروں سے اوجھل رکھا۔ اسی طرح اگر کسی کو کسی چیز سے نفرت ہو تو اس کو چاہیے کہ اُس پر نگاہ ڈالنے سے یا اس کی باتیں سننے سے بھی نفرت کرے۔

www.kitabmart.in

یقیناً رسول اللہؐ کی زندگی میں وہ ساری باتیں پائی جاتی ہیں جو دنیا کے ہر عیب اور خرابی کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ آپؐ نے اپنے خاص افراد سمیت بھوکا رہنا گوارہ کیا اور اللہ سے بہت قریب ہونے کے باوجود خود کو دنیا کی دل لبھانے والی چیزوں سے دور رکھا۔

دیکھنے والے کو چاہیے کہ عقل کا چراغ لے کر دیکھے کہ اس طرح کی زندگی سے پروردگار نے اپنے پیغمبرؐ کو عزت دی یا ذلت دی؟۔ کوئی کہے کہ اللہ نے انؐ کی توہین کی تو وہ جھوٹا ہے اور بہتان باندھتا ہے اور اگر کہے کہ آپؐ کی عزت بڑھائی تو اس سے سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ نے آپؐ کے مخالفوں کو اس طرح ذلت دی کہ ان کے لیے ساری دنیا کھول دی لیکن ان کو اپنے قریب ترین بندےؐ سے دور رکھا۔ اب ہر شخص کو رسول اکرمؐ کا راستہ اختیار کرنا چاہیے، آپؐ کے قدموں کے نشان پر چلنا چاہیے اور آپؐ ہی کی منزل میں داخل ہونا چاہیے ورنہ تباہی سے محفوظ نہ رہ سکے گا۔

پروردگار نے پیغمبر اسلامؐ کو جنت کی خوش خبری سنانے والا، اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا اور قیامت کی خبر دینے والا بنا کر بھیجا۔ آپؐ دنیا سے بھوکے گئے مگر آخرت کی منزل میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوئے۔ آپ نے اپنے لیے عمارتیں نہیں کھڑی کیں اور دنیا سے رخصت ہوئے اور اپنے پروردگار کی آواز پر سر جھکا دیا۔ یہ خدا کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایسا رہبر دیا جس کی طرح ہمیں جینا چاہیے اور ایسا قائد دیا جس کے قدموں کے نشان پر ہمیں اپنے قدم جمانے چاہئیں۔

خدا کی قسم میں نے اپنی قمیص میں اتنے پیوند لگوائے ہیں کہ اب رفو گر کو دیتے ہوئے شرم آنے لگی ہے۔ کسی نے مجھ سے کہا کہ آپ اسے پھینک کیوں نہیں دیتے تو میں نے اس سے کہا کہ مجھ سے دور ہو جا۔

صبح ہو جائے تب ہی مسافروں کو احساس ہوتا ہے کہ رات کے سفر میں کتنے فائدے تھے۔

www.kitabmart.in

تمہیں میری نصیحت ہے

اللہ نے اپنے نبیؐ کو چمکتی ہوئی روشنی، صاف اور کھلے ہوئے ثبوت، دور تک نظر آنے والے راستے اور راہ دکھانے والی کتاب کے ساتھ بھیجا۔ آپؐ کا خاندان بہترین خاندان اور آپ کا شجرہ بہترین شجرہ ہے جس کی شاخیں سیدھی اور پھل جھکے ہوئے ہیں۔ آپ مکہ میں پیدا ہوئے اور ہجرت کر کے طیبہ گئے جہاں سے آپ کے نام کا بول بالا ہوا۔ وہیں سے آپ کی آواز دور دور تک پہنچی۔ اللہ نے آپ کو ہر طرح سے مکمل ثبوت، دلوں میں اتر جانے والی نصیحت اور خرابیوں کو دور کرنے والے اعلان کے ساتھ بھیجا۔ آپ ہی کے ذریعے اللہ نے ان راستوں کے راز کھولے جو بھلا دیے گئے تھے اور جن نئی نئی رسموں کی بنیاد ڈال دی گئی تھی آپ نے انہیں تباہ کیا۔ آپ ہی کے ذریعے اللہ نے اپنے تمام حکم تفصیل سے سمجھائے۔ اب اگر کوئی اسلام کے سوا کوئی دوسرا مذہب اختیار کرتا ہے تو اس کی بدنصیبی یقینی ہے، اس کی زندگی کے سارے کل پرزے بکھر جائیں گے، وہ ضرور منہ کے بل گرے گا اور آخر میں بہت عرصے تک رنج اٹھائے گا اور عذاب جھیلے گا۔

میں اللہ پر بھروسا کرتا ہوں، ایسا بھروسا جس میں سارا دھیان اسی کی طرف ہے۔ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے ایسا راستہ دکھائے جو اس کی جنت کی طرف لے جائے اور جو مجھے اس جگہ

www.kitabmart.in

لے جائے جس جگہ سے خود اللہ دور ہے۔

اے اللہ کے بندو۔ تمہیں میری نصیحت ہے کہ اللہ سے ڈرو اور اس کا حکم مانو کیونکہ کل کا دن تمہارے چھٹکارے کا دن ہوگا اور پھر ہمیشہ کے لیے نجات ہوگی۔ اس نے تمہیں ڈرایا تو پورے طور پر ڈرایا اور جنت کی رغبت دلائی تو اس میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اس نے دنیا کی جدائی، اس کے زوال اور اس کے انتقال، سب کو بیان کر دیا۔ اس دنیا میں جو چیزیں تمہیں اچھی معلوم ہوتی ہیں ان سے منہ پھیر لو کیونکہ آخر تک تمہارا ساتھ نبھانے والی چیزیں بہت تھوڑی ہیں۔ دیکھو، یہ جگہ اللہ کی ناراضگی سے قریب ہے اور اس کی رضامندی سے دور ہے۔

خدا کے بندو، دنیا کی تکلیفوں اور مشکلوں سے آنکھیں پھیر لو کیونکہ تم جانتے ہو کہ یہ دنیا آخر تم سے جدا ہو جانے والی ہے اور اس کے حالات ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہنے والے۔ اس دنیا سے اس طرح ڈرو جس طرح تم پر شفقت کرنے والا، تمہیں نصیحت کرنے والا اور راہِ ہدایت میں تکلیفیں اٹھانے والا (امام) اس سے ڈرتا ہے۔

تم ان لوگوں سے عبرت حاصل کرو جو تم سے پہلے اس دنیا سے گزر گئے۔ ان کے جوڑ جوڑ الگ ہو گئے، دیکھنے اور سننے کی قوت جاتی رہی، ان کی شرافت اور عزت چلی گئی، ان کی خوشیوں کا خاتمہ ہوا، بال بچوں سے دور ہو گئے، بیویاں بچھڑ گئیں، اب نہ وہ آپس میں ملنا جلنا رہ گیا، نہ نسلیں بڑھنے کا سلسلہ جاری رہا۔ اب نہ وہ ملاقاتیں باقی رہیں اور نہ وہ آپس کی باتیں۔ لہٰذا خدا کے بندو، اُس شخص کی طرح ڈرو جسے اپنے اوپر پورا قابو ہو، جو اپنی خواہشوں کو دبا لیتا ہو اور اپنی عقل کی آنکھوں سے دیکھتا ہو۔

صاف بات یہ ہے کہ راہ کے نشان موجود ہیں، راستہ ہموار ہے اور گزرگاہ سیدھی ہے۔

www.kitabmart.in

اُس کی تو کوئی حد ہی نہیں

ساری تعریف اُس اللہ کے لیے ہے جس نے انسان کو پیدا کیا، زمین کا فرش پھیلایا، وادیوں میں ندیاں بہائیں اور اونچی زمینوں پر بھی سبزہ بچھایا۔ ایسا کوئی نقطہ نہیں جہاں سے کہا جائے کہ وہ شروع ہوا۔ ایسی کوئی حد نہیں جہاں تک کہا جائے کہ وہ رہے گا۔ وہ ایسا اول ہے کہ ہمیشہ سے ہے اور ایسا ہمیشہ تک رہنے والا ہے جس کی کوئی مدت نہیں۔ اس کے آگے ماتھے جھکے ہوئے ہیں اور ہونٹ اقرار کر رہے ہیں کہ وہ ایک ہے، اکیلا ہے۔ اس نے جب دنیا کی چیزیں بنائیں تو ان کی شکل وصورت الگ الگ مقرر کر دی اور خود کو اس طرح الگ رکھا کہ کسی سے ملتا جلتا نہیں۔

انسان کتنا ہی سوچے، اللہ کو حرکت، ہاتھ پاؤں اور حواس کی حدوں میں بند نہیں کر سکتا۔ اُس کے لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کیسا ہے، وہ کب سے ہے اور کب تک رہے گا۔ اس کی مدت مقرر نہیں کی جا سکتی۔ وہ ظاہر ہے لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کس چیز سے۔ وہ چھپا ہوا ہے لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ کس چیز میں۔ وہ نظر آنے والا جسم نہیں کہ ختم ہو جائے۔ نہ وہ پردوں میں ہے کہ یہ کہا جائے کہ کسی جگہ بند ہے۔ وہ اس طرح قریب نہیں کہ اسے چھوا جا سکے اور اس طرح دور نہیں جیسے کوئی چیز الگ ہوتی ہے۔

اس سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں۔ ہمارا ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا، لفظوں کی تکرار، پہاڑیوں کی

www.kitabmart.in

اس سے چھپا ہوا نہیں، اور اندھیرے بھی ایسے جن پر روشن چاند اپنا سایہ ڈالتا ہے اور جس کے آگے پیچھے چمکتا سورج ڈوبتا ابھرتا رہتا ہے اور اس طرح رات اور دن کے آنے جانے سے زمانے کی گردش دیکھنے میں آتی ہے۔ وہ ہر مدت اور ہر انتہا اور ہر گنتی اور شمار سے پہلے سے ہے۔ جو لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ کہیں حدود کے اندر ہے، اور سمجھتے ہیں کہ اسے ناپا جا سکتا ہے، یا وہ کسی ایک سرے سے کسی دوسرے سرے تک پایا جاتا ہے، یا وہ کسی عمارت یا مکان میں رہتا ہے ،وہ نہیں جانتے کہ اللہ اس طرح کے ہر قیاس سے بہت اونچا ہے کیونکہ اس طرح کی حدیں خالق کے لیے نہیں، مخلوق کے لیے ہوا کرتی ہیں اور اللہ سے نہیں، صرف دوسروں سے منسوب کی جا سکتی ہیں۔

وہ سب جانتا ہے

اُس نے چیزوں کو ایسے مواد سے پیدا نہیں کیا جو ہمیشہ سے ہو اور نہ پیدا کرتے ہوئے پہلے سے موجود کسی نمونے کو سامنے رکھا بلکہ جسے پیدا کرنا چاہا، پیدا کر کے اس کی حدیں قائم کر دیں اور جو شکل بنانے کا فیصلہ کیا اسے بہترین صورت دی۔ کوئی چیز اس کے حکم سے پہلو نہیں بچاتی اور اگر کوئی اس کا حکم مانتا ہے تو اس سے اُسے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ وہ مرنے والوں کو اسی طرح جانتا ہے جیسے زندہ رہنے والوں کو۔ وہ اونچے آسمانوں کو بھی اس طرح جانتا ہے جیسے نیچی زمینوں کو۔

اسی خطبے کا ایک حصہ

اے وہ انسان۔ جسے ہر لحاظ سے مکمل بنایا گیا اور ماں کے پیٹ کے اندھیروں میں کئی کئی پردوں کے اندر بڑی احتیاط کے ساتھ رکھا گیا، تیری ابتدا مٹی سے ہوئی اور تجھے پہلے سے طے وقت تک ایک مضبوط آرام گاہ میں ٹھہرایا گیا۔ تو ماں کے پیٹ میں اس طرح ہل جل رہا تھا کہ نہ کوئی آواز سن سکتا تھا اور نہ کسی آواز کا جواب دے سکتا تھا۔ اس کے بعد تجھے نکال کر اُس

www.kitabmart.in

گھر میں لایا گیا جسے تو نے دیکھا بھی نہیں تھا اور جہاں سے فائدے اٹھانے کے طریقے بھی معلوم بھی نہ تھے۔ بتا تجھے ماں کے سینوں سے دودھ پینے کی راہ کس نے بتائی اور اپنی ضرورتیں طلب کرنے کے طریقے کس نے سکھائے؟

افسوس، جو کوئی ہاتھ پاؤں کے ساتھ بننے والے کی خوبیوں کو نہیں سمجھ سکتا وہ اسے بنانے والے کی خوبیوں کو تو بالکل ہی نہیں جان سکتا۔ اور جو بنانے والے کی حدوں ہی کو نہ سمجھتا ہو، اس کے لیے اللہ کی صفات کو جاننا تو بہت دور کی بات ہے۔

سمجھ دار وہ ہے جو اپنی حقیقت کو جانتا ہے۔ انسان کی جہالت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی کہ وہ اپنے آپ کو نہ پہچانے۔ (اقتباس)

www.kitabmart.in

ایک اقتباس

یہاں کوئی نعمت اُس وقت تک نہیں ملتی جب تک کوئی دوسری نعمت ہاتھ سے نکل نہ جائے۔ تمہیں عمر کا ایک دن ملتا ہے تو ایک دن گھٹ بھی جاتا ہے۔

www.kitabmart.in

عجیب وغریب پرندہ

قدرت نے ہر قسم کی مخلوق کو عجیب وغریب بنایا ہے چاہے وہ جان دار ہو یا بے جان، ٹھہری ہوئی ہو یا ہلتی جلتی۔ یہ چیزیں کھلی ہوئی دلیلوں سے خدا کی لطیف صنعت اور عظیم قدرت کی گواہ ہیں کہ جنہیں دیکھ کر عقل سب کچھ مان کر اور تسلیم کر کے سر جھکائے ہوئے ہے اور ہمارے کانوں میں اس کے ایک ہونے کی دلیلیں طرح طرح کے ان پرندوں کی صداؤں کی شکل میں گونج رہی ہیں جنہیں اس نے زمین کے نشیبوں، کشادہ درّوں اور پہاڑوں کی اونچائیوں پر بسایا ہے اور جنہیں قسم قسم کی بال، پر، شکلیں اور صورتیں دی ہیں۔ وہ بھی اللہ کی اطاعت کر رہے ہیں اور کھلی فضاؤں میں گھوم رہے ہیں، پھر رہے ہیں اور اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتے جا رہے ہیں۔ ان پرندوں کی پہلے سے کوئی مثال نہ تھی لیکن خدا نے انہیں عجیب و غریب صورتوں سے سنوار کر وجود کا لباس پہنایا اور بدن کے اندر جوڑ ملا کر ان کا ڈھانچا بنایا۔ ان میں کچھ وہ ہیں جن کے جسم وزنی ہیں چنانچہ وہ فضا میں تیزی سے اور اونچائی پر اڑنے سے روک دیے گئے ہیں۔ وہ زمین سے تھوڑی ہی اونچائی پر اڑتے ہیں۔ اُس نے اپنی لطیف قدرت اور نازک صنعت سے ان بھانت بھانت کے پرندوں کو طرح طرح کے رنگ دیے ہیں چنانچہ ان میں سے کچھ ایسے ہیں جن کا ایک ہی رنگ ہے جیسے انہیں ایک رنگ میں ڈبو کر نکالا گیا ہو۔ ان کے ہاں کسی اور رنگ کی ملاوٹ نہیں لیکن کچھ پرندے اس طرح رنگوں میں ڈبوئے گئے ہیں کہ ان کے گلے کی مالا کا رنگ اور ہے اور باقی بدن کا رنگ اور۔ ان پرندوں میں سب سے زیادہ عجیب مور ہے جس کے جسم کے حصوں میں بہت توازن ہے اور جس کے رنگ بڑی خوب صورتی سے ترتیب دیے گئے ہیں۔ یہ خوب صورتی ان پروں سے ہے جن کی جڑوں کو آپس میں جوڑ دیا گیا ہے اور ایسی دُم بنائی گئی ہے جو دور تک پھیلتی چلی جاتی ہے۔ جب وہ اپنی

www.kitabmart.in

مادہ کی طرف بڑھتا ہے تو اپنی سمٹی ہوئی دُم کو پھیلا دیتا ہے اور اس طرح بلند کر دیتا ہے کہ اس کے اوپر سایہ کر لیتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے وہ کوئی کشتی ہو جس کے بادبان کو ملاح ادھر اُدھر موڑ رہا ہو۔ وہ اپنے نت نت کے رنگوں پر اٹھلاتا ہے اور دم کی جنبش کے ساتھ مست ہو کر جھومنے لگتا ہے۔ پھر اس کے اور مادہ کے بدن ملتے ہیں اور وہ مادہ کو حاملہ کرنے کے لیے ہیجان میں آئے ہوئے نروں کی طرح اس میں داخل ہوتا ہے۔

میں نے جو دیکھا ہے وہی بیان کر رہا ہوں اور اس شخص کی طرح نہیں ہوں جو کمزور سند کے حوالے دیا کرتا ہے۔ ایسے ہی لوگ یہ کہا کرتے ہیں کہ مور کے آنسو نکل کر اس کی پلکوں پر ٹِک جاتے ہیں جنہیں مورنی پی لیتی ہے اور اسی کے بعد انڈے دیتی ہے۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ نہ ان کے بدن ملتے ہیں اور نہ ان کے جسم۔ یہ ان لوگوں کی رائے سے زیادہ تعجب خیز نہیں جو کہا کرتے ہیں کہ کوّا اپنی چونچ سے مادہ کی چونچ میں پانی ٹپکا دیتا ہے اور وہ انڈے دینے لگتی ہے۔

غور سے دیکھو تو مور کے پروں کے بیچ میں بنی ہوئی تیلیاں چاندی کی سلائیاں نظر آتی ہیں۔ پروں پر قدرت نے عجیب طرح کے دائرے بنائے ہیں اور سورج کی کرنوں جیسے بال اگائے ہیں جو خالص سونے اور زمرّد کے ٹکڑے معلوم ہوتے ہیں۔ اگر تم زمین سے اگنے والی چیزوں سے مقابلہ کرنا چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ یہ موسم بہار کے شگوفوں کا ایک گل دستہ ہے۔ اور اگر کپڑوں سے مقابلہ کرنا چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ مور کے پر دیکھنے میں پھول دار حلّوں یا خوب صورت یمنی چادروں جیسے ہیں۔ یا اگر زیوروں سے تشبیہ دینا چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ یہ پر رنگ برنگے نگینوں کی طرح ہیں جو چاندی کے حلقوں میں جڑ دیے گئے ہیں۔

مور کی چال دیکھو۔ مستی کے عالم میں یوں اٹھلا کر چلتا ہے جیسے اسے اپنے اوپر ناز ہو۔ چلتا جاتا ہے اور اپنے بال و پر اور اپنی دم کو دیکھتا جاتا ہے اور اپنے لباس کی خوب صورتی اور گلوبند کی رنگینی دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور قہقہے لگاتا ہے۔ لیکن جوں ہی اس کی نظر اپنے پیروں پر پڑتی ہے تو اس طرح اونچی آواز سے روتا ہے جیسے فریاد کر رہا ہو اور واقعی دل کا درد بیان کر رہا ہو۔ کیونکہ اس کے پیر دوغلے مرغوں کے پیروں کی طرح ملگجے اور دبلے پتلے ہوتے ہیں

www.kitabmart.in

اوراس کی پنڈلی کے کنارے پر ایک چھوٹا سا کانٹا ہوتا ہے۔ ہاں، اس کی گردن پر بالوں کے بدلے ہرے رنگ کے نقشین پروں کا ایک گچھا ہوتا ہے۔اس کی گردن کا پھیلاؤ صراحی کی گردن کی طرح ہے۔ گردن کی جڑ سے اس کے پیٹ تک یوں نظر آتا ہے جیسے اسے یمن کی مہندی سے رنگ دیا گیا ہو، جیسے قلعی کیے ہوئے آئینے کو ریشمی کپڑا پہنا دیا گیا ہو اور جیسے اس نے خود کو کالی اوڑھنی میں لپیٹ لیا ہو۔ اس میں اتنی زیادہ آب و تاب اور چمک دمک ہوتی ہے کہ لگتا ہے اس میں ترو تازہ ہریالی ملا دی گئی ہے۔ اس کے کانوں کے برابر سے چمکیلے سفید پھول کی رنگت کی ایسی لکیر چلی گئی ہے جیسے قلم کا نوکیلا سرا۔ یہ لکیر اپنی سفیدی کے ساتھ اس جگہ کی سیاہی کے درمیان چمکتی رہتی ہے۔ شاید ہی کوئی رنگ ایسا ہو جو اس جانور کے حصے میں نہ آیا ہو لیکن اس دمکتی ہوئی لکیر کی ریشم جیسی چمک سب سے بڑھ کر نظر آتی ہے۔ یہ تو ان بکھری ہوئی کلیوں جیسی ہوتی ہے جن پر نہ موسمِ بہار کی بارش برسی ہو اور نہ موسمِ گرما کے سورج کی کرنیں۔

کبھی کبھی اس کے بال اور پر جھڑ جاتے ہیں اور وہ برہنہ ہو جاتا ہے لیکن وہ پھر اُگ آتے ہیں۔ جب گرتے ہیں تو یوں جیسے ٹہنیوں سے پتے، لیکن جب اگتے ہیں تو پہلا جیسا روپ رنگ لوٹ آتا ہے۔ ہر رنگ جوں کا توں آ جاتا ہے۔ کوئی رنگ اپنی جگہ چھوڑ کر کسی دوسری جگہ نہیں جاتا۔ کبھی اس کے پروں کے ایک ریشے کو غور سے دیکھو۔ وہ تمہیں گلاب کے پھولوں جیسی لالی، کبھی زمرد جیسی سبزی اور کبھی سونے جیسی زردی لیے نظر آئے گا۔

ہم کتنا ہی غور کریں، ہماری سوچ ایسی مخلوق کی خوبیوں کی تہ کو کیسے پا سکتی ہے، ہماری عقل کتنی ہی کوشش کرے، وہاں تک کیسے پہنچ سکتی ہے یا جنہیں تعریف کرنے کا ہنر آتا ہے ان کی تقریر اس مخلوق کی خوبیوں کو کیونکر بیان کر سکتی ہے کہ جس کے بدن کے ایک ذرا سے حصے نے بھی عقل کو حیران اور زبان کو پریشان کر دیا ہے۔

پاک ہے وہ ذاتِ خداوندی جس نے عقل کو ایسی مخلوق کے بیان سے عاجز کر دیا جسے اس نے ہماری نگاہوں کے آگے کھلا چھوڑ دیا ہے اور نگاہیں بھی ایسی کہ اسے مجسم دیکھتی ہیں، شکل اختیار کیے ہوئے دیکھتی ہیں، ترتیب پائے ہوئے دیکھتی ہیں اور رنگ اوڑھے ہوئے

www.kitabmart.in

دیکھتی ہیں اس کے باوجود زبان میں اتنی سکت بھی نہیں کہ تھوڑے ہی لفظوں میں اس کی خوبیاں کہہ دے اور اس کے اوصاف بیان کر دے۔

پاک ہے وہ اللہ جس نے چھوٹی سے چیونٹی اور مچھر کو توانا پیر دیے اور ان سے بھی بڑھ کر بڑی بڑی مچھلیوں اور ہاتھیوں کو استحکام دیا۔لیکن اس نے خود پر یہ لازم کرلیا کہ جس ڈھانچے میں وہ روح ڈالے گا اور جو ہاتھ پاؤں چلا سکے گا اس کا خاتمہ طے ہے اور اسے آخر میں فنا ہونا ہے۔

(یہاں پہنچ کر حضرت علی مور کا ذکر ختم کرتے ہیں لیکن لکھنے والے نے اس کے بعد اسی تقریر کا ایک اور اقتباس نقل کیا ہے)

اسی خطبے میں جنّت کا بیان

اگر تم دل کی آنکھوں سے جنّت کے اُن خوب صورت منظروں کو دیکھ لو جو بیان کیے جاتے ہیں تو تمہارا دل دنیا کی اچھی سے اچھی خواہشوں، لذتوں اور سجے دھجے منظروں سے اچاٹ ہو جائے گا اور ان درختوں کے پتّوں کے بجنے کی آوازوں میں کھو جائے گا جن کی جڑیں بہشت کی نہروں کے کنارے مشک کے ٹیلوں میں اتری ہوئی ہیں۔اور تمہارا دل ان کی چھوٹی بڑی شاخوں سے لٹکے ہوئے تر و تازہ موتیوں جیسے گچھوں میں اور ہرے ہرے پتّوں کے غلافوں میں لپٹے ہوئے طرح طرح کے پھلوں میں محو ہو جائے گا اور پھل بھی ایسے کہ جو ذرا سا ہاتھ بڑھا کر توڑے جا سکیں بلکہ توڑنے والے کا جی چاہے تو آپ ہی آگے بڑھ آئیں۔

جنّت میں رہنے والوں کے گرد محلوں کے آنگنوں میں صاف اور شفّاف شہد اور پاک و پاکیزہ شراب کے دور چل رہے ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر ہمیشہ اللہ کا کرم رہا یہاں تک کہ وہ اپنے ٹھکانے پر جا پہنچے اور سفر میں مارے مارے پھرنے کی تکلیف سے نجات ملی۔

اے سُننے والے، یہ خوب صورت منظر تیری طرف چلے آ رہے ہیں۔ اگر تو نے ان سے دل لگا لیا تو مارے شوق کے جان دے دے گا اور تو چاہے گا کہ اس مجلس سے اٹھے اور

www.kitabmart.in

قبروں میں آباد لوگوں کے پڑوس میں جا بسے۔ خدا ہمیں اور انہیں، دونوں کو اپنی رحمت سے ان لوگوں میں شامل کرے جو دل کی گہرائیوں سے کوشش کرتے ہیں کہ نیکیاں کرنے والوں کی منزل تک پہنچیں۔

یہ دنیا ایک پھیلا ہوا سایہ ہے جو بس چند روز رہتا ہے اور پھر ڈھل جاتا ہے۔ (اقتباس)

www.kitabmart.in

ایک اقتباس

جھوٹ نہ بولو کیونکہ جھوٹ بولنے والا ایمان سے دور ہو جاتا ہے۔ جو سچ بولا اس نے نجات کی اونچائیوں کو پالیا اور جو جھوٹ بولا وہ ذلّت کی گہرائیوں میں جا گرا۔

www.kitabmart.in

یہ باتیں یاد رکھو

تمہارے چھوٹوں کو چاہیے کہ اپنے بڑوں کی طرح زندگی گزاریں اور بڑوں کو چاہیے کہ اپنے چھوٹوں پر مہربان رہیں۔ تم لوگ جاہلیت کے دنوں کے ان ظالموں جیسے نہ ہو جانا جو نہ دین کو سمجھتے تھے اور نہ اللہ کے بارے میں عقل سے کام لیتے تھے۔ ان کی مثال خطرناک حیوان کے انڈوں جیسی ہے جو کسی شترمرغ کے انڈے دینے کے ٹھکانے پر رکھے ہوں اور ان کو توڑتے ہوئے گناہ سا معلوم ہو لیکن اگر انہیں سینے کے لیے چھوڑ دیا جائے تو ایک روز ان کے اندر سے خطرناک حیوان ہی کے بچّے نکلیں۔

اسی تقریر کا ایک حصّہ

یہ میرے ساتھی آپس کی محبت کے بعد الگ الگ ہو گئے اور اپنی اصل سے کٹ کر بکھر گئے۔ البتہ ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو ایک شاخ کو تھامے رہیں گے اور جدھر یہ شاخ جھکے گی، یہ لوگ بھی اُدھر ہی جھکیں گے یہاں تک کہ اللہ انہیں اس دن کے لیے جو بنی امیّہ کے لیے بدترین دن ہوگا اس طرح جمع کرے گا جیسے خریف کے موسم میں بادل کی ٹکڑیاں جمع ہو جاتی ہیں۔ اللہ ان کے درمیان محبت اور دوستی پیدا کرے گا اور انہیں اس طرح یک جا کرے گا جیسے بادل تہ بہ تہ جمع ہوتے جاتے ہیں۔ پھر وہ ان کے لیے اپنی بے پناہ رحمت کے

دروازے کھول دے گا۔اس کے بعد یہ لوگ اپنے ٹھکانے سے سیلاب کی طرح روانہ ہوں گے اورشہر سبا کے دو باغوں کی اُس طغیانی کی طرح بہ نکلیں گے جس سے نہ کوئی چٹان بچ سکی تھی اور جس کے آگے نہ کوئی ٹیلہ ٹھہر سکا تھا اور نہ کوئی پہاڑ جس کا راستہ روک سکا تھا۔ اللہ انہیں وادیوں کے نشیبوں میں بہادے گا اور انہیں چشموں کی طرح زمین پر پھیلا دے گا اور ان کے ذریعے سے کچھ لوگوں کا حق کچھ دوسرے لوگوں سے لے گا اور ایک قوم کو دوسری قوم کے شہروں کا مختار بنادے گا اور خدا کی قسم، جو کچھ ان کے اختیار میں ہوگا وہ دوسرے کی بادشاہی اور اقتدار کے بعد اس طرح پگھل جائے گا جس طرح آگ پر چربی پگھل جایا کرتی ہے۔

اے لوگو۔ اگر تم حق کی مدد کرنے میں سستی سے کام نہ لیتے اور جھوٹ کو ہرانے میں کم زوری نہ دکھاتے تو وہ جو تمہارے برابر بھی نہیں، وہ تم پر حملہ کرنے کی ہمّت نہیں کرسکتا تھا اور جس نے تم پر قابو پالیا ہے وہ تم پر قابو نہ پاتا۔ لیکن تم تو بنی اسرائیل کی طرح ریگستانوں میں بھٹکتے پھرے۔ میری جان کی قسم، میرے بعد تمہارا یہ بھٹکنا اور مارے مارے پھرنا اور زیادہ ہوجائے گا کیونکہ تم نے حق سے منہ موڑ لیا۔ جو قریب تھا تم نے اس سے تعلق توڑ لیا اور دور والوں سے رشتہ جوڑ لیا ہے۔

یقین کرو کہ اگر تم نے پکارنے والے کی آواز سنی ہوتی جو تمہیں حق کی طرف بلا رہا تھا تو وہ تم کو رسول اکرمؐ کے راستے پر لے چلتا اور تم بھٹکنے کی مصیبت سے بچ جاتے اور گناہوں کا بوجھ اپنی گردنوں سے اتار پھینکتے۔

www.kitabmart.in

مسلمان کون ہے

خداوند عالم نے راہ دکھانے والی ایسی کتاب اتاری ہے جس میں ہر اچھائی اور برائی کھول کر بیان کردی گئی ہے، تو بھلائی کا راستہ اختیار کرلو تاکہ ہدایت پاجاؤ اور برائی سے منہ پھیرلو تاکہ سیدھے راستے پر چل سکو۔

اللہ نے جو کچھ ضروری قرار دیا ہے اس کو سامنے رکھ کر وہ سارے فرض ادا کرو۔ اس طرح تم جنت تک پہنچ جاؤ گے۔ اللہ نے جن چیزوں کو حرام قرار دیا ہے انہیں سب پہچانتے ہیں اور ان چیزوں کو حلال قرار دیا ہے جن میں کوئی خرابی اور برائی نہیں ہے۔ اس نے مسلمانوں کے احترام کو سب سے بڑھ کر محترم ٹھہرایا ہے اور مسلمانوں کے حقوق کو دین اور عقیدے کے رشتے سے باندھ دیا ہے چنانچہ مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، اور یاد رکھو، کسی مسلمان کو کسی صحیح سبب کے بغیر ایذا پہنچانا بالکل غلط ہے۔ اس چیز کی طرف تیزی سے بڑھو جس کا سب کو سامنا کرنا ہے اور جو تم میں سے ہر ایک کے لیے طے ہے اور وہ موت ہے۔ جو لوگ گزر گئے وہ تم سے آگے جا چکے ہیں اور موت کا وقت تمہیں بھی آگے کی طرف ہنکار رہا ہے۔

گناہوں کا بوجھ اتار پھینکو تاکہ جو تم سے پہلے جا چکے ہیں ان سے بہ آسانی مل جاؤ۔ جو

www.kitabmart.in

آگے کے لئے، وہ پچھلوں کے انتظار میں ہیں۔ اللہ کے بندوں اور اس کی بستیوں کے ساتھ اپنے رویّے کے بارے میں ڈرتے رہو کیونکہ تم سے ہر چیز کے متعلق، یہاں تک کہ زمینوں اور چوپایوں کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا۔ اس لیے اللہ کی اطاعت کرو، اس کی نافرمانی نہ کرو اور جب اچھائی دیکھو تو اسے خود بھی اختیار کرو اور جب برائی دیکھو تو اس سے منہ پھیر لو۔

یاد رکھو، بدی سے زیادہ بری اگر کوئی چیز ہے تو اس کا عذاب ہے اور اچھائی سے اچھی کوئی چیز ہے تو اس کا ثواب ہے۔ (اقتباس)

www.kitabmart.in

مجھے سب کچھ بتا دیا گیا ہے

اے لوگو۔ جو اللہ سے غافل ہو مگر جن سے اللہ غافل نہیں اور جو نیکیوں کو چھوڑ رہے ہو مگر خود تمہیں نہیں چھوڑا جائے گا، تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اللہ سے دور ہوتے چلے جا رہے ہو اور دوسروں کی طرف شوق سے بڑھ رہے ہو، گویا تم وہ اونٹ ہو جسے چرواہا ایسی چراگاہ پر لے آیا ہے جہاں بیماری پھیلی ہوئی ہے اور ایسے گھاٹ پر لے آیا ہے جہاں کا پانی زہریلا ہے۔ سمجھو کہ وہ جانور جنہیں چھرا پھیرنے سے پہلے چارہ دیا جاتا ہے، انہیں یہ خبر نہیں ہوتی کہ ان کے ساتھ یہ اچھا سلوک کیوں ہو رہا ہے۔ وہ تو ایک دن گزار لیں تو سمجھتے ہیں کہ ایک پورا زمانہ گزار لیا اور ایک بار پیٹ بھر لیں تو سوچتے ہیں کہ دنیا کے تمام کام ہو گئے۔

خدا کی قسم، اگر میں چاہوں تو تم میں سے ہر ایک کو بتا دوں کہ وہ کہاں سے آیا ہے اور کہاں جائے گا۔ چاہوں تو اس کا تمام حال کہہ سناؤں لیکن ڈرتا ہوں کہ کہیں تم مجھ میں کھو کر نہ رہ جاؤ اور رسولِ اکرمؐ سے انکار نہ کرنے لگو۔ یاد رکھو کہ میں اس طرح کی باتوں سے ان لوگوں کو ہر حال میں آگاہ کروں گا جن کے بھٹک جانے کا خطرہ نہیں ہے۔ اُس ذات کی قسم جس نے پیغمبر کو حق کے ساتھ اتارا اور انہیں ساری مخلوق سے بڑھ کر قرار دیا، میں جو کچھ کہتا ہوں، سچ کہتا ہوں۔ مجھے آنحضرت نے ان تمام حالات کی خبر دے دی ہے جن میں ہلاک ہونے والے

www.kitabmart.in

ہلاک ہوں گے اور نجات پانے والے نجات پائیں گے۔ رسول اکرم نے مجھے خلافت کے انجام سے اور مجھ پر گزرنے والی مصیبت سے باخبر کر دیا اور ایک ایک بات مجھے بتا دی۔

اے لوگو۔ خدا کی قسم میں تمہیں اس وقت تک کوئی حکم نہیں دیتا جب تک خود اس پر عمل کر کے نہ دیکھ لوں اور تمہیں کسی گناہ سے نہیں روکتا جب خود اس سے باز نہ رہوں۔

یقیناً گزرے ہوئے زمانے تمہارے لیے ایک طرح کا سبق ہیں۔

(اقتباس)

www.kitabmart.in

فرشتے کس پر اترتے ہیں

خداوند عالم کی کہی ہوئی باتوں سے فائدہ اٹھاؤ۔ اس کی ہدایتوں کو سنو اور اس کی نصیحتوں کو مانو، کیونکہ اس نے صاف صاف باتیں کہہ کر تمہاری ہر طرح کی ٹال مٹول کو ختم کر دیا ہے اور ہر بات کہہ کر اپنا کام پورا کر دیا ہے۔ تمہیں یہ بھی بتا دیا کہ اسے کیا پسند ہے اور کیا پسند نہیں تاکہ تم اچھے کام کرو اور برے کاموں سے بچو۔ رسول اکرمؐ کہا کرتے تھے کہ جنّت ناخوش گوار چیزوں میں گھری ہوئی ہے اور دوزخ کو خواہشوں نے گھیر رکھا ہے۔ یاد رکھو، اللہ کا حکم پورا کرنا مشکل اور اس کے حکم کے خلاف چلنا آسان نظر آتا ہے۔ جو کوئی خواہشوں سے دور رہا اور جس نے دل کی لالچ کو اکھاڑ پھینکا اس پر اللہ کی رحمت ہوگی کیونکہ انسانی ذہن خواہشوں کے معاملے میں بہت آگے بڑھ جاتا ہے اور ہمیشہ گناہوں ہی کی طرف کھنچتا ہے۔

خدا کے بندو، یہ بات جان لو کہ جو شخص ایمان پر قائم ہے، وہ صبح شام اپنے خواہشوں سے بھرے دل سے بدگمان رہتا ہے اور ہمیشہ اس سے ناخوش رہتا ہے اور اس کی یہ ناراضگی بڑھتی ہی رہتی ہے لہٰذا تم بھی آگے جانے والوں کی طرح ہو جاؤ جو تم سے پہلے جا چکے ہیں کہ انہوں نے دنیا سے اپنا مال اسباب اس طرح باندھا جیسے مسافر اپنا ڈیرہ اٹھا لیتا ہے اور دنیا سے اس طرح گزر گئے جیسے راستے کی منزلوں سے گزرا جاتا ہے۔

www.kitabmart.in

یاد رکھو کہ قرآن صاف صاف بیان کرتا ہے اور دھوکا نہیں دیتا۔ وہ ایسا راستہ دکھانے والا ہے جس میں بھٹک جانے کا ذرا سا بھی امکان نہیں۔ جو کوئی اس کا ساتھی بنا وہ زیادہ ہدایت پا کر ہی اٹھا اور اس کی گم راہی کم ہوگئی۔ یہ بھی جان لو کہ قرآن سے رہ نمائی پانے کے بعد کسی کو کسی اور چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور قرآن کی رہ نمائی سے پہلے کوئی بھی خواہشات سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ قرآن سے اپنی بیماریوں میں شفا چاہو اور اپنی مصیبتوں میں اس سے مدد مانگو۔ اس میں بڑے سے بڑے مرض کا علاج موجود ہے جیسے بے ایمانی، دوغلا پن، گمراہی اور ہلاکت۔ قرآن ہی کے ذریعے اللہ سے مانگو اور اس کی محبت دل میں رکھ کر اللہ کی طرف رخ کرو اور اس کے ذریعے اللہ کی مخلوق سے کچھ نہ مانگو۔ بندوں کے لیے خدا سے دھیان لگانے کا اس سے اچھا کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہے۔ اور یقین رکھو کہ یہ قیامت کے دن ایسا معافی دلوانے والا ہوگا کہ اس کی ہر بات مانی جائے گی اور یہ یوں بولے گا کہ اس کی ہر بات سچ ہوگی۔ قیامت کے دن یہ جس کی سفارش کرے گا اسے معافی مل جائے گی اور اگر کسی کو قرآن نے برا کہا تو اس کی برائی مان لی جائے گی۔ کیونکہ قیامت کے دن پکارنے والا پکارے گا کہ خبردار، آج ہر کھیتی کرنے والا اپنی بوئی ہوئی فصل کا انجام پائے گا البتہ جس نے اپنے دل میں قرآن کا بیج بویا وہ کامیاب ہے لہٰذا تم قرآن کی کھیتی اگاؤ اور اس کا ہر حکم مانو اور اپنے مالک تک پہنچنے کے لیے اسے اپنا رہ نما بناؤ اور اس سے نصیحت لو۔ ساتھ ہی اس کے مقابلے میں خود اپنے خیالات کو غلط سمجھو اور اپنی خواہشوں کو دھوکا تصور کرو۔ عمل کرو عمل۔ انجام پر نظر رکھو انجام پر۔ ثابت قدم رہو ثابت قدم۔ صبر کرو صبر، احتیاط کرو احتیاط۔

تمہارے لیے ایک انتہا مقرر ہے، اس کی طرف قدم بڑھاؤ، تمہارے لیے ایک نشان ہے، اس سے ہدایت لو، اسلام کا ایک مقصد ہے، اس مقصد تک پہنچ جاؤ۔ اللہ نے جو حق ادا کرنا ضروری قرار دیا ہے اور جو فرض تمہیں سمجھا دیے ہیں انہیں ادا کرو، اس کے بعد ہی وہاں حاضری دو۔ قیامت کے روز میں تمہارا گواہ بنوں گا اور تمہاری طرف سے وکالت کروں گا۔

یاد رکھو کہ جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا اور قدرت کا جو فیصلہ تھا وہ سامنے آچکا۔ میں جو کچھ

www.kitabmart.in

کہتا ہوں خدا کے وعدے اور دلیل کی بنا پر کہتا ہوں۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے "بے شک جن لوگوں نے یہ کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے اور اس کے بعد اپنی بات پر جمے رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ڈرو نہیں، پریشان مت ہو، ہم تمہیں جنت کی خوش خبری سناتے ہیں جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔"

بلاشبہ تم نے کہا تھا کہ ہمارا رب خدا ہے، تو اس کی کتاب پر، اس کے دین پر، اس کے بتائے ہوئے راستے پر اور اس کی عبادت کے نیک طریقے پر جمے رہو اور پھر اس سے نکل نہ بھاگو، اور اس میں نئی نئی باتیں نہ پیدا کرو اور نہ اس کے خلاف چلو کیونکہ اس راستے کو چھوڑ دینے والے قیامت کے دن اللہ کی رحمت سے دور رہیں گے۔

پھر یہ کہ تم اپنے اخلاق اور عادتوں کو ادلنے بدلنے سے بچو۔ اور جو بات کہو اس پر قائم رہو۔ انسان کو چاہیے کہ اپنی زبان کو قابو میں رکھے کیونکہ یہ ذرا سی شے اپنے مالک سے سرکشی اور منہ زوری کرتی رہتی ہے۔ خدا کی قسم، میں نے کوئی ایسا نیک شخص نہیں دیکھا جس نے اپنی زبان کو روک کر نہیں رکھا اور اپنی نیکی سے فائدہ اٹھایا۔ مومن کی زبان اس کے دل کے پیچھے اور منافق کا دل اس کی زبان کے پیچھے ہوتا ہے۔ مومن جب بات کرنا چاہتا ہے تو پہلے دل میں سوچ لیتا ہے۔ اگر بات اچھی ہو تو کہہ دیتا ہے ورنہ اسے دل میں چھپا رہنے دیتا ہے۔ لیکن منافق کی عادت یہ ہے کہ جو اس کے منہ میں آتا ہے کہہ دیتا ہے۔ اسے یہ فکر نہیں ہوتی کہ کون سی بات اسے فائدہ پہنچائے گی اور کون سی نقصان۔

پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا ہے کہ کسی شخص کا ایمان اس وقت تک مضبوط نہیں ہوتا جب تک اس کا دل درست نہ ہو اور کسی شخص کا دل درست نہیں ہو سکتا جب تک اس کی زبان درست نہ ہو۔ اب جو شخص بھی اپنے پروردگار سے اس حالت میں ملاقات کر سکے کہ اس کے ہاتھ مسلمانوں کے خون اور ان کے مال سے پاک ہوں اور اس کی زبان مسلمانوں کو بے آبرو کرنے والی باتوں سے پاک ہو تو وہ ایسا ضرور کرے۔

خدا کے بندو، یاد رکھو کہ مومن اِس برس بھی اُس چیز کو حلال سمجھتا ہے جسے پچھلے سال

www.kitabmart.in

حلال سمجھتا تھا اور اِس سال بھی اُس چیز کو حرام سمجھتا ہے جسے وہ پچھلے برس حرام سمجھتا تھا۔

یاد رکھو، لوگ جو نئی باتیں نکالتے ہیں وہ اُن چیزوں کو حلال نہیں کر سکتیں جنہیں خدا حرام قرار دے چکا ہے بلکہ حلال وہ ہے جسے اللہ نے ایک مرتبہ حلال کر دیا اور حرام وہ ہے جسے اللہ نے حرام قرار دے دیا۔ تم تمام چیزوں کو جانچ کر پرکھ چکے ہو اور جو لوگ تم سے پہلے گزر گئے ہیں وہ تمہیں نصیحت کر چکے ہیں اور سچ اور جھوٹ کی مثالیں بیان کی جا چکی ہیں اور ایک روشن دین کی طرف تمہیں بلایا جا چکا ہے۔ اب اس معاملے میں وہی اپنے کان بند رکھے گا جو درحقیقت بہرا ہو اور وہی آنکھیں موند کر رکھے گا جو واقعی اندھا ہو۔ اور پھر جسے آزمائشوں اور امتحانوں سے فائدہ حاصل نہ ہو اسے نصیحتیں کیا فائدہ دیں گی بلکہ اسے نقصان ہی کا سامنا رہے گا یہاں تک کہ وہ بری باتوں کو اچھا اور اچھی باتوں کو برا سمجھنے لگے گا۔

لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک شریعت پر چلنے والے اور دوسرے اس میں نئی نئی باتیں پیدا کرنے والے جو نہ سنّت سے اپنی بات منوا سکتے ہیں اور نہ ان کے پاس ایسی کسی دلیل کی روشنی ہوتی ہے جس سے بات اپنے ثبوت کو پہنچے۔

پروردگار نے کسی شخص کو قرآن سے زیادہ اچھی نصیحت نہیں کی کہ یہی خدا کی مضبوط رسّی اور اس تک پہنچنے کا بھروسے والا راستہ ہے۔ اس میں دل کا سکون اور علم کے چشمے ہیں اور اس کے بغیر دل کے آئینے پر جلا نہیں ہوتی حالانکہ اسے یاد رکھنے والے گزر گئے اور بھول جانے والے یا بھلا دینے والے باقی رہ گئے ہیں پھر بھی تمہیں چاہیے کہ کسی کو اچھا کام کرتے دیکھو تو اس کی مدد کرو اور جب کوئی برا کام دیکھو تو اس سے دامن بچا کر چلو کیونکہ رسول اللہؐ فرمایا کرتے تھے کہ آدم کی اولاد، نیک کام کر اور برے کام چھوڑ دے۔ اگر تو نے ایسا کیا تو تو نیک چلن ہے اور ٹھیک راستے پر ہے۔

یاد رکھو، ظلم کی تین قسمیں ہیں۔ ایک وہ ظلم جس کی معافی نہیں، دوسرا وہ ظلم جس کی پوچھ گچھ کے بغیر نہیں چھوڑا جائے گا اور تیسرا وہ ظلم جو معاف کر دیا جائے گا اور اس کی پوچھ گچھ نہیں ہوگی۔ رہا وہ ظلم جس کے معافی نہیں وہ کسی کو اللہ کا شریک سمجھنا ہے جیسا کہ پرودگار نے خود

اعلان کر دیا ہے کہ اس کے شریک قرار دینے والے کی معافی نہیں ہو سکتی۔ لیکن وہ ظلم جو معاف کر دیا جاتا ہے وہ ایسا ظلم ہے جو انسان ذرا ذرا سی باتوں پر خود اپنے دل اور دماغ پر کرتا ہے۔ البتہ وہ ظلم جس کی کوئی معافی نہیں وہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم ہے جس کا قیامت کے دن سخت بدلہ لیا جائے گا۔ وہ کوئی چھریوں کا گھاؤ اور دُرّے کا زخم نہیں ہوگا بلکہ وہ ایسی سزا ہوگی جس کے آگے یہ زخم اور گھاؤ بہت معمولی ہیں۔ لہٰذا خبر دار، خدا کے دین کو نئے نئے رنگ دینے سے بچو کیونکہ اگر کسی سچ کو تم ناپسند کرتے ہو، اُس پر تمہارا متفق اور متحد ہونا، کسی ایسے جھوٹ پر تمہارے منتشر ہونے سے اچھا ہے جسے تم پسند کرتے ہو۔ بے شک اللہ نے ایسے لوگوں سے کوئی بھلائی نہیں کی جن میں پھوٹ پڑی، چاہے وہ گزر چکے یا اب موجود ہیں۔

اے لوگو۔ وہ شخص خوش نصیب ہے جسے اپنے ہر عیب کی اِتنی خبر ہو کہ دوسرے میں عیب نہ ڈھونڈتا پھرے اور خوش قسمت وہ ہے جو چپ چاپ گھر میں بیٹھا رہے، جو اپنی روزی کمائے اور اپنے رب کے حکم ماننے میں مصروف رہے اور اپنی خطاؤں پر آنسو بہاتا رہے کہ اس طرح وہ بس اپنی ذات کی فکر میں رہے اور دوسرے لوگ اس کی طرف سے مطمئن رہیں۔

www.kitabmart.in

ایک اقتباس

یقیناً رسول اکرمؐ کی زندگی تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے اور انؐ کی ذات تمہاری رہنمائی کر کے تمہیں دنیا کے عیب، اس کی رسوائیاں اور برائیاں دکھاتی ہے کیونکہ دنیا کے پھیلے ہوئے دامن انؐ سے الگ کر لیے گئے ہیں البتہ یہی دامن غیروں کے لیے بچھا دیے گئے ہیں۔ دنیا کی لذت آپؐ کی ذات سے چھڑا دی گئی اور اس کے بناؤ سنگھار سے آپؐ کا رخ پھیر دیا گیا ہے۔

www.kitabmart.in

میری گواہی سنو

خلافت کے شروع کے دنوں کی ایک تقریر

کوئی ایک حال اللہ کو دوسرا حال اختیار کرنے سے نہیں روکتا۔ نہ زمانہ اسے تبدیل کرتا ہے، نہ جگہ اسے گھیرتی ہے اور نہ زبان اس کی تعریف کرسکتی ہے۔ پانی میں کتنے قطرے برس رہے ہیں، آسمان میں کتنے ستارے چمک رہے ہیں اور خاک میں کتنے ذرے اڑ رہے ہیں، وہ خوب جانتا ہے۔ وہ پتھروں پر چلنے والی چیونٹیوں کے قدموں کی آواز سن سکتا ہے اور اندھیری راتوں میں ان کی پناہ گاہوں تک سے واقف ہے، کون سا پتا ٹوٹ کر کہاں گرے گا، لوگ آنکھ کے اشاروں سے چوری چھپے کیا کہہ رہے ہیں، اسے سب کی خبر ہے۔

میں گواہی دیتا ہوں کے اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ اُس کا کوئی ساتھی نہیں۔ اس میں کسی طرح کا شک نہیں۔ نہ اس کے دین سے انکار ہوسکتا ہے اور نہ اس کی بنائی ہوئی چیزوں سے۔ یہ گواہی اُس شخص کی ہے جس کی نیت سچّی، جس کا باطن شفاف، جس کا یقین خالص اور ترازو میں جس کے عمل کا پلّہ بھاری ہے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اُس کے بندے اور تمام مخلوقات میں سے چنے گئے رسول ہیں۔ انہیں اس لیے چنا گیا ہے کہ سچائی کو صاف صاف سمجھا دیں، انہیں چنا گیا کہ ان

www.kitabmart.in

میں بہترین شرافت ہے اور انہیں چنا گیا تا کہ وہ عظیم ترین پیغامات پہنچادیں۔ آپؑ کے ذریعے سیدھے راستے کے سارے نشان روشن کیے گئے ہیں اور گم راہی کے اندھیرے چھٹ گئے ہیں۔

اے لوگو۔ جو شخص دنیا سے آس لگائے رکھتا ہے اور اسی سے لو لگاتا ہے اسے یہ دنیا ہمیشہ دھوکا دیتی ہے۔ جو کوئی دنیا کی خواہش میں مبتلا ہے اس سے یہ کنجوسی نہیں کرتی اور جو اس پر چھا جاتا ہے یہ اس پر غالب آجاتی ہے۔ خدا کی قسم، جن کے پاس زندگی کی جیتی جاگتی نعمتیں تھیں لیکن پھر ان کے ہاتھ سے نکل گئیں، یہ سب کچھ ان کے گناہوں کی سزا تھی کیونکہ اللہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ جن لوگوں پر عذاب ٹوٹا پڑ رہا ہو اور نعمتیں ہاتھ سے نکلی جا رہی ہوں وہ اگر سچے دل سے اور دھیان لگا کر پروردگار کے سامنے فریاد کریں تو وہ گئی ہوئی نعمتیں لوٹا دیتا ہے اور بگڑے کام سنوار دیا کرتا ہے۔ مجھے تم سے ڈر ہے کہ کہیں تم جہالت اور نادانی میں نہ پڑ جاؤ۔ کتنے ہی ایسے واقعات ہو گزرے ہیں جن میں تمہارا جھکاؤ اُس جانب تھا جس کی کوئی تعریف کرے تو کیسے؟ ایسے میں اگر تمہیں پہلے والے راستے پر لگا دیا جائے تو قسمت جاگ سکتی ہے لیکن میرا کام تو صرف کوشش کرنا ہے۔ اگر مجھ سے پوچھو تو میں یہی کہوں گا کہ خداوند عالم گزرے دنوں کی تمہاری بھول کو معاف کر دے۔

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

اسے ذرّے ذرّے کی خبر ہے

ساری تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس کی طرف سب کو پلٹ کر جانا ہے اور جو تمام معاملوں کی آخری حد ہے۔ اس نے ہم پر جو بڑے احسان کیے ہیں، جو کھلے کھلے ثبوت دیے ہیں اور نعمتوں کو جس طرح بڑھاتا گیا ہے اس پر میں اس کی حمد کرتا ہوں۔ ایسی حمد جو اس کا حق ادا کر سکے، جو اس کا شکر ادا کر سکے، جو مجھے اس کے ثواب سے قریب کر دے اور اس کی بخششوں کو اور بڑھا دے۔ میں اس سے مدد چاہتا ہوں، اس شخص کی طرح جو اس کے فضل کا امیدوار، اس کے نفع کا آرزومند ہو، جسے اطمینان ہو کہ وہ مصیبتوں کو دور کرتا ہے، جو اس کے احسان کا اقرار کرتا ہو اور جو اپنی باتوں اور اپنے کاموں میں اس کی عظمت کا یقین رکھتا ہو۔ اس پر میرا ایمان ایسا ہے جیسے کوئی یقین کے ساتھ اس سے آس لگائے رکھتا ہو، جیسے کوئی ایمان لانے والا اس کی طرف جھک جائے، جیسے کوئی اس کے آگے کسی تابع دار کی طرح عاجزی اختیار کرے، صرف اور صرف اس کے ایک ہونے پر یقین رکھتا ہو، اس کی عظمت کا اقرار کرتا ہو اور دل و جان سے کوشش کر کے اس کے دامن میں پناہ ڈھونڈتا ہو۔

وہ کسی سے پیدا نہیں ہوا کہ کوئی اللہ کی عظمت میں ساجھے دار ہو۔ اور نہ کوئی اس سے

پیدا ہوا کہ اس کے بعد اس کا وارث ہو جائے۔ نہ اس سے پہلے وقت تھا نہ زمانہ، نہ وہ کبھی گھٹا، نہ بڑھا، بلکہ وہ ہماری عقلوں کے سامنے اپنی تدبیر کی مضبوط نشانیوں اور ٹھوس فیصلوں کے ذریعے ظاہر ہوا۔

اسی نے یہ سب کچھ بنایا۔ اس بات کی گواہی دینے والوں میں آسمان ہے جو ستونوں کے بغیر قائم ہے اور کسی سہارے کے بغیر کھڑا ہے۔ اس نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے سستی نہیں دکھائی، دیر بھی نہیں کی اور حکم ماننے کو تیار ہو گئے اور اگر وہ اس کے رب ہونے کا اقرار نہ کرتے اور اس کے آگے سر نہ جھکاتے تو وہ انہیں اپنے عرش پر جگہ نہ دیتا، وہاں فرشتوں کا ٹھکانا نہ بناتا اور لوگوں کی پاکیزہ باتیں اور نیک کام اونچے ہو کر وہاں تک نہ جاتے۔ وہ لوگ جو زمین پر مارے مارے پھرتے ہیں، اللہ نے آسمان کے ستاروں کو ان کے لیے ایسی روشن نشانیاں بنایا جن سے وہ اپنے راستے ڈھونڈتے ہیں۔ بے حد اندھیری رات کے پردوں کی سیاہی بھی ان ستاروں کی روشنی کو روک نہیں سکتی، اور نہ گھٹا ٹوپ اندھیروں کی چادر میں اتنی قوت ہے کہ آسمانوں میں پھیلی ہوئی چاندنی کو لوٹا دیں۔

پاک ہے وہ ذات کہ نچلی زمینوں کے ٹکڑوں اور اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں میں تاریک اور پرسکون رات کے اندھیرے بھی جس سے چھپے ہوئے نہیں۔ اس سے نہ آسمان کی بلندی پر گرجتے ہوئے بادل چھپے ہوئے ہیں اور نہ بادلوں میں چمکتی ہوئی بجلیاں پوشیدہ ہیں۔ وہ درختوں سے گرتے ہوئے پتّوں سے بھی باخبر ہے جنہیں بادلوں کے ساتھ چلتی ہوئی تیز ہوائیں یا برستے پانی کی دھاریں گرا دیتی ہیں۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ بارش کا کون سا قطرہ کس رخ پر جائے گا اور کہاں گرے گا۔ وہ جانتا ہے کہ چیونٹیاں کہاں رینگیں گی اور خود کو چلا کر کہاں لے جائیں گی۔ وہ جانتا ہے کہ مچھر کے لیے کہاں اور کتنی غذا کافی ہو گی۔ اسے یہ بھی خبر ہے کہ ایک مادہ اپنے پیٹ میں کیا لیے ہوئے ہے۔

ساری تعریف اس خدا کے لیے ہے جو اُس وقت بھی تھا جب نہ کرسی تھی اور نہ عرش۔ نہ آسمان تھا اور نہ زمین، نہ جن تھے اور نہ انسان۔ خیال کے ذریعے ہم اسے نہیں جان سکتے، نہ

www.kitabmart.in

سوچ بچار سے اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم اس سے مانگیں تو وہ دوسرے مانگنے والوں سے بے پروا ہو جائے۔ ہمیں کچھ مل جائے تو اس کے خزانے میں کمی نہیں آسکتی۔ وہ آنکھ سے دیکھا نہیں جاسکتا، اور کس جگہ ہے کہہ کر اس کی حد بندی نہیں ہوسکتی۔ اس کے بارے میں نہیں کہا جاسکتا کہ اس کے ساتھی بھی ہیں۔ اس کے ہاتھ پاؤں نہیں ہیں جنہیں چلا کر وہ چیزوں کی تخلیق کرتا ہو۔ ہم اپنے حواس کام میں لا کر اسے تصور نہیں کر سکتے۔ نہ انسانوں سے اس کی تشبیہ دی جا سکتی ہے۔

اس نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا مگر اس کے لیے یہ نہیں ہوا کہ جسم کے کسی حصے کو، یا زبان کو، یا حلق کو حرکت کرنی پڑی ہو۔ اور اس طرح اس نے موسیٰؑ کو اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں۔

اے اللہ کی تعریف میں زحمت کرنے والو، اگر تمہاری نیتیں سچی ہیں تو پہلے جبرئیل اور میکائیل اور اللہ کے خاص عبادت گزار فرشتوں کے لاؤ لشکر کی تعریف کرو کہ جو پاکیزہ حجروں میں سر جھکائے ہوئے ہیں اور حیران ہیں کہ اپنے اس خالق کی تعریف کا حق کیسے ادا کریں۔

خوبیاں سن کر وہی چیزیں پہچانی جاسکتی ہیں جن کی شکل وصورت ہو اور ہاتھ پاؤں ہوں اور جو اپنی مدت پوری کر کے مر جائیں۔ خدا کے بندو۔ اس اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں ہے جس نے اپنے نور سے تمام اندھیروں میں روشنی بھر دی اور پھر روشنی کو اپنی قدرت سے اندھیرے میں بدل دیا۔

اے اللہ کے بندو، میں تمہیں اُس اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں جس نے تمہیں لباس سے ڈھانپا اور زندہ رہنے کے تمام وسیلے تمہیں دیئے۔ اگر کوئی شخص ہمیشہ زندہ رہنے کے زینے پر چڑھ سکتا یا موت کو ٹالنے کا راستہ پالیتا تو حضرت سلیمان بن داؤد ہوتے جن کو نبوت دی گئی تھی اور تمام جنوں اور انسانوں کی سلطنت جن کے قبضے میں دے دی گئی تھی لیکن جوں ہی ان کا آب ودانہ اٹھا اور زندگی کے دن پورے ہوئے، مٹا ڈالنے والی کمانوں نے ان پر موت کے تیر چلائے۔ ان کے سارے گھر خالی ہو گئے اور بستیاں ویران ہو گئیں اور دوسرے لوگ ان

www.kitabmart.in

کی جگہ بس گئے۔ یقیناً گزرے ہوئے زمانے تمہارے لیے ایک طرح کا سبق ہیں۔

سوچو کہ (شام اور حجاز) کے عمالقہ اور ان کی اولاد کہاں گئی؟ (مصر کے) فرعونوں اور ان کی اولاد کا کیا بنا؟ (آذربائیجان کے) اصحاب الرّس کہاں ہیں جنہوں نے پیغمبروں کو قتل کیا اور خدا کا حکم پہنچانے والوں کو خاموش کر کے نبیوں کے راستوں کا چراغ بجھا دیا اور ظالموں کے طریقوں کو زندہ کیا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو لشکر لے کر چڑھے اور ہزاروں کو ہرا دیا۔ جنہوں نے بڑی بڑی چھاؤنیاں ڈالیں اور شہر کے شہر بسا دیے۔ آخر وہ کہاں گئے؟ (اقتباس)

جو باتیں تم نہیں جانتے انہیں منہ سے نہ نکالو کیونکہ زیادہ تر سچائی ان ہی چیزوں میں ہے جن سے تم بے خبر ہو۔ (اقتباس)

www.kitabmart.in

جو چاہو پوچھ لو

اے لوگو۔ میں نے فتنے کی آنکھیں پھوڑ دی ہیں اور میرے سوا کوئی نہیں جو فتنہ وفساد کا اندھیرا چھا جانے اور اس کی سختیاں بہت بڑھ جانے کے بعد یہ ہمت کرتا۔ اب اس سے پہلے کہ میں تمہارے درمیان نہ رہوں، مجھ سے جو چاہو پوچھ لو۔

اُس پروردگار کی قسم جس کے قبضہٴ قدرت میں میری جان ہے، اِس وقت سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اس کے بارے میں جو بات مجھ سے پوچھو گے، میں بتاؤں گا ۔یا کسی ایسے گروہ کے بارے میں پوچھو گے جس نے سیکڑوں کو راستہ دکھایا اور سیکڑوں کو بھٹکایا، تو میں بتاؤں گا کہ اسے للکارنے والے اور کھینچنے والے اور دھکیلنے والے کون ہیں اور ان کی سواریاں کہاں ٹھہریں گی اور ان کا مال اسباب کہاں اتارا جائے گا اور ان میں سے کون قتل ہوگا اور کون اپنی موت مرے گا، میں یہ سب بتادوں گا۔

اور اگر میں نہ رہا اور یہ ناخوش گوار باتیں اور سخت مشکلیں پیش آئیں تو پوچھنے والا بھی پریشانی سے سر جھکا لے گا اور جس سے پوچھا جائے گا وہ بھی نہ بتا پائے گا، اور یہ سب اُس وقت ہوگا جب جنگ تم پر ٹوٹ پڑے گی اور دنیا اس طرح تنگ ہوجائے گی کہ مصیبت کے دن لمبے

www.kitabmart.in

کرے گا۔

یاد رکھو، فتنے جب آتے ہیں تو لوگوں کو شبہے میں ڈالے رکھتے ہیں اور جب جاتے ہیں تو خبردار کر جاتے ہیں۔ یہ آتے وقت پہچانے ہی نہیں جاتے لیکن جانے لگتے ہیں تو صاف پہچانے جاتے ہیں۔ فتنے تو ہواؤں کی طرح چکر لگاتے رہتے ہیں، کبھی کسی آبادی کو اپنی لپیٹ میں لیتے ہیں اور کسی کو چھوڑ دیتے ہیں۔

خبردار۔ میرے نزدیک تمہارے لیے سب فتنوں سے زیادہ خوف ناک بنی امیّہ کا فتنہ ہے جو خود بھی اندھا ہوگا اور دوسروں کو بھی اندھیرے میں رکھے گا۔ اس کا اثر تو سب ہی پر پڑے گا لیکن اس کی آفتیں خاص ہی لوگوں کے لیے ہوں گی۔ جو کوئی اس فتنے کے دوران آنکھیں کھلی رکھے گا (اور زبان کھولے گا) وہ مصیبت اور سختی کا شکار ہوگا اور جس کی آنکھیں بند رہیں گی (اور ظلم سہتا رہے گا) وہ بچ جائے گا۔

خدا کی قسم، میرے بعد بنو امیّہ تمہارے لیے بدترین حاکم ہوں گے۔ وہ تو اُس شریر اونٹنی کی طرح ہوں گے جو دودھ دوہنے والے کو کاٹ کھاتی ہے، ادھر اُدھر ہاتھ پاؤں چلاتی ہے، دوہنے والے پر ٹانگیں اچھالتی ہے اور اسے اپنا کام نہیں کرنے دیتی۔

وہ سلسلہ بہت عرصے چلے گا جس سے صرف وہ لوگ بچیں گے جو ان کے لیے فائدے مند ہوں گے یا کم سے کم یہ کہ نقصان دہ نہ ہوں گے۔ ان کی مصیبت اس طرح تمہیں گھیرے گی کہ ان سے داد فریاد کرنا بھی ایسا مشکل ہو جائے گا جیسے غلام اپنے آقا کے سامنے اور مرید اپنے مرشد کے سامنے مشکل ہی سے فریاد کر پاتا ہے۔ تم پر یہ فتنہ ایسی خوف ناک شکل میں آئے گا جس سے دل دہلے گا۔ نہ اس میں سچائی کا راستہ دکھانے والا کوئی مینار ہوگا اور نہ کوئی راہ سُجھانے والی نشانی ہوگی۔ ہم اہلِ بیت اس فتنے کے جرم سے بچے ہوں گے اور لوگوں کو ان کی طرف بلانے میں ہمارا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ پھر خداوند عالم ان کے ظلم اور ستم کو اس طرح دور کرے گا جیسے گوشت سے کھال اتاری جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ کام اُن لوگوں کے ہاتھوں کرائے گا جو ان کو

ذلیل کریں گے، انہیں سختی کے ساتھ کھینچتے پھریں گے اور موت کے کڑوے جام پلائیں گے۔ وہ انہیں تلوار کے گھاؤ کے سوا کچھ نہیں دیں گے اور خوف کے لباس کے سوا کچھ نہیں پہنائیں گے۔

اُس وقت قریش چاہیں گے کہ میں ساری دنیا کے بدلے بس اتنی دیر کے لیے لوٹ آؤں جتنی دیر میں اونٹ ذبح ہوتا ہے تاکہ میں اُس چیز کو قبول کرلوں جس کا صرف ایک حصہ آج مانگتا ہوں تو وہ دینے کے لیے تیار نہیں۔

www.kitabmart.in

ایک اقتباس

یہاں کوئی نعمت اُس وقت تک نہیں ملتی جب تک کوئی دوسری نعمت ہاتھ سے نکل نہ جائے۔ تمہیں عمر کا ایک دن ملتا ہے تو ایک دن گھٹ بھی جاتا ہے۔

www.kitabmart.in

اپنے بندوں سے اللہ کا مطالبہ

ساری تعریف اُس اللہ کے لیے ہے جو بن دیکھے جانا پہچانا اور تھکے بغیر ہر چیز کا بنانے والا ہے۔اس نے اپنی قدرت سے دنیا کو پیدا کیا اور اپنی توقیر کی بنا پر حکمرانوں سے اپنی بندگی کرائی اور اپنے کرم اور عنایتوں کو وجہ سے بڑے بڑوں پر سرداری کی۔اس نے دنیا کو اپنی بنائی ہوئی مخلوق سے آباد کیا اور جنوں اور انسانوں کے لیے اپنے رسول بھیجے تاکہ وہ ان کے سامنے دنیا کو بے نقاب کریں اور بتادیں کہ اس میں کیسے کیسے نقصان ہیں، اور تمام باتیں مثالیں دے کر سمجھائیں اور دنیا میں جتنی برائیاں ہیں سب سے باخبر کردیں۔کبھی صحت اور کبھی بیماری کے آنے جانے کا حال سنا کر انہیں عبرت دلائیں، حلال اور حرام سمجھائیں اور بتائیں کہ اللہ کا حکم ماننے والوں اور گناہ گاروں کے لیے جنت اور دوزخ کا کیسا انتظام کیا گیا ہے۔

www.kitabmart.in

میں اس کی ویسی ہی تعریف کرتا ہوں جیسی تعریف اس نے اپنے بندوں سے چاہی ہے۔اس نے ہر چیز کی مقدار، ہر مقدار کی مدت اور ہر مدت کی تقدیر لکھ دی ہے۔قرآن نیکی کا حکم دیتا ہے، برائی سے منع کرتا ہے۔ خاموش بھی ہے، گفتگو بھی کر رہا ہے۔ یہی دنیا کے سامنے اللہ کے ہونے کا ثبوت ہے جس نے بندوں سے اس پر عمل کا عہد لیا ہے اور انہیں اس کا پابند کر دیا ہے۔اس نے قرآن سے پھوٹنے والی روشنی کو پوری شکل دی ہے اور اس کے ذریعے دین کو مکمل کیا ہے۔اس نے نبیؐ کو اس حالت میں دنیا سے اٹھایا کہ وہ لوگوں کو قرآن کے وہ تمام حکم سمجھا کر فارغ ہو چکے تھے جن سے وہ سیدھے راستے پر چل سکتے ہیں لہٰذا پروردگار کی عظمت کو اسی طرح تسلیم کرو جس طرح اس نے اپنی عظمت کا اعلان کیا ہے۔اس نے اپنے دین کی کوئی چیز چھپا کر نہیں رکھی اور کسی چیز کو، خواہ اسے پسند ہو یا ناپسند، کسی کھلی نشانی اور پہچان کے بغیر نہیں چھوڑا۔ اگر وہ ناپسندیدہ بات ہے تو اس سے روکا گیا اور اگر عمل کے قابل ہے تو اس کی طرف بلایا گیا ہے۔ آئندہ بھی وہ ان ہی کاموں سے راضی رہے گا جن سے اب راضی ہے اور ان ہی کاموں پر ناراض ہو گا جن سے اب ناراض ہے۔

یاد رکھو۔ وہ تم سے کسی ایسی بات پر خوش نہ ہو گا جس پر تمہارے اگلوں سے ناراض ہو چکا ہے اور نہ تم سے کسی ایسی بات پر ناراض ہو گا جس پر تمہارے اگلوں سے راضی ہو چکا ہے۔ تمہیں چاہیے کہ صاف نظر آنے والے نشانوں پر چلتے رہو اور تم سے پہلے لوگوں نے جو کیا ہے اسے دہراتے رہو۔

وہ دنیا میں تمہاری ضرورتیں پوری کرنے کا ذمہ لے چکا ہے اور تم سے کہا ہے کہ اس کا شکر ادا کرتے رہو اور تم پر فرض کر دیا ہے کہ اپنی زبان سے اس کا ذکر کرتے رہو۔ تمہیں نیکی کی نصیحت کی ہے اور کہا ہے کہ اس سے زیادہ اس کی کوئی دوسری مرضی نہیں۔ یہی اپنے بندوں سے اس کا مطالبہ ہے۔ لہٰذا اس سے ڈرو جس کی نظروں کے سامنے ہو اور جس کے ہاتھوں میں تمہارا مقدر ہے اور جس کے اختیار میں تمہارا آباد یا برباد ہونا ہے۔ اگر کچھ چھپاؤ گے تو سمجھ لو کہ وہ جانتا ہے اور کوئی اعلان کرو گے تو سمجھ لو کہ وہ لکھ لیتا ہے۔ اس نے تم پر نگرانی کرنے والے

www.kitabmart.in

فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو سچائیاں لکھتے ہیں اور غلط باتیں درج نہیں کرتے۔ اور جان لو کہ جو اللہ سے ڈرے گا، اللہ اس کے لئے فتنوں سے بچ نکلنے کی راہ نکال دے گا اور تمہیں اندھیروں سے نکال کر اجالوں میں لے آئے گا اور تمہیں تمہاری خواہش کے مقام پر رکھے گا اور اپنے پاس عزت کی جگہ پر اتارے گا۔ یہ وہ گھر ہوگا جو اس نے خود اپنے لیے چنا ہے جس پر عرش کا سایہ ہوگا، اسی کا نور اُس گھر کا اجالا ہوگا۔ اس میں فرشتے تمہارے ملاقاتی ہوں گے اور خدا کے رسول تمہارے ساتھی ہوں گے۔ تو اب اس جانب بڑھو جہاں تمہیں لوٹ کر جانا ہے اور موت سے پہلے راستے کا سامان تیار کر لو کیونکہ وہ دن دور نہیں جب لوگوں کی امیدوں کا تار ٹوٹ جائے گا اور موت ان پر چھا جائے گی اور ان کے لیے توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ اِس وقت تم ایسے مقام پر ہو جہاں نیکی کے کام کرنے کا موقع ہے جس کی طرف تم سے پہلے گزرنے والے پلٹنے کی تمنا کرتے رہے۔ تم ایسے گھر میں ہو جو تمہارے رہنے کا ٹھکانا نہیں اور تمہیں یہاں سے چل پڑنے کا پیغام دیا جا چکا ہے اور راستے کا سامان اکٹھا کر لینے کا حکم دیا جا چکا ہے۔

یاد رکھو کہ یہ جو تمہاری نرم اور نازک کھال ہے یہ دوزخ کی آگ کو برداشت نہیں کر سکتی تو پھر اپنی جانوں پر ترس کھاؤ کیونکہ تم دنیا کی مصیبتیں آزما چکے ہو۔ تم نے ضرور دیکھا ہوگا کہ کسی کو کانٹا چبھے یا خون نکال دینے والی ٹھوکر لگے یا ریت کی گرمی جھلسا دے تو وہ بے چین ہو کر کیسا چیختا ہے۔ تو پھر اس وقت کیا حالت ہوگی جب آگ کا اوڑھنا بچھونا ہوگا، پتھر کا تکیہ ہوگا اور شیطان کے ساتھ رہنا ہوگا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب دوزخ کا پاسبان آگ پر غصہ کرے گا تو اس کی لپٹیں بھڑک کر آپس میں ٹکرانے لگیں گی اور جب اسے جھڑکے گا تو بے قرار ہو کر دوزخ کے دروازوں سے نکلنے لگیں گی۔ اگر تم بوڑھے ہو چکے ہو اور بڑھاپے نے تمہیں بہت ستایا ہے تو اس وقت کیا کرو گے جب آگ کے شعلے طوق بن کر گردنوں میں پڑے ہوں گے اور آگ کی ہتھکڑیاں کلائیوں کا گوشت کھا رہی ہوں گی۔

اے خدا کے بندو، آج جب کہ تم بیماریوں اور تنگی سے پہلے صحت اور آزادی کی حالت میں ہو، اللہ سے ڈرو اور اس سے پہلے کہ تمہاری گردنیں اس طرح گروی ہو جائیں کہ چھڑائی نہ

www.kitabmart.in

جاسکیں، انہیں چھڑانے کی تیاری کرو۔ اپنی آنکھیں کھلی رکھو اور اپنے پیٹ دھنسے ہوئے رکھو۔ ہاتھ پیر چلاؤ اور اپنی دولت کو خدا کی راہ میں خرچ کرو۔ اپنے بدن کی راحتوں کو اپنی ہی روح پر صرف کرو اور اس میں کنجوسی نہ دکھاؤ۔ خداوند عالم نے کہا ہے 'اگر تم اللہ کی مدد کرو گے، اللہ تمہاری مدد کرے گا' اور یہ بھی کہا ہے کہ 'کون ہے جو خدا کو بہترین قرضہ دیتا ہے تاکہ وہ اسے کئی گنا کر کے لوٹائے اور اس کے پاس سب سے اچھا بدلہ ہے۔

لیکن اس کے پاس کوئی کمی نہیں جو تم سے مدد مانگ رہا ہے اور نہ ایسی کوئی قلت ہے کہ تم سے قرض مانگ رہا ہے۔ اس کے پاس تو سارے آسمان اور زمین کے لشکر ہیں۔ وہ سب سے زیادہ طاقت ور اور عقل والا ہے۔ اس نے تم سے قرض مانگا ہے حالانکہ اس کے پاس آسمانوں اور زمینوں کے خزانے ہیں اور وہ بڑا سخاوت والا اور تعریف کے لائق ہے۔ اس نے تمہیں آزمایا ہے کہ تم میں کون اچھے کام کرتا ہے۔ اب اپنی نیکیوں میں جلدی کرو اور اس کے گھر میں اس کے پڑوسی بن کر رہو جہاں رسول تمہارے ساتھ رہیں گے اور فرشتے تمہاری زیارت کریں گے اور دوزخ کی آوازیں بھی تمہارے کانوں تک نہیں پہنچیں گی اور بدن ہر طرح کے دکھ درد سے محفوظ رہیں گے۔

یہی خدا کا وہ فضل ہے کہ جس پر چاہتا ہے کرتا ہے اور خدا تو بہترین فضل کرنے والا ہے۔ میں جو کہہ رہا ہوں اسے تم سن رہے ہو۔ اس کے بعد اللہ ہی مددگار ہے، میرا بھی اور تمہارا بھی۔ اور وہی ہمارے لیے کافی ہے اور وہی سارے کام بنانے والا ہے۔

www.kitabmart.in

ذراسی چیونٹی، چھوٹی سے ٹڈّی

تعریف اللہ کی کہ ڈھونڈنے والے اسے پا نہیں سکتے، جگہوں میں اسے محدود نہیں کیا جا سکتا، آنکھیں اسے دیکھ نہیں سکتیں، پردوں میں اسے چھپایا نہیں جا سکتا۔ وہ ہمیشہ سے ہے، یہ بات اس نے بعد میں اپنی مخلوق پیدا کر کے ثابت کی، ہر چیز اچھوتی بنا کر اس نے اپنا ہونا ثابت کیا اور چیزوں کو ملتا جلتا بنا کر اس نے ثابت کیا کہ اس جیسا کوئی نہیں۔

وہ اپنے وعدے میں سچا ہے۔ اسے تو اتنا اونچا مقام حاصل ہے پھر اپنی مخلوق کے ساتھ نا انصافی کیوں کرے۔ اس نے اپنی مخلوق میں برابری رکھی اور ان کے لیے حکم جاری کرتے ہوئے ہر ایک کا خیال رکھا۔ ایک کے بعد ایک چیز کی تخلیق کرتے ہوئے اس نے اپنے نہ سے ہونے کی شہادت دی۔ اس کی مخلوق کا ہر چیز پر اختیار نہیں، اس طرح اس نے خود

www.kitabmart.in

اپنے قادر ہونے کی شہادت دی اور یہ مخلوق موت کے آگے بے بس ہے، اس بات سے اپنے لافانی ہونے کی گواہی دی۔

وہ ایک ہے لیکن کسی گنتی کے بغیر۔ وہ ہمیشہ رہنے والا ہے اور وہ بھی کسی انتہا کے بغیر۔ اس کا وجود ہے لیکن کسی سہارے کے بغیر۔ ذہن اپنے حواسوں کو کام میں لائے بغیر اسے تسلیم کرتے ہیں۔ جتنی چیزیں ہمیں نظر آتی ہیں اسے دیکھے بغیر اس کی شہادت دیتی ہیں۔ تصور اس کا احاطہ نہیں کر سکتا، وہ تصور ہی کے لئے آشکار ہوا ہے اور تصور میں اتنی گنجائش کہاں کہ وہ عقل میں سما پائے۔ مگر اس نے فیصلہ تصور ہی پر چھوڑ دیا ہے۔

وہ بڑا ہے مگر اس طرح نہیں کہ اس کی جسامت بڑی ہے یا وجود بڑا ہے۔ وہ عظیم ہے لیکن اس طرح نہیں کہ اس کی حدوں کو آخری سرحد تک پھیلا دیا جائے اور اس کی شہرت اس طرح پھیلے، بلکہ وہ شان میں بڑا اور حاکمیت میں عظیم ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے، اس کے چنے ہوئے نبی اور اس کے ذمے دار امین ہیں۔ اللہ ان پر اور ان کے اہل بیت پر رحمت نازل کرے۔ اللہ نے انہیںؐ ناقابل تردید ثبوت، روشن کامیابی اور کھلے راستوں کے ساتھ بھیجا لہٰذا انہوں نے پیغام پہنچایا جس کے ساتھ حق کا اعلان کیا۔ وہؐ لوگوں کو سچے راستے پر لے گئے اور راستے کی رہنمائی کے نشان اور روشنیوں کے مینار قائم کرتے گئے اور اس طرح انہوںؐ نے اسلام کی رسی کو مستحکم اور اس کی گرہوں کو مضبوط کیا۔

اسی تقریر کا ایک حصہ

اور اگر لوگ اس کی شان دار قدرت اور پھیلی ہوئی نعمتوں پر غور کریں تو سیدھے راستے کی طرف پلٹ سکتے ہیں اور دوزخ کے عذاب سے بچ سکتے ہیں لیکن لوگوں کے دل بیمار اور نگاہیں کم زور ہیں۔ کیا وہ اللہ کے پیدا کیے ہوئے چھوٹے جانوروں کو نہیں دیکھتے کہ اس نے کس طرح انہیں مضبوط بنایا ہے، ہاتھ پاؤں ایک نسبت سے ملائے ہیں، انہیں کان

www.kitabmart.in

دیے ہیں، آنکھیں بخشی ہیں اور ہڈی اور کھال صحیح طور پر بنائی ہے۔

ذرا اس چھوٹی سے چیونٹی کی شکل اور صورت کو غور سے دیکھو۔ وہ اتنی چھوٹی ہے کہ آسانی سے نظر نہیں آتی اور نہ فکروں میں سماتی ہے مگر کیسی زمین پر دوڑتی پھرتی ہے اور اپنا پیٹ پالنے کے لیے کیسی دوڑ دھوپ کرتی ہے اور کس طرح دانے اپنے بل کی طرف لے جاتی ہے جہاں انہیں محفوظ کرتی ہے۔ گرمیوں میں وہ سردیوں کے لیے اور توانائی کے دنوں میں کم زوری کے زمانے کے لیے ذخیرہ جمع کرتی ہے۔ ان کی روزی کا ذمہ لیا جا چکا ہے اور ضرورت کے مطابق رزق انہیں پہنچتا رہتا ہے۔ اللہ ان کے حال سے بے خبر نہیں اور انہیں اپنی نعمت سے محروم نہیں رکھتا چاہے وہ چٹانوں کے اندر ہوں چاہے پتھروں کے اندر۔ اگر تم اس کے بدن کے اوپری اور نچلے حصوں میں اس کی غذا کی نالیوں پر غور کرو اور اس کے سر میں موجود آنکھوں اور کانوں کی بناوٹ کے بارے میں سوچو تو اس کاری گری پر حیران رہ جاؤ گے اور اسے بیان کرنا تمہارے لیے مشکل ہو جائے گا۔ اعلیٰ اور عظیم ہے وہ اللہ جس نے اسے اپنے پیروں پر کھڑا کیا اور بدن کے ستونوں پر قائم کیا۔ اسے بنانے میں کسی دوسرے نے حصہ نہیں لیا اور نہ اسے وجود میں لانے میں کسی توانا نے ہاتھ بٹایا۔ اگر تم غور کے راستوں پر چل کر ان کی آخری حد تک پہنچ جاؤ تو عقل تمہیں اس نتیجے پر پہنچا دے گی کہ چیونٹی کا پیدا کرنے والا وہی ہے جس نے کھجور کے درختوں کو پیدا کیا کیونکہ اس کی بنائی ہوئی ہر چیز میں وہی نفاست ہے اور ویسی ہی تفصیل نظر آتی ہے۔ لیکن ہر جان دار میں کچھ فرق بھی ہے۔

البتہ اللہ کی بنائی ہوئی تمام چیزیں چاہے وہ بڑی ہوں چاہے نازک، بھاری ہوں یا ہلکی، مضبوط ہوں یا کم زور، برابر ہیں۔ یہی حال آسمان، فضا، ہوا اور پانی کا ہے۔ اب تم سورج کو دیکھو، چاند، سبزے، پودوں، پانی، پتھروں، رات اور دن کے فرق، چشموں کے پھوٹنے، بڑے بڑے پہاڑوں اور ان کی اونچی چوٹیوں، طرح طرح کی بولیوں اور ہر قسم کی زبانوں کو دیکھو۔ پھر بھی جو کوئی تقدیر بنانے والے پر ایمان نہ لائے اور تدبیر کرنے والے سے انکار کرے تو اس پر افسوس ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ گھاس کی طرح ہیں جس کا کوئی بونے والا نہیں

www.kitabmart.in

اور نہ ان کی طرح طرح کی صورت شکل کا کوئی بنانے والا ہے۔ ان کے پاس اس دعوے کا کوئی ثبوت نہیں اور نہ انہوں نے سنی سنائی باتوں کی چھان بین کی ہے۔ سوچو تو سہی، کیا کوئی عمارت ، بنانے والے کے بغیر بن سکتی ہے اور کوئی جرم مجرم کے بغیر ہو سکتا ہے؟

اور چاہو تو ٹڈی کے متعلق بات کر سکتے ہو۔ اللہ نے اسے دو لال آنکھیں دیں اور چاند جیسے دو حلقوں میں چراغ روشن کر دیے اور اس کے چھوٹے چھوٹے کان بنائے اور مناسب منہ کھولا، ساتھ ہی اس کی حس تیز کر دی۔ غذا کاٹنے کے لیے دو دانت دیے اور اسے پکڑنے کے لیے درانتی جیسی دو ٹانگیں دیں۔ کسان اپنی کھیتی کے لیے ان سے ڈرتے ہیں لیکن مل کر کوشش کریں تب بھی انہیں ہنکا نہیں سکتے۔ یہ ذرا سی ٹڈی جو پتلی انگلی کے برابر بھی نہیں فصلوں پر ٹوٹ پڑتی ہے اور اپنی بھوک مٹاتی ہے۔

پاک ہے وہ ذات جس کے سامنے آسمانوں میں اور زمین پر ہر کوئی خوشی سے یا مجبوری سے مٹی پر رخسار ٹیک کر سجدہ کر رہا ہے اور عاجزی اور انکساری سے اس کے آگے جھکا ہوا ہے اور خوف اور دہشت کے عالم میں اپنی باگ ڈور اسے سونپ رہا ہے۔

پرندے اس کے حکم کے پابند ہیں۔ وہ ان کے پروں اور سانسوں کی تعداد تک جانتا ہے، اس نے ان کے پاؤں اس طرح بنائے ہیں کہ وہ پانی میں یا خشکی پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس نے ان کی روزی مقرر کی ہے۔ وہ ان کی نسلوں سے بھی واقف ہے کہ کون کوا ہے، کون چیل، کون کبوتر اور کون شتر مرغ۔ اس نے جب یہ پرندے بنائے تو انہیں نام لے کر پکارا اور ان کی روزی کا ذمہ لیا۔ اس نے وزنی بادل بنائے جن سے موسلا دھار بارشیں برسائیں جنہیں اس نے دور دور تک پھیلا دیا۔ جب زمینیں سوکھ گئیں، اس نے انہیں تر کر دیا اور وہ جو بنجر پڑی تھیں ان میں سبزہ اگا دیا۔

www.kitabmart.in

توحید کا کیا مطلب ہے

جس کسی نے اللہ کے طرح طرح کے حال بیان کیے، اس نے اللہ کو ایک نہیں مانا۔ جس نے اس کی کسی اور سے مثالیں دیں، وہ اس کی حقیقت ہی کو نہ سمجھا۔ جس نے اسے کسی اور سے ملتا جلتا قرار دیا اس نے ،اور جس نے اس کی طرف اشارہ کیا اور سمجھا کہ تصور میں اسے دیکھ سکتا ہے اس کا اللہ کی طرف رخ ہی نہ تھا۔ جو اپنی ذات سے پہچانا جائے وہ کسی کا بنایا ہوا ہوتا ہے اور جو کسی دوسرے کے سہارے پر قائم ہو وہ محتاج ہوتا ہے۔ وہ کام کرتا ہے مگر اسے کسی کل پرزے کی ضرورت نہیں۔ وہ پیمانے مقرر کرتا ہے مگر اسے سوچنے اور فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ مال دار ہے مگر اسے کسی سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ وقت اس کے ساتھ نہیں چلتا، نہ کل پرزے اس کی مدد کرتے ہیں۔ وہ وقت سے بھی پہلے سے ہے۔ جب کچھ نہ تھا، وہ تھا۔ اس کا ہمیشہ سے ہونا آغاز کے نقطے سے بھی پہلے سے ہے۔ اس نے ہمارے حواس ایجاد کیے ہیں یعنی خود اس کے پاس حواس نہیں تھے۔ یہ جو طرح طرح کے مادّوں کو اس نے ایک دوسرے کی ضد کے طور پر ایجاد کیا اور ایسا پہلی بار کیا، اس کا مطلب ہے کہ خود اس کی کوئی ضد نہیں ہے۔ اور یہ جو بعض ملتی جلتی چیزیں ایجاد کی ہیں، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خود اس سے ملتی جلتی کوئی چیز نہیں۔

اس نے روشنی کو اندھیرے کی، تابنا کی کو تاریکی کی، خشکی کو تری کی اور گرمی کو سردی کی ضد قرار دیا ہے۔ وہ ایک دوسرے سے کھنچ کر رہنے والی چیزوں کو یکجا کرنے والا، اختلاف والی چیزوں کو ملانے والا، ایک دوسرے سے دور کی چیزوں کو قریب لانے والا اور آپس میں جڑی ہوئی چیزوں کو الگ الگ کرنے والا ہے۔ وہ حدود کے اندر پابند نہیں، گنتی میں اس کا شمار نہیں۔ مادّی چیزیں اپنی جیسی چیزوں میں گھری رہتی ہیں اور آلات اپنی ہی جیسی چیزوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

لفظ مُنذُ (یعنی جس وقت سے) ثابت کرتا ہے کہ یہ چیزیں ہمیشہ سے نہیں ہیں۔ لفظ قد (یعنی قریب کا واقعہ) ثابت کرتا ہے کہ یہ چیزیں ازل سے نہیں ہیں، اور لفظ لولا (یعنی اگر یہ نہ ہوتا) ظاہر کرتا ہے کہ یہ اپنے کمال کو پہنچیں۔ ان ہی کے ذریعے خالق ہماری عقل میں سمایا ہے اور ان چیزوں کے ہونے سے وہ نظر آنے سے بری ہے۔ نہ اس پر سکون طاری ہوتا ہے اور نہ حرکت، اور وہ چیز اس پر کیوں طاری ہو جسے اس نے طاری ہونے کے لیے خود بنایا ہے۔ اور جس چیز کو وہ پہلے پہل وجود میں لایا وہ اس کی طرف کیسے پلٹ سکتی ہے اور جس چیز کو وہ پہلے پہل ظہور میں لایا ہو، وہ چیز خود اس میں کیسے ظاہر ہو سکتی ہے۔

اگر ایسا ہو تو سمجھا جائے گا کہ اس کی ذات میں رد و بدل ہوتا رہتا ہے اور اسے اجزا میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اور اس کی حقیقت ازل سے موجود نہ سمجھی جائے۔ اگر اس کی سامنے کی سمت ہوتی تو اس کی پیچھے کی سمت بھی ہوتی۔ اگر اس میں کمی آ جاتی تو وہ اسے پوری کرنے کی ضرورت محسوس کرتا۔ ایسی صورت میں اس میں ان لوگوں کی علامتیں ظاہر ہوتیں جنہیں کسی نے بنایا ہے اور وہ دوسری چیزوں کی گواہی دینے والا نشان بن جاتا۔ پھر یوں نہ ہوتا کہ دوسری چیزیں اس کی گواہی دیتیں۔

اس نے خود کو روک لیا اور محفوظ کر لیا اور اپنی طاقت کی وجہ سے وہ اس حد سے نکل گیا کہ کوئی ایسی چیز اس پر اثر کرے جو دوسروں پر اثر کرتی ہے۔ وہ ادلتا بدلتا نہیں۔ نہ اسے زوال ہے اور نہ وہ غروب ہوتا ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے، ور نہ وہ محدود

www.kitabmart.in

ہو جاتا۔ وہ اولاد پیدا کرنے سے نہیں بالاتر ہے اور عورتوں کو چھونے سے نہیں پاک وصاف ہے۔ سوچنے سمجھنے کی قوتیں اس تک نہیں پہنچ سکتیں کہ اس کا اندازہ کرلیں اور عقلیں اس کا تصور نہیں کرسکتیں کہ اس کی کوئی صورت بنالیں۔ حواس اس کا قیاس نہیں کرسکتے کہ اسے محسوس کرسکیں۔ ہاتھ اس سے مَس نہیں ہوسکتے کہ اسے چھولیں۔ وہ کسی حال میں بدلتا نہیں اور نہ ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہوتا ہے۔ رات اور دن اسے بوڑھا نہیں کرتے، اجالے اور روشنیاں اسے تبدیل نہیں کرتے۔ اس کے ہاتھ پاؤں نہیں، شکل وصورت نہیں، اس کی کسی اور سے مثال نہیں دی جاسکتی۔ اس کی کوئی حد نہیں۔ نہ وہ کہیں سے شروع ہوا، نہ کہیں ختم ہوگا۔ نہ دوسری چیزیں اس پر چھائی ہوئی ہیں کہ جب چاہیں اسے اونچا اٹھا دیں اور جب چاہیں اسے نیچے کردیں۔ کچھ اسے اٹھائے ہوئے نہیں کہ وہ چاہے تو اسے موڑ دے اور چاہے تو سیدھا رکھے۔ نہ وہ چیزوں کے اندر ہے اور نہ باہر ہے۔ وہ بولتا ہے مگر منہ اور زبان کے بغیر۔ وہ سنتا ہے لیکن کانوں کے بغیر۔ وہ بولے بغیر کلام کرتا ہے اور یاد کئے بغیر ہر بات یاد رکھتا ہے اور ارادے کرنے کے لئے اسے دل کی ضرورت نہیں۔ اگر وہ کچھ پسند کرتا ہے یا راضی رہتا ہے تو اس کے لئے اسے دل پسیجنے کی ضرورت نہیں۔ وہ ناپسند کرتا ہے یا برا سمجھتا ہے مگر غم اور غصے کی تکلیف سے نہیں۔ جو چیز بنانا چاہتا ہے، کہتا ہے کہ ہوجا، وہ ہوجاتی ہے مگر اس کے یوں کہنے کی نہ کوئی آواز ہوتی ہے اور نہ ایسی صدا جو کانوں کے پردوں سے ٹکرائے۔ اس کا جو کلام ہے، یہ بھی اسی کی ایجاد ہے۔ اگر ایسا کوئی کلام پہلے سے ہوتا تو کوئی دوسرا خدا بھی ہوتا۔

یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ پہلے نہیں تھا پھر ہوا۔ جیسے اس کی بنائی ہوئی چیزیں ہیں جن کی اس سے مثال نہیں دی جاسکتی۔ (کیونکہ یہ پہلے نہیں تھیں، بعد میں ہوئیں) یہ چیزیں اس سے بالکل الگ ہیں۔ بنانے والا اور بننے والے ایک جیسے اور برابر نہیں ہوسکتے۔ اس نے جو کچھ بھی بنایا اس کا پہلے سے کوئی نمونہ نہیں تھا۔ یہ سب کچھ بنانے کے لیے اس نے کسی سے مدد نہیں چاہی۔ اس نے زمین بنائی اور کوئی محنت کیے لیے بغیر اسے ایک مرکز پر رکھا۔ اسے کسی چیز پر ٹکائے بغیر ٹھہرائے رکھا، زمین ستونوں پر نہیں کھڑی ہے اور کھمبوں پر نہیں اٹھائی گئی ہے۔ خدا

ہی نے اسے کسی طرف لڑھک جانے سے محفوظ رکھا اور ٹکڑے ٹکڑے ہونے یا پھٹ جانے سے بچائے رکھا۔ اس نے پہاڑوں کو بڑی بڑی کیلوں کی طرح گاڑ دیا اور چٹانیں مضبوطی سے کھڑی کر دیں جن کے اندر سے چشمے پھوٹے۔ وادیوں میں ان چشموں کے بہنے کے راستے بھی اسی نے بنائے۔ اس کی بنائی ہوئی کوئی چیز سست نہیں۔ اس نے جسے مضبوط بنا دیا پھر اس میں کمزوری نہیں آ سکتی۔ وہ اپنی طاقت اور بڑے پن کی وجہ سے ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے اور سمجھتا ہے اسی لئے اندر تک کی خبر رکھتا ہے۔ وہ بڑی عزت والا، بہت شان و شوکت والا ہے اسی لیے ہر چیز سے بالاتر ہے۔ وہ اگر کوئی چیز حاصل کرنا چاہے تو وہ چیز اس کی پہنچ سے باہر نہیں ہو سکتی اور نہ اس سے اپنے آپ کو بچا کر اس سے اونچی ہو سکتی ہے۔ کسی کی رفتار کتنی ہی تیز ہو، اس سے آگے نہیں جا سکتا۔ وہ کسی مال دار کا محتاج نہیں کہ اسے روزی دے۔ تمام چیزیں اس کے آگے گردنیں ڈالے ہوئے ہیں اور اس کے بڑے پن کے آگے حقیر اور معمولی ہیں۔ کوئی چیز اس کی سلطنت سے نکل کر کسی طرف بھاگ نہیں سکتی کہ اس کی بخشش کے بغیر رہ لے اور اس کی پکڑ سے نکل جائے۔ نہ کوئی اس کے برابر والا ہے اور نہ کوئی مقابلے پر ہے جو کہے کہ وہ اسی جیسا ہے۔ وہی تو ہے جو ان چیزوں کو بناتا ہے اور پھر مٹا ڈالتا ہے۔ یہاں تک کہ جو چیزیں سامنے ہیں وہ یوں ہو جاتی ہیں جیسے کبھی تھیں ہی نہیں۔ اس کے لیے دنیا کو مٹا ڈالنا کوئی تعجب کی بات نہیں، بالکل ویسے ہی جیسے اس کا دنیا کو بنانا کوئی حیرت کی بات نہیں تھی۔ اور حیرت بھی کیسی جب کہ تمام جان دار چاہے اڑتے ہوں یا چلتے ہوں، رات کو گھروں کی طرف پلٹ کر آنے والے ہوں یا میدانوں میں گھاس چرتے پھرتے ہوں یا تمام آدمی چاہے ناسمجھ ہوں یا سمجھ دار ہوں، سب مل کر ایک مچھر کو پیدا کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے اور اتنی سی بات بھی نہیں جان سکتے کہ کس طرح پیدا کیا جانا چاہیے۔ اگر وہ یہ سب سوچنے لگیں تو عقلیں جواب دے جائیں اور قوتیں تھک ہار کر بیٹھ رہیں۔ اس وقت وہ یہ مانتے ہوئے تھکے ماندے پلٹ آئیں گے کہ وہ مجبور ہیں اور بنانا تو کیا، مٹا ڈالنا بھی ان کے بس میں نہیں۔ یہ طے ہے کہ دنیا کے مٹ جانے کے بعد اللہ تو رہے گا اور اس کے ساتھ رہنے والا کوئی دوسرا نہ ہوگا۔ بالکل ویسے

www.kitabmart.in

ہی جیسے شروع میں تھا، ویسے ہی آخر میں ہونے والا ہے۔ دنیا مٹ جائے گی تو نہ کوئی وقت ہوگا اور نہ کوئی زمانہ، نہ مکان ہوگا نہ ٹھکانا۔ اس وقت نہ کوئی مدت ہوگی نہ کوئی دور۔ نہ سال ہوں گے اور نہ گھڑیاں، بس ایک خدا ہوگا جس کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ تمام چیزیں جب بنیں تو اس بننے میں ان کا اپنا اختیار نہ تھا۔ اسی طرح ان کا مٹ جانا بھی ان کی روک تھام سے باہر ہوگا۔ اگر وہ خود کو مٹنے سے روک سکتیں تو پھر ہمیشہ باقی رہتیں۔ جب اس نے کوئی چیز بنائی، کسی مشکل کے بغیر بنا دی، جب اس نے کوئی چیز ایجاد کی تو وہ نہ تھکا، نہ بے حال ہوا۔ اس نے یہ تمام چیزیں اس لیے نہیں بنائیں کہ اپنے لشکر کھڑے کرے، اپنی سلطنت کی جڑیں مضبوط کرے، زوال کے خطرے سے بچا رہے اور کسی حملہ آور دشمن سے محفوظ رہنے اور اپنی سرحدیں بڑھانے کے لیے اپنے بڑے لشکر پر اِترائے۔ پھر وہ اس کائنات کو مٹا ڈالے گا، اس لیے نہیں کہ اس بنانے اور مٹانے کے عمل سے اپنا دل بہلائے، اس لیے بھی نہیں کہ وہ ان کے انتظام اور دیکھ بھال سے تنگ آ گیا ہو، اس لئے بھی نہیں کہ پھر وہ آرام کرے گا۔ یہ سوچ کر بھی نہیں کہ اس پر ان تمام چیزوں کا بوجھ پڑ رہا تھا۔ اور اس لئے بھی نہیں کہ ان کی لمبی عمروں سے وہ تنگ آ گیا ہو۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔

اس نے تو اپنے پیار اور اپنی عنایت سے ان کا انتظام کیا ہے اور اپنے حکم سے ہر چیز کو اس کی جگہ روک رکھا ہے۔ اپنی قدرت سے انہیں مضبوط بنایا ہے۔ وہی انہیں مٹائے گا اور پھر دوبارہ بنائے گا حالانکہ اس وقت بھی اسے نہ کسی چیز کی ضرورت ہوگی اور نہ کسی سے مدد لینا ہوگی، نہ اکیلے پن کو ختم کر کے دل بہلانا ہوگا، نہ جہالت اور اندھیرے سے نکل کر علم کی طرف آنا ہوگا، نہ غریبی اور مفلسی سے نکل کر خوش حالی کی تلاش ہوگی اور نہ ذلت اور کمزوری سے نکل کر عزت اور طاقت کی جستجو ہوگی۔

ایک اقتباس

عقل مندوں کے نزدیک یہ دنیا سائے کی طرح ہے جو ایک بار پھیلا ہوا نظر آتا ہے لیکن پھر سمٹ جاتا ہے۔ جو ابھی زیادہ نظر آ رہا ہوتا ہے اور گھڑی بھر میں کم ہو جاتا ہے۔

www.kitabmart.in

بُرے دن آنے والے ہیں

اُن گنتی کے لوگوں پر میرے ماں باپ قربان جن کے نام آسمانوں میں جانے پہچانے اور زمین پر انجان ہیں۔ خبردار، تم پر وہ دن آنے والے ہیں جب تم ہر بار ناکام ہوتے رہو گے، تمہارے آپس کے تعلقات ٹوٹ پھوٹ جائیں گے اور جو لوگ چھوٹے ہیں وہ حکومت کرنے لگیں گے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب ایمان والوں کے لیے حلال کا ایک درہم کھانا مشکل اور تلوار کا ایک وار کھانا آسان ہو جائے گا۔ یہ وہ وقت ہوگا جب مانگنے والا دینے والے سے زیادہ ثواب پائے گا۔ یہ وہ زمانہ ہوگا جب تم شراب نہیں بلکہ عیش و آرام کے نشے میں مست ہو گے، کسی مجبوری کے بغیر بات بات پر قسمیں کھاؤ گے اور کسی لاچاری کے بغیر جھوٹ بولو گے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب مصیبتیں تمہارے وجود پر اِس طرح زخم ڈالیں گی جیسے اونٹ کی پیٹھ پر پالان گھاؤ ڈالتا

www.kitabmart.in

ہے۔ یہ دکھ بہت عرصے چلیں گے اور ان سے چھٹکارا پانے کی امیدیں بہت کم ہوں گی۔ لوگو، ان اونٹوں کی باگ ڈور چھوڑ دو جن کی پیٹھ پر تمہارے ہی گناہوں کا بوجھ لدا ہوا ہے۔ اپنے اِس حاکم سے ٹکر نہ لو کہ اس کی وجہ سے برے کہلاؤ گے۔ وہ آگ کے شعلے جو تمہارے سامنے ہیں ان میں کود نہ پڑو۔ اپنا راستہ بدل کر چلو اور فتنے کا راستہ چھوڑ دو۔ میری جان کی قسم، جو ایمان والے ہیں وہ اس راستے میں مر جائیں گے اور جو بے ایمان ہیں وہ بچے رہیں گے۔ تمہارے درمیان میں بالکل یوں ہوں جیسے اندھیرے میں چراغ۔ جو اس کے حلقے میں ہوگا روشنی پائے گا۔

خدا کے لیے میری بات سنو اور یاد رکھو۔ سننے کے لیے اپنے دل کے کان کھولو تو سمجھ جاؤ گے۔

www.kitabmart.in

میری وصیّت سنو

اے لوگو، میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ خدا سے ڈرتے رہو اور یہ جو نعمتیں تمہیں دی گئی ہیں، جو عنایتیں تم پر ہوئی ہیں اور جو احسان تم پر کیے گئے ہیں، ان پر صبح و شام اللہ کی تعریف کرو۔ اس نے اپنی کتنی رحمتوں سے تمہیں نوازا اور ہر بار تمہاری مدد کو پہنچا مگر تم نے کھل کر گناہ کیے۔ پھر بھی وہ تمہارے گناہوں پر پردہ ڈالتا رہا۔ تم نے ایسی حرکتیں کیں کہ ہر بار پکڑ میں آسکتے تھے لیکن اس نے تمہیں ڈھیل دی۔ میں تمہیں سمجھاتا ہوں کہ موت کو یاد رکھو اور اس کی طرف سے آنکھیں بند نہ رکھو۔ اور تم ایسی چیز کی طرف سے آنکھیں بند بھی کیسے کر سکتے ہو جو اچانک تمہیں آ لے گی۔ تمہیں سمجھانے کے لیے وہی مرنے والے کافی ہیں جو تمہاری آنکھوں کے سامنے مرے۔ انہیں لاد کر قبروں کی طرف لے جایا گیا کیونکہ اب وہ خود سوار

www.kitabmart.in

ہونے کے قابل نہیں تھے۔ پھر انہیں قبروں میں اتارا گیا کیونکہ وہ خود اترنے کے قابل نہ تھے۔ وہ لوگ دنیا سے یوں گئے جیسے کبھی دنیا میں بسے ہی نہ تھے، اور جیسے یہ آخرت کا ٹھکانا ہی ہمیشہ سے ان کا گھر تھا۔ جس جگہ کو انہوں نے اپنا وطن بنایا تھا اسے سنسان کر گئے اور جس جگہ سے وحشت کھایا کرتے تھے وہاں جا کر رہ پڑے۔ جس جگہ کو چھوڑنا تھا اس کے تو بڑے بڑے انتظام کرتے رہے اور جہاں جا کر پڑ رہنا تھا اس کی کوئی فکر نہیں کی۔ اب نہ تو کانوں کو ہاتھ لگا کر واپس لوٹ آنا ان کے بس میں ہے اور نہ اپنی تھوڑی سے نیکیوں کو بہت سی نیکیوں میں بدلنا ان کے اختیار میں ہے۔ انہوں نے دنیا سے دل لگایا تو کیا ہوا۔ دنیا نے انہیں دھوکا دیا۔ انہوں نے دنیا پر بھروسا کیا تو دنیا نے انہیں پچھاڑ ڈالا۔ خدا تم پر رحم کرے۔ جلدی کرو، اپنے اُن گھروں کی فکر کرو جنہیں ایک روز جا کر بسانا ہے اور جن کی تمہیں خبر کرنے کے بعد ان کی جانب بلایا گیا ہے۔ خدا کا حکم مانو اور صبر کرو، گناہوں کو چھوڑو اور تم پر جو مہربانیاں ہیں انہیں آخری منزل تک پہنچاؤ، کیونکہ تمہیں آج کا دن قریب لگتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ آنے والا دن زیادہ قریب ہے۔ دن کے اندر لمحے گزرے چلے جاتے ہیں۔ مہینوں کے اندر دن لپکے چلے جاتے ہیں، سالوں کے اندر مہینوں کی رفتار تیز سے تیز ہوتی جاتی ہے اور عمر کے اندر سال تو دیکھو، کیسے دوڑے چلے جا رہے ہیں۔

جو دوسروں سے سبق حاصل کرے وہ سب سے نیک بخت ہے اور جو نفس کے بہکاوے میں آجائے وہ سب سے زیادہ بدنصیب ہے۔ (اقتباس)

www.kitabmart.in

اس سے پہلے کہ میں نہ رہوں

ایک ایمان تو وہ ہوتا ہے جو دلوں میں گھر بنائے اور اُسی کو آباد رکھے۔ دوسرا ایمان وہ ہوتا ہے جو دلوں اور سینوں میں بس کچھ عرصے رہتا ہے۔ لہٰذا اگر کسی شخص میں تمہیں ایسی برائی نظر آئے کہ تم اس سے تنگ آ جاؤ تو اس کے مرنے تک بات کو اٹھا رکھو۔ (یعنی پہلے سے اس کی برائیوں کے بارے میں کچھ طے کر کے نہ بیٹھ رہو)۔ اس کے بعد بیزاری کا اظہار ٹھیک ہوگا۔

ہجرت کا اصول آج بھی وہی ہے جو پہلے تھا۔ زمین پر بسنے والے کچھ لوگ چپکے سے خدا کا راستہ چن لیں یا کھل کر چنیں، اللہ اس کا محتاج نہیں۔ ایسا کوئی شخص مہاجر نہیں ہو سکتا جو اللہ کے ہونے کو مان نہ لے۔ جس نے اللہ کو تسلیم کیا اور اس کا اقرار کیا، وہی مہاجر ہوگا۔ اور جس تک اللہ کا ثبوت پہنچ جائے اور اس کے کان سن لیں اور دل میں اسے جگہ دے، اس کے بارے

میں یہ نہیں سمجھا جا سکتا کہ اس پر ہجرت معاف ہے۔

یہ سچ ہے کہ ہمارا معاملہ بہت سخت اور مشکل ہے۔ اس کو ایمان لانے والا وہی بندہ سنبھال سکتا ہے کہ ایمان کے لیے جس کا دل آزمایا جا چکا ہو۔ ہماری باتیں صرف ان ہی سینوں میں گھر کر سکتی ہیں جو امانتیں سنبھال کر رکھنے کے قابل ہوں۔ ہماری باتیں ان ہی عقلوں میں سما سکتی ہیں جو ٹھوس اور مضبوط ہوں۔

اے لوگو، جو باتیں چاہو مجھ سے پوچھ لو۔ پوچھ لو، اس سے پہلے کہ میں نہ رہوں۔ میں زمین کے راستوں سے زیادہ آسمان کے راستوں کو جانتا ہوں۔ پوچھ لو، اس سے پہلے کہ وہ فساد قدم اٹھائے جو روندنے پر آئے گا تو خود اپنی مہار بھی روند ڈالے گا، یہاں تک کہ لوگوں کی عقلوں کو بھی روندتا چلا جائے گا۔

www.kitabmart.in

موت سے پہلے کیا لازم ہے

اس نے مجھے جن انعاموں سے نوازا ہے، ان کا شکر ادا کرنے کے لیے میں اس کی تعریف کرتا ہوں اور اس کی مدد چاہتا ہوں تا کہ اس کا حق ادا کرسکوں۔ وہ تو بڑے ہی لشکر والا اور بڑی شان والا ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، جنہوں نے لوگوں کو دعوت دی کہ خدا کے حکم مانیں اور جہاد کر کے اللہ کے دشمنوں پر فتح پائی۔

لوگوں نے ان کو جھٹلانے کے لیے ایکا کرلیا اور ان کی روشنی کو بجھانے کے ہزار جتن کیے، مگر یہ ساری باتیں ان کو راستے سے نہ ہٹا سکیں۔ تمہیں چاہیے کہ اللہ سے ڈرتے رہو کیونکہ اس ڈر کی رسّی خوب اچھی طرح بٹی ہوئی اور اس کا آخری سرا بہت اونچا اور محفوظ ہے۔

اس سے پہلے کہ موت اور اس کی سختیاں آ پہنچیں، اپنے فرض پورے کرو اور اس کے آنے سے پہلے ہی تیار ہو جاؤ کیونکہ آخری پڑاؤ قیامت ہے اور یہ بات سمجھ دار کے لیے بڑی نصیحت والی اور ناسمجھ کے لیے بڑی عبرت والی ہے۔ اس آخری منزل سے پہلے تم جانتے ہی ہو

www.kitabmart.in

کہ کیا کیا ہے، قبروں کی تنگی، موت سے لے کے قیامت تک کی دہشت، ہڈی پسلی پر قبر کا بوجھ، کانوں میں سناٹا، اندھیرا ہی اندھیرا، عذاب کی دھمکیاں، قبر کا منہ بند کیا جانا اور اُس کو پتھروں سے پاٹ دیا جانا، یہ سب بھی ہے۔

اے اللہؑ کے بندو، اللہ اللہ کرو کیونکہ دنیا تمہیں ایک ہی راستے پر لیے جارہی ہے۔ تم اور قیامت ایک ہی رسّی میں بندھے ہوئے ہو۔ یعنی قیامت نے اپنی نشانیاں دکھادی ہیں اور اس کے لشکر قریب پہنچ چکے ہیں اور تم اس کے راستے میں کھڑے ہو۔ یعنی وہ اپنے زلزلوں کے ساتھ سر پر آ گئی ہے اور اس نے (اونٹ کی طرح) اپنا سینہ ٹیک دیا ہے اور وہ جو دنیا کو بسائے ہوئے تھے، دنیا ان کا ساتھ چھوڑ چلی ہے اور انہیں اپنی گود سے الگ کر چکی ہے۔ یوں سمجھو کہ وہ ایک دن تھا جو گزر گیا یا ایک مہینہ تھا جو تمام ہو گیا۔ اتنے سے عرصے میں اس کی نئی چیزیں پرانی ہو گئیں، اس کا موٹاپا دبلے پن سے بدل گیا۔ ایک ایسی جگہ آ گئی جو تنگ ہے، جہاں معاملے الجھے ہوئے ہیں۔ جہاں بڑے دکھ دینے والی آگ بھڑک رہی ہے، چیخوں کا شور ہے شعلے اونچے ہو رہے ہیں جن کے بھڑکنے کی آوازیں ہیں، لپٹیں تیز ہیں جن کا بجھنا مشکل ہے، جن کا بھڑکنا تیز ہے، جن کے خطرے خوف ناک ہیں، اس کا گڑھا اندھیرے میں ڈوبا ہے اور ہر طرف تاریکی ہے، دیگیں ابلی پڑ رہی ہیں اور حالات بھیانک ہیں۔ اُس وقت ان لوگوں کو جو اللہ سے ڈرتے تھے ٹولیاں بنا کر جنت کی طرف لے جایا جائے گا۔ وہ عذاب سے محفوظ، سزا سے آزاد اور آگ سے بچے ہوئے ہوں گے۔ ان کے گھر پُرسکون ہوں گے، وہ اپنے اس نئے پڑاؤ سے خوش ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ دنیا میں جن کے کام نیک تھے اور جن کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے تھے اور جن کی راتیں عبادتوں اور توبہ کی وجہ سے دن بن جاتی تھیں اور جن کے دن عذاب کے ڈر سے اور الگ تھلگ رہنے کی وجہ سے ان کے لیے رات جیسے ہو جاتے تھے، تو اللہ نے جنت کو ان کے لیے مکان اور وہاں کی نعمتوں کو ان کے لیے انعام قرار دیا ہے اور یوں بھی اس ہمیشہ رہنے والی سلطنت اور ہمیشہ ملنے والی نعمتوں پر ان کا سب سے زیادہ حق تھا۔

خدا کے بندو، اُن باتوں کا خیال رکھو جن پر عمل کرنے والا کامیاب ہوتا ہے اور جن سے انکار کرنے والا نقصان اٹھاتا ہے۔ موت آنے سے پہلے بہت سے نیک کام جمع کرلو کیونکہ اپنی جو نیکیاں تم آگے بھیج چکے ہو ان ہی کے ہاتھوں تم گروی ہو گے اور جو کام انجام دے چکے ہو ان ہی کا بدلہ پاؤ گے۔ تمہیں یہ سمجھتے رہنا چاہیے کہ موت سر پر کھڑی ہے جس کے بعد نہ تو واپسی کا امکان ہے اور نہ دامن کو گناہوں سے پاک کرنے کا موقع ہے۔ خداوند عالم ہمیں اور تمہیں اپنے رسول کے حکم پر چلنے کی توفیق دے اور اپنی رحمتوں سے ہمیں معافی کے دامن کا سایہ عطا کرے۔

اپنی جگہ جمے رہو، دکھ ٹوٹیں تو صبر کرو، اپنے ہاتھوں اور تلواروں کو لالچی زبانوں کی بات نہ ماننے دو اور جن چیزوں میں اللہ نے تم سے جلدی نہیں چاہی ہے ان میں جلدی نہ مچاؤ (قتل وغارت گری میں احتیاط برتو) کیونکہ تم میں سے جو بھی اپنے خدا، رسول اور ان کے اہلِ بیت کا حق پہچانتے ہوئے بستر ہی پر دم توڑے وہ شہید مرے گا اور اس کا صلہ اللہ کے ذمے ہے۔ اس نے اچھے عمل کی نیت بھی کی ہوگی تو اس کا ثواب اسے ملے گا۔ یوں سمجھو کہ اچھی نیت کرنا بھی ایسے ہی ہے جیسے جہاد کے لیے تلوار کھینچنا۔ بے شک ہر چیز کا ایک وقت اور ایک مدت ہوتی ہے۔

جو شخص دنیا سے کم حصہ لیتا ہے وہ اپنے آرام کے سامان بڑھا لیتا ہے۔ (اقتباس)

www.kitabmart.in

ایک اقتباس

تعریف اللہ کی کہ ڈھونڈنے والے اسے پا نہیں سکتے،
جگہوں میں اسے محدود نہیں کیا جا سکتا، آنکھیں اسے دیکھ نہیں
سکتیں، پردوں میں اسے چھپایا نہیں جا سکتا۔ وہ ہمیشہ سے ہے،

www.kitabmart.in

وہ جن پر نہ آسمان رویا نہ زمین

تمام تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس کی مدح ساری دنیا میں عام ہے۔ اس کا لشکر فتح یاب اور اس کی شان اونچی ہے۔ وہ جو نعمتوں پر نعمتیں دیتا ہے اور بڑے بڑے انعام عطا کرتا ہے اس پر میں اس کی تعریف کرتا ہوں۔ اس میں ایسی نرمی ہے کہ وہ ہر ایک کو معاف کرتا ہے اور ہر فیصلے میں انصاف کرتا ہے۔ جو ہو رہا ہے اور جو ہو چکا، اسے سب معلوم ہے۔ اس نے جو کچھ بنایا، تنہا اپنے علم سے بنایا اور جو کچھ ایجاد کیا، اپنے حکم سے کیا۔ اس نے نہ کسی کی نقل کی ہے اور نہ کسی سے کچھ سیکھا ہے۔ نہ کسی عقل مند کاری گر کے نمونے کو سامنے رکھا اور نہ کسی کے بنانے میں کوئی غلطی کی۔ اس نے لوگوں کو جمع بھی نہیں کیا کہ مل کر سوچیں اور مشورے دیں۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں جنہیں اس وقت بھیجا جب لوگ پریشانیوں میں بھٹک رہے تھے اور حیرانیوں میں ٹکریں مارتے پھر رہے تھے۔ تباہی کی مہاریں انہیں کھینچ رہی تھیں اور ان کے دلوں پر گمراہی کے تالے پڑے ہوئے تھے۔

اے خدا کے بندو، میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تم پر خدا کا حق ہے اور اسی سے اللہ پر تمہارا حق پیدا ہوتا ہے۔ نیکی کرنے کے لیے اللہ سے مدد مانگو اور

www.kitabmart.in

اللہ کے قریب ہونے کے لیے اسی نیکی کے ذریعے اس کی مدد چاہو۔ یہی نیکی آج دنیا میں تمہاری حفاظت کرنے والی ڈھال ہے اور کل یہی نیکی جنت کا راستہ بنے گی۔ یہ راستہ صاف ہے اور اس پر چلنے والا فائدے میں ہے اور جس کی خاطر تم اس راستے پر چل رہے ہو وہی اس کی نگرانی کرنے والا ہے۔ نیکی کا یہ راستہ گزر جانے والوں اور پیچھے رہ جانے والوں کے سامنے کھلا رہا کیونکہ کل انہیں اس وقت اس کی ضرورت پڑے گی جب خدا انہیں دوبارہ پیدا کرے گا۔ جو دیا تھا وہ لے گا اور اپنی دی ہوئی نعمتوں کا حساب مانگے گا۔ اس وقت نعمتیں قبول کرنے والے اور ان کا پورا پورا حق ادا کرنے والے بہت ہی تھوڑے نکلیں گے لیکن پروردگار کی اس تعریف پر پورے اتریں گے کہ "میرے بندوں میں شکر گزار بندے کم ہیں"۔ لہٰذا نیکی کی آواز پر کان لگائے رہو، کوشش سے اس پر عمل کرتے رہو اور جو بھول تم سے ہو چکی ہے، اس کا نقصان پورا کرو۔ ہر مخالف کے مقابلے میں اسے اپنا حمایتی بناؤ۔ اس کی مدد سے اپنی نیند کو بیداری بنا دو اور اپنے دن اسی کے ساتھ گزارو۔ اس کو اپنے دلوں کا اوڑھنا بچھونا بنا لو، اس کے ذریعے اپنے گناہ دھو ڈالو، اسی سے اپنی بیماری دور کرو، موت کی طرف اسے لے کر بڑھو۔ جس نے اسے ضائع کر دیا اس سے سبق لو۔ ایسا نہ ہو کہ نیکی کے راستے پر چلنے والے دوسرے لوگ تم سے عبرت پکڑیں۔ اس کی حفاظت کرو اور اس کے ذریعے خود اپنی حفاظت کرو۔ دنیا کی ناپاکیوں سے اپنا دامن بچا کر رکھو اور آخرت سے محبت کرو۔ جسے اس کی نیکیوں نے اوپر اٹھایا اسے نیچا نہ سمجھو اور جسے نیکی نے نہیں بلکہ دنیا نے اونچا اٹھایا ہو اس کے رتبے کو اونچا نہ سمجھو۔ دنیا کے چمکتے دمکتے بادلوں سے آس نہ لگاؤ بلکہ ان کی باتیں کرنے والے کی باتوں پر کان نہ دھرو اور نہ اس کی طرف بلانے والے کی باتوں میں آؤ۔ دنیا جگمگاتی ہے تو اس سے دلوں کی روشنی کی امید نہ رکھو، اس کی قیمتی چیزوں پر جان نہ دو کیونکہ اس کی چمک دمک میں دھوکا ہے۔ اس کے لفظ جھوٹے ہیں، اس کی دولت تو ایک روز لوٹی جانی ہے اور اس کی قیمتی چیزوں کو کوئی نہ کوئی لے کر چلتا بنے گا۔

خبردار، یہ دنیا تمہیں لبھاتی ہے اور پھر انجانی بن جاتی ہے۔ یہ منہ زور ہے، اڑیل ہے،

www.kitabmart.in

جھوٹی ہے، دھوکے باز ہے، بیگانی ہے، ناشکری ہے، یہ شرانگیز ہے اور چاہنے والوں کو دغا دیتی ہے، اپنی طرف کھینچتی ہے مگر مصیبتیں کھڑی کر دیتی ہے۔ اس کا حال بدلتا رہتا ہے، اس کے پاؤں ڈگمگاتے رہتے ہیں۔ اس کی عزت اصل میں اس کی ذلت ہے۔ اس کی سنجیدگی مذاق ہے۔ اس کا اونچا ہونا دراصل اس کا نیچا ہونا ہے۔ یہ تو لوٹ مار کا ٹھکانا ہے۔ یہ تباہی اور بربادی کا مقام ہے، اس میں رہنے والوں کا چل چلاؤ قریب ہے، یہاں تو ملنے اور بچھڑنے کے درمیان کھینچا تانی جاری ہے، اس کے راستے خود ہی بھٹک گئے ہیں۔ اس سے نکل بھاگنے کی راہیں مشکل ہوگئی ہیں اور اس کے ارادے نامرادیوں پر جا کر ختم ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس کے مضبوط ٹھکانے دھوکا نکلے، اس کے مکانوں نے اپنے مکینوں کو نکال باہر کیا اور بڑے بڑے ہوشیار یہاں ڈھیر ہو رہے، اب جو باقی بچے ہیں ان کے پاؤں زخموں سے چور ہیں، کچھ ایسے ہیں جیسے گوشت کے لوتھڑے، کچھ ایسے بھی ہیں جیسے ٹکڑے ٹکڑے بدن، کچھ یوں ہیں جیسے بکھرا ہوا خون، کچھ اپنے دانتوں سے اپنے ہی ہاتھوں کو کاٹ رہے ہیں، کچھ ہاتھ مل رہے ہیں۔ کچھ سر پکڑے بیٹھے ہیں، کچھ خود اپنے ہی خیالات کو کوس رہے ہیں، کچھ وہ ہیں جو بہت کچھ ٹھان کر بیٹھے تھے، اب الٹے پاؤں چلے جا رہے ہیں۔ مگر کچھ کر گزرنے کا وقت خود بھی گزر گیا ہے اور تباہی اور بربادی کی گھڑی آن پہنچی ہے۔ اب بچ نکلنے کی مہلت نہیں۔ افسوس، افسوس۔ جو کچھ ہاتھ سے نکل گیا، سو نکل گیا، جو کچھ جاتا رہا، وہ گیا اور دنیا کچھ اس طرح گزر گئی جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ ”ان پر نہ آسمان رویا، نہ زمین اور نہ ہی انہیں مہلت دی گئی۔“

www.kitabmart.in

ایک اقتباس

خداوند عالم جب کسی کو آزماتا ہے تو ایسی چیزوں سے جس کی حقیقت آزمائش میں پڑنے والے کو معلوم نہ ہو، تاکہ امتحان کے ذریعے نیک اور بد الگ الگ پہچانے جائیں،

شیطان مقابلے پر آ گیا ہے

یہ علیؑ کی یادگار تقریر ہے اور خطبہ قاصعہ کے نام سے مشہور ہے

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں کہ عزت اور بزرگی جس کا لباس ہے اور جس نے اس عزت اور بڑے پن میں کسی کو حصے دار نہیں بنایا ہے بلکہ یہ مقام دوسروں کے لیے منع کر دیا ہے اور صرف اپنے لیے رکھا ہے اور اس کے بندوں میں جو کوئی ان دو خوبیوں کا دعویٰ کرے اس پر لعنت کی ہے۔

اس سلسلے میں اس نے اپنے قریبی فرشتوں کا امتحان لیا تا کہ ان میں جھک جانے والے الگ پہچانے جائیں اور گھمنڈ کرنے والے الگ نظر آئیں۔ حالانکہ وہ دل کے بھیدوں اور چھپے ہوئے رازوں کو جانتا ہے پھر بھی اس نے اعلان کیا کہ میں مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں، جب وہ تیار ہو جائے اور میں اس میں اپنی روح پھونک دوں تو اس کے سامنے سجدے میں جھک جانا۔ چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کر دیا۔ وہ گھٹیا اور اعلیٰ کے فرق میں پڑ گیا۔ اس نے خود کو انسان سے اونچا سمجھ کر گھمنڈ کیا ور خود کو فرشتہ جان کر

www.kitabmart.in

اترانے لگا۔اس کے بعد خدا کا یہ دشمن تعصب میں پڑے ہوؤں کا سردار اور غرور کرنے والوں کا سب سے بڑا وارث بن گیا۔اس نے نفرت کی بنیاد رکھی۔وہ سمجھ بیٹھا کہ اس نے اللہ سے عزت اور بزرگی کا لباس چھین لیا ہے مگر اس نے غرور اور بغاوت کا لباس پہن لیا اور اپنے سے برتر کے آگے جھکنے کی نقاب اتار پھینکی۔کیا تم نہیں دیکھتے کہ پروردگار نے کس طرح اسے چھوٹا بنایا۔وہ اونچا بنتا تھا، اسے نیچا کر دیا۔دنیا میں اسے بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیا اور قیامت کے روز اس کے لیے بھڑکی ہوئی آگ تیار کر دی۔اگر اللہ چاہتا کہ آدم کو ایسی روشنی سے بنائے جس کی چمک آنکھوں کو چکا چوند کر دے اور جس کی خوب صورتی عقل کو حیران کر دے اور جس کی خوش بو سانسوں میں بس جائے تو وہ ایسا کر سکتا تھا۔اگر وہ ایسا کرتا تو سبھی جھک جاتے، سارے ہی سجدہ کرنے لگتے، مگر اس طرح فرشتوں کا امتحان ہلکا ہو جاتا۔

لیکن خداوند عالم جب کسی کو آزماتا ہے تو ایسی چیزوں سے جس کی حقیقت آزمائش میں پڑنے والے کو معلوم نہ ہو، تاکہ امتحان کے ذریعے نیک اور بد الگ الگ پہچانے جائیں، ان کا غرور ختم ہو جائے اور اپنے بارے میں ان کی خوش گمانی دور ہو جائے۔

اللہ نے جو کچھ شیطان کے ساتھ کیا اس سے کچھ سیکھو۔اُس نے تو بڑی عبادت کی تھی، بہت سجدے کیے تھے، چھ ہزار سال تک اللہ کے آگے جھکا رہا حالانکہ کسی کی معلوم نہیں کہ وہ دنیا کے سال تھے یا آخرت کے، اور پھر یہ ہوا کہ ایک لمحے کے غرور نے اس کے کیے کرائے پر پانی پھیر دیا۔اب سمجھ لو کہ اس کے بعد کون ایسی نافرمانی کر کے خدا کے عذاب سے بچ سکتا ہے۔کوئی نہیں۔یہ نہیں ہو سکتا کہ جس جرم کی وجہ سے اللہ نے ایک فرشتے کو جنت سے نکال دیا، ویسا ہی جرم کرنے والے کسی انسان کو وہ جنت میں جگہ دے دے۔کوئی آسمان والا ہو یا زمین والا، خدا کا حکم سب کے لیے ایک جیسا ہے۔اللہ اور کسی بندے کے درمیان کوئی ایسا تعلق نہیں کہ جو چیز اس نے ساری دنیا کے لیے حرام قرار دی ہو، اُس ایک بندے کے لیے حلال قرار دے دے۔

خدا کے بندو۔خدا کے اس دشمن سے ہوشیار رہو۔ایسا نہ ہو کہ وہ اپنا روگ تمہیں بھی لگا دے اور اپنی باتوں سے تمہیں بہکا دے اور اپنے لشکر لے کر تم پر چڑھ دوڑے۔اپنی جان کی قسم

www.kitabmart.in

کھا کر کہتا ہوں کہ اس نے شرارت کا تیر کمان میں جوڑ رکھا ہے اور کہیں قریب سے تم پر نشانہ باندھ کر کمان کو زور سے کھینچ لیا ہے اور وہ کہہ رہا ہے کہ' خدایا، چونکہ تو نے مجھے گم راہ قرار دیا، تو انسان کے لیے گناہوں کو بنا سنوار کران سب کو گمراہ کروں گا' ۔ حالانکہ یہ بات اس نے بس یوں ہی کہہ دی تھی اور اندھیرے میں تیر چلایا تھا مگر غرور کی اولادوں، تعصب کے بھائی بندوں اور گھمنڈ اور جاہلیت کے گھوڑ سواروں نے اس کی بات سچ کر دکھائی۔ یہاں تک کہ جب تم میں سے منہ زوری کرنے والے اس کے فرماں بردار ہوگئے اور انسان کو پھنسانے کی اس کی تمنا تم نے پوری کردی اور جو بات چھپی ہوئی تھی وہ سامنے آ گئی تو تم پوری طرح اس کے قبضے میں آ گئے اور اس نے اپنے لشکر کا رخ تمہاری طرف پھیر دیا جس نے تمہیں ذلت کے گڑھوں میں دھکیل دیا اور قتل وخوں کے بھنور میں پھنسا دیا اور زخم پر زخم لگا کر تمہیں چھلنی کر دیا۔ اب وہ تمہاری آنکھوں میں نیزے گڑو کر، تمہارے گلے کاٹ کر، تمہاری ناک کو رگڑتا ہوا، ظلم اور جبر کی مہاریں کھینچتا ہوا تمہیں تمہاری قتل گاہوں کی طرف لے جارہا ہے اور تمہیں اس آگ میں جھونکنے والا ہے جو تمہارے لیے تیار کی گئی ہے۔ وہ تمہارے دین کو زخمی کیے ڈالتا ہے اور تمہاری دنیا میں ان لوگوں سے بھی زیادہ فساد کی آگ بھڑکانے والا ہے جن کے مقابلے کی تم تیاری کیے بیٹھے تھے اور جن سے لڑنے کے لیے تم لشکر کھڑے کر رہے تھے۔ اب تمہیں چاہیے کہ اپنے جوش اور غصے کا رخ اسی کی طرف موڑ دو اور اپنی پوری کوشش اور طاقت اس کے خلاف لگا دو۔ خدا کی قسم، اس نے خود کو تمہارے جد یعنی آدمؑ سے بڑھ کر سمجھا اور تمہاری نسل میں عیب نکالا اور تمہارے خاندان کو گرا ہوا سمجھا۔ وہ اپنی فوجیں تمہارے خلاف لے آیا اور اپنے سپاہیوں کے ذریعے تمہارے راستے کاٹ دیے اور اب وہ ہر جگہ تمہارا شکار کر رہے ہیں اور تمہاری انگلیوں کی ایک ایک پور پر گھاؤ لگا رہے ہیں اور تمہارا یہ حال ہے کہ نہ کسی تدبیر سے اپنا بچاؤ کر سکتے ہو اور نہ اٹل ارادے کے ساتھ اس کی روک تھام کرتے ہو حالانکہ تم ذلت کے بھنور، تنگی کے حلقے، موت کے میدان میں اور بلاؤں کے ٹھکانوں میں پھنسے ہوئے ہو۔ تمہیں چاہیے کہ اپنے دلوں میں جو تعصب اور جاہلیت کی نفرتوں کی آگ بھڑک رہی ہے اسے بجھا دو کیونکہ تم میں یہ جو غرور پیدا ہو گیا ہے یہ شیطان ہی کے پیدا کیے ہوئے

وہموں، نفرتوں، فسادوں اور فریبوں کا نتیجہ ہے۔

طے کر لو کہ اب تم انکساری کو اپنے سر میں جگہ دو گے، غرور کو پیروں تلے روند ڈالو گے اور گھمنڈ کا طوق گردنوں سے اتار پھینکو گے۔ ایک طرف تم ہو، دوسری طرف تمہارے دشمن، شیطان کا لشکر۔ ان دونوں کے درمیان عاجزی اور انکساری کا مورچہ بنا لو کیونکہ اُس نے ہر قوم میں اپنے حامی اور مددگار پیدا کر لیے ہیں اور اپنی پیدل اور گھوڑ سوار فوج کھڑی کر رکھی ہے۔

اُس گھمنڈی کی طرح نہ بنو (قابیل) جس نے اپنے ماں جائے بھائی (ہابیل) کے مقابلے میں غرور کیا حالانکہ اللہ نے اسے کوئی اونچا مقام نہیں دیا تھا۔ یہ ضرور ہے کہ وہ بھائی سے جلتا تھا اور اس کا دشمن ہو گیا تھا، اسی دشمنی نے اس کے دل میں غصے اور اشتعال کی آگ بھڑکا دی اور شیطان نے غرور کی ہوا پھونک دی لیکن آخر یہ ہوا خدا نے شرمندگی اس (قابیل) کے پیچھے لگا دی اور قیامت تک جتنے لوگ قتل کریں گے ان کے گناہ میں وہ بھی ساجھے دار ہو گا۔

دیکھو، تم نے خدا سے کھلم کھلا بغاوت کر کے اور ایمان والوں سے جنگ کر کے ظلم کی انتہا کر دی اور زمین میں فساد برپا کر دیا۔ اللہ سے ڈرو کیونکہ تم نے جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنی ہی ذات میں گم ہو کر خود پر غرور شروع کر دیا ہے۔ دشمنیاں اور مخالفتیں یہیں سے شروع ہوتی ہیں اور شیطان کی مکاری اور عیاری کا ٹھکانا یہی ہے جن سے اس نے گزر جانے والی امتوں اور پہلی قوموں کو بہکایا، انہیں آگے سے کھینچا اور پیچھے سے دھکیلا اور وہ جہالت کے اندھیروں اور گمراہی کے گڑھوں میں جا پڑیں۔ ایسے معاملات ہوئے کہ دل ایک دوسرے سے مل گئے (سب شیطان کو ماننے لگے)، صدیاں اسی طرح گزر گئیں اور غرور کا یہ عالم تھا کہ اس نے سینے میں گھر کر لیا تھا۔

دیکھو، اپنے ان سرداروں اور بڑوں کی نقل کرنے سے بچو جو اپنی شان و شوکت پر اتراتے ہیں اور خاندان کے اعلیٰ ہونے پر ناز کرتے ہیں اور ہر خرابی کو اللہ کے ذمے لگاتے ہیں اور خدا کے فیصلوں سے ٹکر لیتے ہیں اور اس کی نعمتوں پر خود اپنا سکہ جمانے کے لیے اُس کے احسانوں سے صاف انکار کر دیتے ہیں۔ یہی لوگ تعصب کی بنیاد، فتنہ کے ستون اور جاہلیت کے غرور کی تلواریں ہیں۔ لہٰذا اللہ سے ڈرو، اس کی دی ہوئی نعمتوں کے دشمن نہ بنو، اس کے فضل او

رکرم پر ایک دوسرے سے جلا نہ کرو اور دین کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کی بات نہ مانو جن کے گندے پانی کو تم اپنے صاف پانی میں ملا کر پی گئے، ان کی بیماریوں کو اپنی تن درستیوں میں ملالیا اور اپنے سچ میں ان کا جھوٹ شامل کرلیا۔ یہ لوگ بدکاریوں کی بنیاد ہیں اور نافرمانیوں سے چپکے ہوئے ہیں۔ شیطان نے انہیں گمراہی کا بوجھ اٹھانے والی سواری بنا کر رکھا ہے اور ان کا ایسا لشکر تیار کرلیا ہے جس کے ذریعے وہ لوگوں پر حملہ کرتا ہے اور انہیں اپنا ایسا ترجمان بنالیا ہے جن کی زبان سے وہ بولتا ہے تاکہ تمہاری عقلوں کو دھوکا دے کر وہ تمہاری آنکھوں میں اتر جائے اور کانوں میں سما جائے۔ تم اس کے تیروں کا نشانہ اور اس کے پیر ٹکانے کا ٹھکانا بن گئے ہو اور تم اس کے ہاتھوں میں کھلونا بن چکے ہو۔ تم سے پہلے والوں نے غرور کیا اور پھر ان پر جو گزری اس سے کچھ سیکھو اور ان جگہوں سے نصیحت حاصل کرو جہاں وہ رخساروں کے بل لٹائے گئے (خاک) اور پہلوؤں کے بل ڈالے گئے (قبر)۔

تم جس طرح زمانے کی مصیبتوں سے پناہ مانگتے ہو، اسی طرح غرور اور تکبر سے اللہ کے دامن میں پناہ مانگو۔ اگر خداوند عالم نے اپنے بندوں میں سے کسی ایک کو بھی اپنے اوپر اترانے کی اجازت دی ہوتی تو اپنے خاص نبیوں اور ولیوں کو اس کی اجازت دیتا لیکن اللہ نے ان کے لیے اپنی بڑائی ہانکنا ناپسند اور جھک کر ملنے کو پسند کیا چنانچہ انہوں نے اپنے رخسار زمین پر ٹیک دیے، اپنے چہرے خاک پر رکھ دیے اور مومنوں سے جھک کر ملے۔ یہ نبی اور ولی سماج میں کم زوروں کی طرح رہے، انہیں خدا نے بھوک اور محنت سے آزمایا، خوف سے ان کا امتحان لیا اور مصیبت میں مبتلا کر کے ان کی آزمائش کی۔

خبردار، یہ نہ سمجھو کہ خدا تمہارے مال اور اولاد سے خوش یا ناراض ہوتا ہے کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ خدا دولت اور طاقت دے کر بھی اپنے بندوں کا امتحان لیتا ہے۔ اس نے صاف اعلان کر دیا ہے کہ 'کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں بہت مال اور اولاد دے کر انہیں انعام دینے میں جلدی کر رہے ہیں؟ سچ تو یہ ہے کہ یہ لوگ سمجھتے ہی نہیں'۔

خداوند عالم اپنے ان بندوں کا، جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں، اپنے ان اولیا کے ذریعے

امتحان لیتا ہے جو ان کی نظروں میں کمزور اور بے بس ہیں، چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو اس حالت میں ساتھ لے کر فرعون کے پاس پہنچے کہ ان کے بدن پر معمولی لباس تھا اور ہاتھوں میں لاٹھیاں تھیں اور دونوں نے اس سے یہ وعدہ کیا کہ وہ اگر اسلام قبول کر لے تو اس کا ملک باقی رہے گا اور عزت بھی برقرار رہے گی۔ تو فرعون نے اپنے درباریوں سے کہا کہ ذرا دیکھو تو، یہ دونوں مجھے قول دے رہے ہیں کہ میری عزت بھی رہے گی اور ملک بھی رہے گا اور خود ان کا حال دیکھو کہ تن پر پھٹے پرانے کپڑے ہیں اور حالت فقیروں جیسی ہے۔ اگر یہ ایسے ہی باکمال ہوتے تو ان کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن نہ پڑے ہوتے؟۔ فرعون سونے کو اور اس کے ذخیرے کرنے کو بڑی چیز سمجھتا تھا اور جانوروں کے بالوں سے بنے ہوئے لباس کو گھٹیا جانتا تھا۔ اگر خداوند عالم چاہتا تو یہ بھی کر سکتا تھا کہ نبیوں کو زمین پر بھیجتے وقت ان کے لیے خزانوں اور سونے کی کانوں کے منہ کھول دیتا اور ان کے لیے جنت کے باغ لگا دیتا اور ہواؤں میں اڑنے والے پرندے اور صحراؤں میں گھومنے والے جانوروں کو ان کے ساتھ کر دیتا۔ لیکن اگر وہ ایسا کرتا تو پھر امتحان تو نہ ہوتا، پھر دوزخ اور جنت کی خبریں ضائع ہو جاتیں، پھر آزمائش میں پڑنے والوں کے اجر کی امید جاتی رہتی اور ایمان لانے والے نیک بندے کسی صلے کے حق دار نہ رہتے۔ پھر تو لفظوں کے وہ معنی نہ رہتے کہ جو ہیں۔ لیکن اللہ اپنے رسولوں کے ارادوں کو بہت مضبوط کرتا ہے، یہ ضرور ہے کہ دیکھنے میں وہ کمزور اور ناتواں نظر آتے ہیں۔ انہیں جو کچھ مل جائے اس پر صبر کر لینے کا احساس عطا کرتا ہے۔ ایسا احساس جو محسوس کرنے والوں کے دلوں اور دیکھنے والوں کی آنکھوں کو بے نیازی سے بھر دیتا ہے۔ وہ ان رسولوں کا حال ایسی غریبی والا کر دیتا ہے جسے دیکھ کر آنکھوں کو اور جس کا حال سن کر کانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

اگر نبی ایسے طاقت ور ہوتے کہ جن پر فتح پانا ممکن نہ ہوتا، اور ایسا اقتدار رکھتے جس پر کوئی زیادتی نہ کر سکتا اور کسی سلطنت کے ایسے مالک ہوتے جس کے سامنے لوگوں کی گردنیں جھکتیں اور پالان کسے ہوئے اونٹوں کی قطاریں سامنے حاضر ہوتیں اور دور دور سے لوگ ان کی خدمت میں خراج یا درخواستیں لے کر آتے تو دنیا والے بہ آسانی ان پر اعتبار کر لیتے اور کوئی ان

www.kitabmart.in

کے آگے غرور نہ کر پاتا اور لوگ ان کے خوف سے یا ان کے انعام کی لالچ میں ایمان لے آتے۔ لیکن اگر یوں ہوتا تو نیتیں صاف نہ رہتیں اور دنیا کی اور آخرت کی نیکیاں بٹ جاتیں، اس لیے خدا نے چاہا کہ اس کے پیغمبروں کی تعلیم پر عمل، اس کی کتابوں کو سچا ماننا، اس کے سامنے خود کو معمولی سمجھنا اس کے حکم کو ماننا اور اس کے آگے سر جھکانا، یہ سب صرف اللہ کے لیے ہو جس میں کسی دوسرے کا ذرا سا بھی حصہ نہ ہو اور جس قدر امتحان بڑا اور آزمائش بھاری ہو اسی قدر ثواب اور انعام زیادہ ہو۔

کبھی تم نے غور نہیں کیا کہ خداوند عالم نے حضرت آدمؑ سے رہتی دنیا تک سارے اگلے پچھلوں کو ایسے پتھروں سے آزمایا جو نہ نقصان پہنچا سکتے تھے اور نہ فائدہ۔ نہ دیکھ سکتے تھے اور نہ سن سکتے تھے، ان ہی پتھروں سے اللہ نے اپنا وہ محترم گھر بنایا جسے امن کے قیام کی جگہ قرار دیا۔ پھر یہ کہ اسے ایسی جگہ بنایا جو زمین کے سینے پر بہت پتھریلی ہے اور جہاں خاک ہی خاک ہے۔ وادیوں میں اس کے اردگرد کا علاقہ بہت تنگ ہے۔ اس کے چاروں طرف خشک پہاڑ، ریتیلے میدان، تھوڑا پانی دینے والے چشمے اور دور دور بکھری ہوئی آبادیاں ہیں جہاں نہ اونٹ پرورش پا سکتے ہیں اور نہ گھوڑے، گائے اور نہ بکریاں۔ پھر بھی خدا نے آدمؑ اور ان کی اولاد کو حکم دیا کہ اپنے رخ اس کی طرف موڑ دیں۔ اس طرح کعبہ لوگوں کے سفر کے لیے فائدہ مند مقام اور سواریاں اتارنے کی نہایت عمدہ جگہ بن گیا جس کی طرف دور دور کے سوکھے ویران بیابانوں، دور دراز گھاٹیوں کے نچلے راستوں اور زمین سے کٹے ہوئے جزیروں سے لوگ عقیدت اور احترام کے ساتھ آتے ہیں اور پوری فرماں برداری سے اپنے شانوں کو حرکت دیتے ہوئے اس گرد لبیّک اللھم لبیک کی آوازیں بلند کرتے ہوئے اس حالت میں لپکتے ہیں کہ ان کے بال بکھرے ہوئے، بدن خاک میں اٹے ہوئے، لباس پیٹھ پر پڑا ہوا، بال پریشان، اپنی صورت بگاڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہی بڑی آزمائش، سخت امتحان، کھلی ہوئی پوچھ گچھ اور پوری جانچ پڑتال ہے جسے خداوند عالم نے اپنی رحمت کا سبب اور جنت تک پہنچنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ اور اگر وہ چاہتا تو یہ بھی کر سکتا تھا کہ اس گھر کو اور ایسے اونچے درجے کی عبادت گاہوں کو ایسی جگہ بناتا

www.kitabmart.in

جس کے اردگرد ہرے بھرے باغ، بہتی ہوئی نہریں، نرم اور ہموار زمین ہوتی جس میں درختوں کے جھنڈ اوران میں جھکے ہوئے پھلوں کے گچھے ہوتے، جہاں عمارتوں کا جال بچھا ہوتا، ملی ملی آبادیاں ہوتیں، کچھ کچھ لال رنگ کے گیہوں کے پودے، ہریالے میدان، جن کے کنارے کنارے کیاریاں، پانی میں شرابور میدان، لہلہاتے ہوئے کھیت، اور بارونق راستے ہوتے۔ لیکن پھر آزمائش آسان ہو جاتی اوراس کا صلہ بھی کم ہوتا۔ اگراس گھر کی بنیاد اور عمارت کی بنیاد کے پتھر ہرے زمرد یا لال یاقوت کے ہوتے جن میں سے چمک دمک اور روشنی پھوٹتی تو یہ ضرور ہے کہ دلوں میں دوڑتا ہوا شک ٹھہر جاتا، شیطان کی محنت اور دوڑ دھوپ بے کار جاتی اور لوگوں کے ذہن سے الجھنیں دور ہو جاتیں لیکن خدا نے اپنے بندوں کو سختیوں سے آزمایا ہے اوران سے ایسی عبادت چاہتا ہے کہ جس میں محنت ہو اور مشقت ہو۔ وہ اپنے بندوں کو طرح طرح کے ناخوش گوار حالات سے پرکھتا ہے تاکہ ان کے دلوں سے غرور نکل جائے اوران کی ذات میں عاجزی اور انکساری جگہ پا جائے اور اسی بات پر اس کی نوازشوں کے دروازے کھل جائیں اور وہ آسانی سے معافی پا جائیں۔

دیکھو۔ دنیا میں بغاوت کے انجام سے ڈرو، قیامت کے دن ظلم کے عذاب سے بچو اور غرور کے برے حشر سے ڈرو کہ یہ سب شیطان کا بڑا جال اور دھوکا ہے جو دلوں میں یوں اتر جاتا ہے جیسے مار ڈالنے والا زہر کہ نہ اس کا اثر زائل ہوتا ہے اور نہ اس کا وار خالی جاتا ہے، چاہے انسان بڑے علم والا عالم ہو یا پھٹے پرانے کپڑوں والا فقیر۔

یہی وہ چیز ہے جس سے اللہ نے ایمان لانے والے اپنے بندوں کو نماز، زکوٰۃ اور مقررہ دنوں میں روزوں کی مشقت کے ذریعے محفوظ رکھا ہے تاکہ اس طرح ان کے بدن سکون پائیں، نگاہیں کھلی رہیں، ذات میں اپنے کمتر ہونے کا احساس پیدا ہو، دل بارگاہ الٰہی میں جھک جائیں اوران سے غرور نکل جائے۔ اسی لیے دیکھو نماز میں انسان اپنا چہرہ خاک پر ٹیک دیتا ہے، روزے رکھ کر دبلا پتلا ہو جاتا ہے اور زکوٰۃ میں اپنی کمائی کا ایک حصہ غریبوں اور ضرورت مندوں کو دے ڈالتا ہے۔ تم خود دیکھو ان عبادتوں میں غرور اور فخر کے نشان مٹانے اور بڑے پن کے آثار

www.kitabmart.in

دبانے کے کیسے کیسے فائدے چھپے ہوئے ہیں۔ میں نے غور کیا تو ساری دنیا میں ایک بھی ایسا نہ ملا جو بلا سبب تعصب کا شکار ہو۔ اس کی وجہ یا تو جہالت کی غلط فہمی ہوتی ہے یا کوئی ایسی دلیل ہوتی ہے جو بے وقوفوں کی عقلوں میں راہ پا جاتی ہے۔ مگر تم میں یہ بات نہیں۔ تم لوگ تو ایسے معاملات میں اڑ جاتے ہو جس کا نہ کوئی سبب ہوتا ہے اور نہ کوئی وجہ ہوتی ہے۔ ابلیس ہی کو لے لو، وہ آگ سے بنا تھا لہٰذا آدم سے تعصب کیا اور چونکہ وہ خاک سے بنے تھے ان پر آوازہ کسا چنانچہ اس نے آدمؑ سے کہہ دیا کہ میں آگ سے بنا ہوں اور تم مٹی سے۔ بالکل اسی طرح دولت مند لوگ اپنی نعمتوں پر ناز کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم مال اور اولاد میں زیادہ ہیں، ہم پر تو عذاب نہ ہوگا۔

اگر تمہیں اترانا اور اٹھلانا ہی ہے تو اچھی عادتوں، اعلیٰ کردار اور عمدہ سیرت پر فخر کرو جیسے عرب کے اعلیٰ خاندانوں اور قبائل کے سرداروں کے بزرگ اور شریف لوگ کیا کرتے تھے اور اپنے عمدہ اخلاق، زبردست عقل مندی، اونچے رتبے اور قابل تعریف کارناموں کی وجہ سے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہوا کرتے تھے۔ تم بھی اپنے اندر قابل تعریف خوبیاں پیدا کرو۔ پڑوسیوں کے حق کی حفاظت کرو، وعدے پورے کرو، نیک لوگوں کا کہا مانو، نیکیوں کے خلاف چلنے والوں کی مخالفت کرو، ہر ایک سے اچھا سلوک کرو، ظلم اور جبر سے دور رہو، خون نہ بہاؤ، خدا کے بندوں کے ساتھ انصاف کرو، غصہ پی جاؤ، اور زمین پر فساد نہ پھیلاؤ کہ یہی وہ خوبیاں ہیں جن پر انسان فخر بھی کر سکتا ہے اور ناز بھی۔

اُن عذابوں سے ڈرو جو تم سے پہلے لوگوں پر ان کے برے کاموں اور گھٹیا کردار کی وجہ سے نازل ہوتے رہے ہیں۔ حالات چاہے اچھے ہوں چاہے برے، گزری ہوئی امتوں کا حال نگاہ میں رکھو اور ڈرتے رہو کہ کہیں تم بھی ان ہی جیسے نہ ہو جاؤ۔

جب تم نے ان کی اچھی اور بری، دونوں حالتوں پر غور کر لیا تو پھر ایسے کام کرو جن کی بنا پر عزت ہمیشہ ان کے ساتھ رہی، دشمن ان سے دور رہے، حفاظت ان پر سایہ بن کر چھا گئی، نعمتوں نے ان کے آگے سر جھکا دیے۔ عزت نے ان سے اپنا رشتہ جوڑ لیا کیوں کہ وہ آپس کے جھگڑوں سے بچتے رہے، مل جل کر، ایک ہو کر رہے۔ یہی باتیں دوسروں کو بھی سمجھاتے رہے اور

آپس میں ایک دوسرے کو ایسی ہی نصیحتیں کرتے رہے۔ اور دیکھو۔ ہر اس چیز سے بچو جس نے ان کی کمر توڑ ڈالی یا ان کی طاقت چھین لی، جیسے دلوں میں نفرتیں، سینوں میں کدورتیں، روٹھ کر بیٹھ رہنا، ایک دوسرے کا ہاتھ نہ بٹانا۔

اور جو مومن تم سے پہلے گزر گئے ان کے حالات پر غور کرو کہ کس قدر انہیں آزمایا گیا اور امتحان میں ڈالا گیا۔ کیا وہ ساری دنیا میں سب سے زیادہ تکلیفوں کا بوجھ اٹھانے والے، سب سے زیادہ کڑے امتحان کی سختیاں برداشت کرنے والے اور تمام دنیا والوں سے بڑھ کر تنگی میں بسر کرنے والے نہیں تھے؟ فرعونوں نے انہیں اپنا غلام بنا کر رکھا تھا۔ انہیں سخت سے سخت سزائیں دی جاتی تھیں، انہیں مصیبتوں کے کڑوے گھونٹ پینا پڑتے تھے اور ان کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ وہ تباہی کی ذلتوں اور جبر کے قہر تلے دبے جاتے تھے، کوئی ایسا راستہ نہ سوجھتا تھا کہ سر اٹھاتے اور اپنے آپ کو بچاتے۔

یہاں تک کہ جب اللہ نے دیکھا کہ انہوں نے اس کی محبت میں طرح طرح کے دکھ جھیل لیے ہیں اور اس کے ڈر سے مصیبتیں چپ چاپ اٹھا رہے ہیں تو اللہ نے انہیں مشکلوں کی تنگی سے نکال کر ان کے لیے کھلے کھلے راستے بنا دیے اور ان کی ذلت کو عزت سے اور ڈر اور دہشت کو چین اور سکون سے بدل دیا۔ یہاں تک کہ وہ زمین کے حاکم اور بادشاہ، رہنما اور امام بن گئے اور انہیں اللہ کی جانب سے وہ عزت ملی جس تک ان کی امیدیں بھی نہیں پہنچی تھیں۔ یہ بھی دیکھ لو کہ جب وہ اکٹھے تھے، ایک ہی طرح سوچتے تھے، ان کے دل ایک طرح دھڑکتے تھے، وہ ایک دوسرے کے ہاتھ تھامے ہوئے تھے اور اگر کبھی تلوار نکالتے بھی تھے تو ایک دوسرے کی مدد کے لیے، ان کی نگاہیں معاملے کی تہ کو پہنچ جاتی تھیں اور ان کے ارادوں میں اتحاد تھا۔ اس وقت ان کی حالت کیا تھی؟ کیا وہ دور دور تک زمینوں کے مالک اور دنیا بھر کے لوگوں کے بادشاہ نہ تھے؟ مگر پھر دیکھو ان کا کیا حشر ہوا جب ان میں پھوٹ پڑ گئی، محبتیں ختم ہوگئیں، باتوں میں ضد اور دلوں میں اختلاف پیدا ہوگیا۔ یہاں تک کہ وہ گروہوں میں بٹ گئے، لڑتے لڑتے وہ تتر بتر ہوگئے تو پروردگار نے ان کے تن سے عزت کا لباس اتار لیا اور ان پر برسنے والی نعمتیں چھین لیں

www.kitabmart.in

یہاں تک کہ ان کے قصے ہی باقی بچے ہیں تا کہ جو لوگ گزرے ہوئے دنوں سے کچھ سیکھتے ہیں وہ اچھی طرح سیکھیں۔ اب ذرا اسماعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ کی اولاد کو دیکھو۔ ان کے حالات ایک جیسے اور ان کی مثالیں کتنی ملتی جلتی ہیں۔ دیکھو، جب ان میں پھوٹ پڑی اور وہ بکھر گئے تو ان کا کیا حال ہوا۔ روم اور ایران کے بادشاہ ان پر حاکم بن بیٹھے جنہوں نے ان لوگوں کو ہر طرف پھیلے ہوئے ہرے بھرے علاقوں، عراق کے دریاؤں اور دنیا کے سبزہ زاروں سے نکال کر ان میدانوں میں دھکیل دیا جہاں کانٹوں والی جھاڑیاں اگتی تھیں، تیز آندھیاں بلا روک ٹوک چلتی تھیں اور جہاں روزی پانا اور پیٹ پالنا مشکل تھا۔ بادشاہوں نے آخر انہیں فقیر اور نادار، زخمی اونٹوں کے چرواہے اور بالوں کی جھونپڑیوں میں رہنے والے باشندے بنا کر چھوڑا۔ ان کے گھر بار ساری دنیا سے زیادہ گھٹیا اور خراب اور ان کے رہنے کے علاقے قحط کا شکار تھے۔ نہ ان کی کوئی آواز تھی جس کے پروں پر یہ خود کو بلند کرتے، نہ ان پر اس محبت کا سایہ تھا جس سے انہیں عزت ملتی اور یہ اس عزت پر بھروسا کرتے۔ یہ پریشان حال تھے، ان کے ہاتھوں میں ہاتھ نہ تھے، تعداد میں بہت تھے مگر بکھرے ہوئے، سخت بلائیں نازل ہو رہی تھیں۔ جہالت پر جہالت سوار تھی۔ بیٹیاں زندہ دفن کی جا رہی تھیں۔ پتھر پوجے جا رہے تھے، رشتے داریاں ٹوٹ گئی تھیں اور لوٹ مار کا بازار گرم تھا۔

دیکھو، اللہ نے ان پر کتنے احسان کیے کہ ان میں اپنا رسول بھیجا جس نے اپنی بات ماننا سکھایا اور ان میں اتحاد پیدا کیا، خوش حالی نے ان کے سروں پر پوری طرح سایہ کر لیا اور ہر طرف عنایتوں اور رحمتوں کی نہریں بہنے لگیں، دین اور ایمان نے اپنی برکت سے انہیں فائدے ہی فائدے پہنچائے۔ اس سے یہ ہوا کہ نعمتوں کی بھرمار ہوئی، زندگیوں میں تازگی اور خوش حالی آ گئی، اسلام کو اقتدار ملا، روزمرہ کے تمام نظام سلیقے سے چلنے لگے، حالات درست ہوئے تو انہیں بالادستی اور بڑا پن نصیب ہوا۔ ایک مضبوط سلطنت کا عروج ہوا تو تمام سعادتیں ان کے ساتھ ہو گئیں۔ وہ ساری دنیا کے حاکم اور پوری زمین پر تخت اور تاج کے مالک بن گئے۔ ان پر جو پابندیاں لگی تھیں جن کی وجہ سے یہ دوسروں کے اقتدار تلے آ گئے تھے، اب یہ دوسروں کو پابند

www.kitabmart.in

بنا کر ان پر حکومت کرنے لگے اور جن کے حکم پر چلتے تھے اب ان کے فرماں روا بن گئے۔ اب نہ کوئی ان پر نیزہ چلاتا اور نہ کوئی ان کو پتھر مارتا۔

مگر تم نے اطاعت کے بندھن سے ہاتھ چھڑا لیا ہے اور اللہ نے تمہارے گرد جو قلعہ کھڑا کر دیا تھا تم نے اس میں جاہلیت کی باتوں سے شگاف ڈال دیا ہے۔ اللہ نے اس اُمّت کے لوگوں پر اپنی بے شمار نعمتوں کے ذریعے ایسا احسان کیا جس کی قدر اور قیمت کو دنیا میں کوئی نہیں جانتا کیونکہ یہ ایسا احسان ہے جو ہر قیمت سے مہنگا اور ہر بلندی سے اونچا ہے۔ اللہ نے اس امت میں محبت اور یگانگت کا رشتہ (اسلام) قائم کیا جس کے سائے میں تم نے پڑاؤ ڈالا اور جس کی آغوش میں پناہ لی۔ یاد رکھو کہ ہجرت کے بعد تم ایک بار پھر صحرائی بدّو ہو گئے ہو، تم گروہ بندیوں میں پڑ گئے ہو، اسلام سے تمہارا تعلق برائے نام رہ گیا ہے اور ایمان کی چند بچی کھچی نشانیوں کے سوا تمہارے پاس کچھ نہیں رہا۔

تم کہتے ہو کہ آگ میں کود پڑنا منظور ہے لیکن ذلت منظور نہیں، یعنی تم یہ چاہتے ہو کہ اسلام کی توہین کرو، اس کا احترام ترک کرو اور اس کا عہد توڑ کر اسے منہ کے بل گرا دو۔ وہ عہد جسے اللہ نے زمین میں تمہارے لیے پناہ اور اس کے جانداروں کے درمیان امن قرار دیا ہے۔

یاد رکھو۔ اگر تم نے اسلام کے سوا کسی اور سے پناہ مانگی تو کفار تم پر ٹوٹ پڑیں گے اور پھر کوئی تمہاری مدد کو نہ آنے کا، نہ جبرئیل، نہ میکائیل، نہ مہاجر اور نہ انصار۔ بس تم تلواریں کھٹکھٹاتے رہ جاؤ گے، آخر کار اللہ تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا۔ اور تم تو اچھی طرح جانتے ہو کہ خدا کا عتاب کیسا ہوتا ہے اور عذاب کیسا ہوتا ہے، کتنی ہی ہلاکتوں اور حادثوں کی مثالیں تمہارے سامنے ہیں، لہٰذا خبردار، یہ نہ سمجھو کہ وہ دور ہے اور تم اس کی پکڑ میں نہیں، یہ بھی نہ سمجھو کہ اس کا حملہ آسان ہوگا اس لیے اس کی سختی کو بھول بھال کر اور مطمئن ہو کر بیٹھ رہو۔ اللہ نے گزری ہوئی امتوں کو صرف اس لیے اپنی رحمت سے دور رکھا کہ انہوں نے اچھائی پر عمل کرنے اور برائی سے بچنے کے حکم سے منہ موڑ لیا تھا، چنانچہ اللہ نے بے وقوفوں پر اس لیے لعنت کی کہ وہ گناہ کرتے تھے اور عقل مندوں پر اس لیے کہ وہ خطاؤں سے باز نہیں آتے تھے۔

دیکھو تم نے اپنے اوپر سے اسلام کی پابندیاں اٹھا دی ہیں، اس کی حدوں کو توڑ دیا ہے اور اس کے ہر حکم کی خلاف ورزی کی ہے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ نے مجھے باغیوں، پیمان توڑنے والوں اور زمین میں فساد پھیلانے والوں سے جہاد کا حکم دیا چنانچہ میں نے عہد توڑنے والوں سے جنگ کی، نافرمانوں سے جہاد کیا اور بے دینوں کو پوری طرح ذلیل کر کے چھوڑا۔ رہا گڑھے میں گر کر مرنے والا شیطان (ذوالثدیہ، بدترین منافق، نبی کی پیش گوئی کے مطابق آسمانی بجلی گرنے سے خود ہی ہلاک ہو گیا تھا) تو اس کی مہم بھی سر ہو گئی۔ وہ تو ایسی چنگھاڑ کے ساتھ مرا کہ اس کے دل کی دھڑکن اور سینے کی تھرتھری مجھے سنائی دے رہی تھی۔ اب کچھ رہے سہے باغی ہیں، اگر اللہ نے ان پر دھاوا بولنے کی اجازت دی تو ان کا خاتمہ کر کے حکومت کا رخ موڑ دوں گا۔ پھر وہی لوگ رہ جائیں گے جو دوسرے دور افتادہ شہروں میں بکھرے ہوئے ہیں۔

میں نے تو کم سنی ہی میں عرب کے (بہادروں کے) سینے زمین سے ملا دیے تھے اور قبیلہ ربیعہ اور مُضر کے نوکیلے سینگ توڑ ڈالے تھے۔ تم جانتے ہو کہ رسول اللہؐ کی قربت کی وجہ سے میرا مقام کیا تھا اور میری کیا عزت اور کیا احترام تھا۔ میں بچہ ہی تھا کہ رسولؐ نے مجھے گود میں لے لیا تھا، وہ مجھے اپنے سینے سے چمٹائے رکھتے تھے، بستر میں اپنے برابر سلاتے تھے، اپنے جسم کو مجھ سے مس کرتے تھے اور اپنی خوش بو مجھے سنگھاتے تھے۔ وہ لقمہ پہلے اپنے منہ میں چباتے تھے اور پھر میرے منہ میں دیتے تھے، انہوں نے نہ تو میری کسی بات میں ذرا سا جھوٹ پایا نہ میرے کسی کام میں قدم لڑکھڑاتے دیکھے۔ اللہ نے آنحضرتؐ کی دودھ بڑھائی کے وقت ہی سے اپنے فرشتوں میں سے ایک اعلیٰ رتبے والے فرشتے کو آپ کے ساتھ لگا دیا تھا جو آپ کو رات دن عمدہ عادتوں اور پاکیزہ کردار کے راستے پر لیے چلتا تھا اور میں ان کے پیچھے پیچھے یوں لگا رہتا تھا جیسے اونٹنی کا بچہ ماں کے پیچھے۔ آپ ہر روز مجھے اچھے اخلاق کے سبق دیتے تھے اور مجھے ان پر عمل کا حکم دیتے تھے۔ آپ جب بھی کوہِ حرا میں قیام کرتے، مجھے اپنے ساتھ رکھتے، وہاں میرے سوا کوئی انہیں نہیں دیکھتا تھا۔ اُس وقت رسول اللہ اور اُمّ المومنین خدیجہ کے گھر کے سوا کسی گھر میں اسلام نہ تھا اور ان میں تیسرا میں تھا۔ میں وحی اور رسالت کا نور دیکھتا تھا اور نبوت کی خوش بو سونگھتا تھا۔

www.kitabmart.in

جب آپ پر پہلے پہل وحی نازل ہوئی تو میں نے شیطان کی چیخ سنی، جس پر میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ یہ آواز کیسی ہے، آپ نے کہا کہ شیطان ہے جو مایوس ہو گیا ہے کہ اب اسے نہیں پوجا جائے گا۔ اے علی، جو میں سنتا ہوں تم بھی سنتے ہو اور جو میں دیکھتا ہوں تم بھی دیکھتے ہو، فرق اتنا ہے کہ تم نبی نہیں ہو بلکہ تم میرے وزیر ہو اور یقیناً بھلائی کے راستے پر ہو۔

میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھا کہ قریش کی ایک جماعت آپ کے پاس آئی اور انہوں نے آپ سے کہا کہ اے محمد، آپ نے ایک بہت بڑا دعویٰ کیا ہے، ایسا دعویٰ نہ تو آپ کے باپ دادا نے کیا نہ آپ کے خاندان میں کسی اور نے کیا۔ ہم آپ سے ایک مطالبہ کرتے ہیں۔ اگر آپ نے اسے پورا کر دکھایا تو ہم یقین کر لیں گے کہ آپ نبی اور رسول ہیں اور اگر نہ کر سکے تو ہم جان لیں گے کہ آپ جادوگر ہیں اور سچے نہیں۔ حضرت نے کہا کہ وہ مطالبہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ آپ اُس درخت کو پکاریں اور حکم دیں کو وہ جڑ سے اکھڑ کر آپ کے سامنے آ کر کھڑا ہو جائے۔ آپ نے کہا کہ خدا جو چاہے وہ ہو سکتا ہے اور اگر اُس نے تمہارے لیے ایسا کر دکھایا تو کیا تم ایمان لے آؤ گے اور حق کی گواہی دو گے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بے شک۔ آپ نے کہا کہ اچھا جو تم چاہتے ہو وہ تم دیکھ لو گے لیکن میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تم بھلائی کی طرف پلٹنے والے نہیں۔ تم میں کچھ تو وہ ہیں جنہیں بدر کے کنوئیں میں ڈالا جائے گا اور کچھ وہ ہیں جو احزاب (خندق) میں لشکر تیار کریں گے۔

پھر آپؐ نے فرمایا کہ اے درخت، اگر تو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو خدا کے حکم سے اپنی جڑ سمیت اُکھڑ کر میرے سامنے کھڑا ہو جا۔ اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ زمین پر اتارا، وہ درخت جڑ سمیت اُکھڑ آیا اور اس طرح آیا کہ اس سے کھڑ کھڑاہٹ اور پرندوں کے پروں جیسی پھڑ پھڑاہٹ کی آواز آ رہی تھی۔ یہاں تک کہ وہ جھومتا ہوا رسول خداؐ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور اپنی شاخیں ان پر اور کچھ شاخیں میرے کندھے پر ڈال دیں، میں آپ کی دائیں جانب کھڑا تھا۔

جب قریش نے یہ دیکھا تو اسی غرور کے عالم میں بولے کہ درخت کو حکم دیجیے کہ آدھا

آپ کے پاس آئے اور آدھا اپنی جگہ رہے۔ آپ نے اسے یہی حکم دیا تو اس کا آدھا حصہ پہلے سے بھی زیادہ حیرت انگیز طریقے سے اور کہیں زیادہ آواز کے ساتھ آپ کی طرف بڑھا اور قریب تھا کہ رسول اللہؐ سے لپٹ جائے۔

اس پر قریش نے اسی کفر اور سرکشی کے لہجے میں کہا کہ اچھا اب اس آدھے کو حکم دیجیے کہ پلٹ کر پہلے کی طرح اپنے آدھے حصے سے جا ملے۔ آپ نے یہی کیا اور درخت واپس چلا گیا۔ اس وقت میں نے کہا لا الـــٰہ الا اللہ۔ اے اللہ کے رسول، میں آپ پر سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں اور سب سے پہلے یہ بات ماننے والا ہوں کہ درخت نے جو کچھ کیا وہ خدائے تعالیٰ کے حکم سے کیا تا کہ آپ کی نبوت کی تصدیق اور آپ کے کلام کی برتری ثابت ہو جائے۔ مگر یہ دیکھ کر سارے کے سارے قریش بولے کہ آپ پرلے درجے کے جھوٹے اور جادوگر ہیں۔ آپ کا جادو عجیب وغریب ہے، اور اس میں آپ کو بڑی مہارت ہے اور اس میں آپ کی تصدیق آپ ہی جیسے لوگ کر سکتے ہیں۔ ان کا اشارہ میری طرف تھا۔ (ہوا کرے)۔ میں تو اس جماعت میں سے ہوں کہ جس پر اللہ کے بارے میں کوئی بری بات اثر نہیں کرتی۔ وہ جماعت ایسے لوگوں کی ہے کہ جن کے چہرے سچ بولنے والوں کی تصویر اور جن کی باتیں نیکیاں کرنے والوں کے کلام کا عکس ہوا کرتی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی راتیں عبادتوں میں گزرتی ہیں، جو دن کا اجالا پھیلانے والے مینار ہیں اور جو قرآن کی ڈور میں پروئے ہوئے ہیں۔ جو اللہ کے ہر حکم اور پیغمبر کی ہر سنّت کو زندہ رکھتے ہیں، جو نہ اپنی بڑائی جتاتے ہیں، نہ خیانت کرتے ہیں اور نہ فساد پھیلاتے ہیں۔ ان کے دل جنّت میں اور جسم عمل میں مصروف ہیں۔

www.kitabmart.in

ایک اقتباس

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے۔ اس جیسا کوئی دوسرا نہیں۔ میری اس گواہی کے خلوص کا امتحان ہو چکا ہے۔ یہی بات میرے عقیدے کا حصہ بن چکی ہے۔ میں اس گواہی پر مرتے دم تک قائم رہوں گا اور اسی کی مدد سے پیش آنے والے خطروں کا سامنا کروں گا کیونکہ یہی ایمان کا بنیادی پتھر ہے۔

www.kitabmart.in

حکمرانوں اور عوام کے حقوق

اللہ نے مجھے تمہارے معاملوں کا مختار بنایا ہے لہٰذا تم پر میرا حق ہے، بالکل اسی طرح تمہارا بھی مجھ پر حق ہے۔ یوں تو حق کی خوبیاں گنوائی جائیں تو بات طویل ہے لیکن انصاف کے معاملے میں اس کا دائرہ بہت تنگ ہے۔ اگر دو آدمی ہوں تو ایک کا دوسرے پر حق اسی وقت ہوسکتا ہے جب دوسرے کا بھی پہلے پر حق ہو۔ رہا وہ جس کا حق دوسروں پر ہو لیکن اس پر کسی کا حق نہ ہو تو یہ بات صرف اللہ کے لیے مخصوص ہے، اس کے بندوں کے لیے نہیں۔ کیونکہ اس کا اپنے بندوں پر پورا اختیار اور اقتدار ہے۔ اس نے اپنی عطا کی ہوئی تمام چیزوں میں اور اپنے جاری کیے ہوئے ہر حکم میں انصاف سے کام لیتے ہوئے اپنے بندوں پر اپنا یہ حق رکھا ہے کہ وہ اس کے آگے جھکیں اور اس کے حکم مانیں۔ پھر اس نے اپنے فضل اور اپنے کرم کو دور دور تک پھیلانے کے لیے اس اطاعت اور فرماں برداری کا کئی گنا اجر قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ اس نے ایک دوسرے کے لیے جو انسانی حقوق رکھے ہیں وہ اپنے ہی حقوق میں سے قرار دیے ہیں۔ اور اس میں یہ خیال رکھا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں برابر رہیں۔ ان میں سے کچھ حق ایسے ہیں کہ جب تک ان کا جواز نہ ہو وہ واجب نہیں ہوتے۔ اور سب سے بڑا حق جسے اللہ نے واجب کیا ہے وہ حکمران کا اپنی رعایا پر اور رعایا کا اپنے حاکم پر ہے جسے اللہ نے حاکم اور عوام میں سے

ہر ایک کے لیے فرض ٹھہرایا ہے اور اسے ان میں چاہت اور محبت قائم کرنے اور ان کے دین کا نام اونچا کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ عوام اسی وقت خوش حال رہ سکتے ہیں جب حاکم کا چال چلن ٹھیک ہو اور حاکم کے طور طریقے بھی اسی وقت ٹھیک ہو سکتے ہیں جب رعایا اس کے حکم ماننے کے لیے تیار ہو۔ جب وہ اپنے حکمراں کے حقوق پورے کرے اور حاکم اپنی رعیت کا حق ادا کرے تو حق کو وقار ملے گا، دین کے راستے ہموار ہوں گے، عدل اور انصاف کا سکہ بیٹھ جائے گا، پیغمبر کی سنّت پر عمل کا سلسلہ چل نکلے گا اور زمانہ سدھر جائے گا۔ اس سے یہ بھی ہوگا کہ سلطنت مستحکم ہوگی اور دشمنوں کی بری نیّت نا امیدی میں بدل جائے گی۔

لیکن اگر عوام اپنے حاکم پر مسلط ہو جائیں یا حکمراں اپنی رعایا پر ظلم ڈھانے لگے تو بات بے بات اختلاف پیدا ہوگا، ظلم کا دور دورہ ہوگا، دین میں فساد شروع ہو جائے گا، لوگ شریعت کا راستہ چھوڑ دیں گے، ہر ایک من مانی کرے گا، مذہب کے احکام سے انکار کیا جائے گا، ذہنی بیماریاں بڑھ جائیں گی اور لوگ بڑے سے بڑے حق کو ٹھکرا دینے اور بڑے سے بڑے جھوٹ اختیار کرنے سے بھی نہیں گھبرائیں گے۔ ایسے موقعوں پر یہ ہوتا ہے کہ جو نیک ہیں وہ ذلیل ہو جاتے ہیں اور جو بدکردار ہیں وہ باعزّت بن بیٹھتے ہیں اور بندوں پر اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔

لہٰذا ضروری ہے کہ تم یہ سارے حق ادا کرنے کے لیے ایک دوسرے کو سمجھاؤ اور اور آپس میں تعاون کرو۔ یہ الگ بات ہے کوئی شخص اللہ کی خوش نودی حاصل کرنے کا کتنا ہی خواہش مند ہو اور کتنی ہی عملی کوششیں کر لے، وہ اللہ کی اطاعت اور بندگی کی اس حد تک نہیں پہنچ سکتا جہاں تک پہنچنا چاہیے۔ پھر بھی اس نے لوگوں پر یہ حق واجب کر دیا ہے کہ وہ جہاں تک ہو سکے دوسروں کو سمجھائیں بجھائیں اور اپنے درمیان حق کو قائم کرنے کے لیے ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائیں۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ حق کی ذمے داری ادا کرنے اور ایک دوسرے کا ہاتھ بٹانے سے بے نیاز ہے، چاہے اسے کتنی ہی اونچی حیثیت حاصل ہو اور دین کے معاملے میں چاہے کتنی ہی فضیلت اور برتری حاصل ہو۔ اسی طرح کوئی شخص لوگوں کی نظروں میں کتنا ہی چھوٹا ہو اور ان کی نگاہوں سے کتنا ہی گرا ہوا ہو، اتنا بھی حقیر نہیں کہ وہ اس معاملے میں تعاون نہ کرے یا اس کی طرف تعاون کا ہاتھ نہ بڑھایا جائے۔

(اقتباس)

www.kitabmart.in

امیر المومنین حضرت علیؑ کی بارگاہِ الٰہی میں دُعا

بس مجھے یہ احساس بخش دے کہ تو مجھ سے خوش ہے اور
کچھ ایسا کر کہ میرا ہاتھ کسی اور کے آگے نہ پھیلنے پائے۔

www.kitabmart.in

www.kitabmart.in

پوچھ لو، اس سے پہلے کہ میں نہ رہوں۔

یہ صدا بلند کی تھی علی ابنِ ابی طالب نے کہ جو علم کے شہر کا دروازہ تھے۔

اور یہ صدا رائیگاں نہیں گئی۔ لوگوں نے پوچھا اور ایسے ایسے سوال اٹھائے کہ جن کے جواب کسی اور کے پاس نہ تھے۔

اللہ کون ہے، کہاں ہے، کیسا ہے، کب سے ہے، کب تک رہے گا؟

یہ سوال ہجرت کے چالیس سال بعد بھی غور وفکر کرنے والوں کو ستا رہے تھے۔

امیر المومنین، علیؑ نے منبر خلافت سے ان سارے سوالوں کے تسلی بخش جواب دے کر تمام کے تمام شکوک وشبہات دور کر دیے۔ اور جیسے جیسے اللہ کا ہونا سمجھ میں آتا گیا، دین کے بارے میں تمام الجھنیں بھی دور ہوتی گئیں۔

اس کتاب میں امام علیؑ کی وہ بیشتر تقریریں جمع کر دی گئی ہیں جو آج بھی دین ودنیا کے بارے میں ہمارے سوالوں کے جواب فراہم کرتی ہیں۔

یہ تقریریں نہج البلاغہ سے چنی گئی ہیں اور ان کا ترجمہ نہایت سہل زبان میں کیا گیا ہے۔ اب انہیں ہر ایک آسانی سے پڑھ سکتا ہے اور بہ خوبی سمجھ کر ذہن نشین کر سکتا ہے۔ اردو ورثہ اس کتاب کی اشاعت کو اپنے لیے باعثِ سعادت جانتا ہے۔

www.kitabmart.in

urduversa@hotmail.com
Cell: 0300-2847236
ISBN # 969-8847-00-6
Price: Rs. 250/=